امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار

نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 64/74 | مورخہ ۲۵؍جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق ۸؍جنوری ۲۰۲۴ء روز سوموار | شمارہ نمبر:02

اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل، حکایات اہل دل
■ شریعت میں ظاہر و باطن......
■ قرآن مجید میں صاحب کردار......
■ رفتار وقت کا شعور واحساس
■ مسئلہ کشمیر ماضی کی تلخ یادیں......
■ بہار کے تعلیمی ادارے............
■ اخبار جہاں، ملی سرگرمیاں، ہفتہ رفتہ

بین السطور

ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

بدلتے ہندوستان میں ہر چھوٹے، بڑے کے ذہن میں ایک سوال گردش کر رہا ہے کہ موجودہ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل کیا ہے؟ ظاہر ہے یہ بات صرف اللہ رب العزت جانتے ہیں کہ آگے کیا ہونے والا ہے، انسان حالات کا تجزیہ کرسکتا ہے، اندازہ لگا سکتا ہے اور زیادہ سے زیادہ نوشتۂ دیوار پڑھنے کی کوشش کرسکتا ہے، ان کوششوں کے نتیجے میں جو چیز چھن کر سامنے آئے گی وہ حتمی تو نہیں ایک ظنی بات ہوسکتی ہے، یہ گمان حقیقت کے قریب بھی ہوسکتا ہے اور دور بھی۔

واقعہ یہ ہے کہ مسلمان ہندوستان کے موجودہ حالات سے مطمئن نہیں ہیں، ہندتوا کی تیز لہر نے مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہونچایا ہے، ذہنی اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے اور مسلمان خوف کی نفسیات میں جی رہے ہیں، ماب لنچنگ، فسادات، مسلم پرسنل لا سے متعلق قوانین میں عدالت کے ذریعہ ترمیم کے واقعات کثرت سے ہو رہے ہیں، بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر ہو چکا ہے، بنارس کی گیان واپی مسجد، متھرا کی شاہی عیدگاہ اور دہلی کی سنہری مسجد پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں، تین طلاق کالعدم ہو کر قابل تعزیر معاملہ بن گیا ہے، لیوان ریلیشن شپ یہاں جائز ہے اور اس میں تعداد کی بھی قید نہیں ہے، لیکن کثرت ازدواج کو جرم قرار دیا جا رہا ہے، آسام میں اس سلسلے کا بل اسمبلی میں پیش ہونے والا ہے، سی اے اے، این آر سی کو 2024 کے انتخاب کے قبل نافذ کرنے کی بات زوروں پر چل رہی ہے اور وزیر داخلہ نے اس کے لیے کمر کس لیا ہے، بعض جگہوں پر فرقہ پرستوں نے مسلم تاجروں اور چھوٹے دکانداروں سے سامان کی خریداری پر روک لگا رکھی ہے یوٹیوب پر اس مہم کی کئی کلپ آپ کو مل جائیں گی، غرضیکہ مسلمانوں پر ہندوستان کی زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ کی جا رہی ہے، انہیں جانی، مالی وسماجی، بلکہ اعتقادی مسائل ومشکلات کا سامنا ہے اور اس میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

سماجی طور پر مختلف عنوانات سے مسلمانوں کو الگ تھلگ کر دینے اور انہیں نفسیاتی دباؤ کے ذریعہ مضمحل کرنے کی مہم بھی زوروں پر چل رہی ہے، جس کی وجہ سے خطرات ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں، ڈاڑھی اور حجاب کا معاملہ اسی زمرے میں آتا ہے، حکومتی سطح پر معاملات کے نمٹانے کے بھی پیمانے دو ہو گیے ہیں، نواب کنور دانش کو پارلیامنٹ میں گالیاں دے کر بھی کوئی بچ جاتا ہے اور حکومت پر تنقید کرنے پر بعضوں کو جیل کے سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جاتا ہے، جوہر یونیورسٹی برباد کی جاتی ہے، جب کہ غیروں کی کتنی عبادت گاہیں غیر قانونی طور پر قبضہ کی زمینوں پر قائم ہیں، کوئی جرم کر کے بھی دندناتا پھرتا ہے اور کوئی بے گناہی کے باوجود داروگیر کا شکار ہوتا ہے، حالات تو یہی ہیں اور ان حالات کی روشنی میں اگر مستقبل کی طرف جھانکیں تو وہ تاریک نظر آتا ہے بہتری کی امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی۔

لیکن ہم مسلمان ہیں، قنوطیت یاس اور ناامیدی میں جانے سے ہمیں روکا گیا ہے اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونے کی تلقین کی گئی ہے، اللہ کی رحمت سے ناامیدی کو کفر کا شعار بتایا گیا ہے، اس لیے ان تاریک راتوں کے بعد ہمیں "صبح نو" کی نمود دکھائی پڑتی ہے، فیض احمد فیض نے کیا خوب کہا ہے۔

دل ناامید تو نہیں، ناکام ہی تو ہے — لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

رات کی تاریکی سے دن کے سورج نکلنے کی بات وہم وخیال نہیں، مشاہدہ اور صداقت پر مبنی ہے، جس کا ہم لوگ روز مشاہدہ کرتے ہیں، اس لیے ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ اس شب دیجور کی سحر یقیناً ہوگی، تاریخ نے اس کا مشاہدہ بار بار کیا ہے کہ "پاسباں مل گیے کعبے کو صنم خانے سے"۔

معاملہ نادرشاہ درانی کا ہو یا تاتاریوں کا، مسلمانوں پر بڑا سخت وقت گذرا اور کوئی سوچ نہیں سکتا تھا کہ مسلمان اس سَیل بلاخیز سے کبھی نکل پائیں گے، لیکن نکلے اور آب وتاب کے ساتھ نکلے، انگریزوں نے مسلمانوں کی حکومت کو تاراج کیا، شیر میسور ٹیپو سلطان اور مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر بھی ان کے ظلم وستم کی بھینٹ چڑھ گیے، اس وقت بھی دنیا مسلمانوں کے لیے تاریک سی ہوگئی تھی، کم وبیش آٹھ سو سال تک حکمرانی کے بعد یہ زوال ظاہر ہے مسلمانوں کو نفسیاتی طور پر کمزور کرنے والا تھا، لیکن 1947 میں ملک آزاد ہوا تو مسلمان اسی شان وشوکت کے ساتھ دوبارہ منظر عام پر آئے، زمینداری ختم ہوئی، شان وشوکت پر زوال آیا، کئی مسلم ریاستیں ہاتھ سے نکل گئیں، ہر طرف گھور اندھیرا ہی اندھیرا تھا، ایسے میں مسلمان نئے حوصلے اور جذبہ کے ساتھ میدان میں آئے، مولانا ابوالکلام آزاد نے مسلمانوں کے اکھڑتے قدم اور پاکستان کی طرف تیزی سے ہجرت کر رہے لوگوں کو آواز لگائی تو مسلمان ہندوستان میں جم گیے اور وہ اس وقت پوری ملکی آبادی میں کم وبیش اٹھارہ فی صد ہیں، بعضے تو یہ تعداد بائیس فی صد بتاتے ہیں، اس لمبی مدت میں تاریخ کی آنکھوں نے بہت کچھ دیکھا، بہت سارے مدوجزر آئے، سُدھی تحریک چلی، لڑکیوں کو مرتد کرنے کے لیے مختلف طریقے اپنائے گیے، مسلمانوں کو ان کی تہذیب وثقافت سے دور کرنے کی مہم پہلے بھی چل رہی تھی اور اب بھی چل رہی ہے، لیکن مسلمان وہ قوم ہے جسے روئے زمین سے ختم نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ یہ ابدی اور دائمی امت ہے، اور اسے ہر طوفان سے نکلنے کا فن آتا ہے، سامنے کی بات ہے کہ اگر اسلام قیامت تک کے لیے ہے تو اس کے ماننے والے بھی قیامت تک رہیں گے۔

اس رجائیت کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے نہ تو ابابیل کا لشکر آئے گا اور نہ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی طرح آسمان سے من وسلویٰ کا نزول ہوگا، قدرت کا نظام ہے کہ سارے کام اسباب کے ذریعہ ہوتے ہیں، اسباب سے پہلوتہی کر کے صرف امید کا دامن تھام کر ہم حالات کو بدل نہیں سکتے، ہمیں ان حالات کو بدلنے کے لیے بڑے عزم وارادہ کے ساتھ مثبت اور مضبوط فیصلے لینے ہوں گے اور اسے ترجیحی بنیادوں پر تنفیذ کے مراحل سے گذارنا ہوگا، تبھی ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے ایک روشن مستقبل کی داغ بیل ڈال سکیں گے، تبدیلیاں لانے کے لیے درج ذیل کام ہمیں لازماً کرنا ہوگا۔

۱۔ سب سے پہلے ہمیں متحد ہونا ہوگا، اتحاد میں قوت ہے، ہم جس قدر بھی اس بات کی تردید کریں کہ ہم ٹکروں میں بٹے ہوئے نہیں ہیں، واقعہ یہی ہے کہ ذات برادری، مسلک ومشرب، ادارے، جمعیت اور جماعتوں کے نام پر ہم ٹکڑوں میں بنٹ گیے ہیں رفیق بن کر کام کرنے کے بجائے ہم آپس میں فریق بن گیے ہیں، ہمیں ملی کاموں میں ایک امت اور ایک جماعت کی حیثیت سے خود کو متعارف کرانا ہوگا۔ آخر کچھ تو بات ہے کہ دو فی صد سکھ سے سارا ہندوستان ڈرتا ہے، اور حکومت تک اس کے خلاف قدم اٹھانے سے خوف کھاتی ہے، لیکن ایک مسلمان ہے جس کی متحدہ قوت نہیں ہے، اس لیے اسے پریشانیوں کا سامنا ہے، ہم چاہے جس قدر اس کا انکار کریں، واقعہ یہی ہے کہ ہمارے اندر کوئی متحدہ قیادت نہیں ہے، جس کے پیچھے ہر مسلک اور ہر مکتب فکر کے مسلمان چلنے کو آمادہ ہوں، لے دے کر ایک مسلم پرسنل لا بورڈ ہے، لیکن اس کا دائرہ کار صرف مسلم پرسنل لا ہے، ایسے میں ضرورت ہے کہ ایک مشترکہ قیادت کھڑی کی جائے، یہ کام آسان یقیناً نہیں ہے، لیکن اسے ناممکن نہیں کہا جاسکتا۔

۲۔ دوسری چیز میدان عمل کی تبدیلی ہے، پتہ نہیں کن کن امور میں ہم اپنی توانائی صرف کرتے ہیں، ہمیں ترجیحی طور پر تعلیم کی ترویج واشاعت اور معیاری تعلیم کے فروغ پر اپنی توجہ مرکوز کرنی چاہیے، یہ وہ میدان ہے جس میں تصادم کا کوئی خطرہ نہیں ہے، شاملی کے میدان میں انگریزوں سے جنگ کرتے ہوئے جب حافظ ضامن شہید ہو گیے تو ہمارے بڑے جن میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیسے علماء شامل تھے، انہوں نے اپنا میدان عمل بدلا، اور دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا، یہ انگریزوں کے سامنے سینہ سپر ہونے کا معاملہ نہیں تھا، یہ ایک ایسے میدان کا انتخاب تھا، جس میں بلاواسطہ انگریزوں سے تصادم کے خطرات نہیں تھے، پھر جب دارالعلوم کی بنیاد مضبوط ہوگئی تب وہ بلاواسطہ جدوجہد آزادی میں علماء دیوبند کود گیے۔ جس سے ہر تاریخ داں واقف ہے۔

۳۔ تیسرا میدان اقتصادیات کا ہے، مفلس قومیں اور افراد نفسیاتی کمتری کا شکار ہوتی ہیں اور اپنی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے دوسروں کی طرف دیکھتی ہیں، اس صورت حال کو بدلنے کے لیے ہمیں چھوٹی بڑی صنعتوں اور گھریلو پیداوار کی طرف توجہ دینی ہوگی، تبھی ہمارے لیے مفلسی کے عذاب سے نکلنا ممکن ہو سکے گا۔ ان صنعتوں کے قیام کے لیے مختلف ادارے اور تنظیموں کو بھی آگے آنا پڑے گا، تبھی یہ بیل سرچڑھ سکے گی، طریقے اور بھی ہیں، لیکن پہلے مرحلہ میں ترجیحی طور پر ہندوستان میں ان کاموں کو کیا جائے، انشاء اللہ حالات بدلیں گے اور مسلمانوں کا مستقبل روشن ہوگا، ہمیں یہیں رہنا ہے، اب دوسری ہجرت ہم سے نہیں ہونے والی، اور کریں بھی تو کون ملک ہمیں قبول کرنے کو تیار ہوگا، لیکن اس کے لیے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ

طلوع صبح کی خاطر ہمیں بھی جاگنا ہوگا — وہ جائیں میکدہ میں جنہیں لطف شام لینا ہے۔

اللہ کی باتیں ـــــ رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے متحد ہوجائیے

’’آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تم کو ٹکڑوں میں بانٹ دیں اور تم میں سے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی لڑائی کا مزا چکھائیں، آپ دیکھئے تو سہی، ہم کس کس طرح مختلف پہلوؤں سے دلائل بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھ سکیں‘‘ (سورۂ انعام: ۶۵)

وضاحت: اس کرۂ ارضی پر جن افراد یا قوموں نے خداوند تعالیٰ سے بغاوت اور سرکشی کی راہ اختیار کی اور ظلم وتشدد وعناد اور خدا فراموشی میں مبتلا ہوئی، انہیں قدرت نے مختلف قسم کے عذابوں میں مبتلا کیا، رب ذوالجلال نے ایسی قوموں کو مختلف زاویوں اور طریقوں سے اپنی گرفت میں لے لیا اور مجرم وسرکش قوم کو سخت سزا دیا ہے، اس کو سزا دینے کے لئے نہ دنیا کے کسی حکام کی طرح پولیس اور فوج کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی کسی معاون ومددگار کی، بلکہ ایسے مجرموں پر کبھی اوپر سے عذاب بھیجتا ہے، جیسے قوم نوح پر بارش کا سیلاب آیا، قوم عاد پر ہوا کا طوفان مسلط کیا، قوم لوط پر اوپر سے پتھر برسائے گئے اور اللہ تعالیٰ کبھی نیچے سے عذاب دیتا ہے، زمین دھنسا دیتا ہے، قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے، زلزلہ کے ذریعہ فلک نما عمارتوں کو زمین بوس کر دیتا ہے، اسی طرح کسی ظالم وجابر حکمرانوں کو اس پر مسلط کر دیتا ہے جو مشکلات کے کانٹے بچھا کر اس کی صبح وشام کی نیندیں اڑا دیتا ہے اور عذاب کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ قومیں مختلف ٹولیوں میں بٹ کر باہمی عداوتوں کا شکار ہوجائے گی اور آپس میں ہی بھڑ جائے گی ’’اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعاً‘‘ میں اسی امر کی طرف اشارہ فرمایا، البتہ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے یہ امت پہلے اور دوسرے عذاب سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گی، لیکن تیسری قسم کے عذاب سے یہ امت بھی اپنے شامت اعمال کی وجہ سے دوچار ہوگی (قرطبی) آج امت محمدیہ میں اس عذاب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے، آج اگر دینی اور دنیوی حیثیت سے مسلمانوں کی پستی اور بربادی کے اسباب پر غور کیا جائے تو اکثر مسائل، مشکلات ومصائب کا سبب یہی آپس کا اختلاف اور تشتت نظر آئے گا، وہ قوم جس کا شعار غیروں سے بھی عفو ودرگذر اور ایثار تھا اور جھگڑے سے بچنے کے لئے اپنے بڑے سے بڑے حق کو چھوڑ دیتی تھی آج اس کے بہت سے افراد معمولی خواہشات کے پیچھے بڑے سے بڑے تعلق کو قربان کر دیتے ہیں، یہی وہ اغراض اور ہوا وہوس کا اختلاف ہے جو قوم وملت کے لئے منحوس اور اس دنیا میں نقد عذاب ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حالات کی نزاکت کو محسوس کریں، باہمی مشورے سے مسئلے کا حل تلاش کریں، امت کے ہر فرد کو چاہئے کہ وہ ذاتی اغراض کو قربان کر کے باہمی نزاع اور نکتہ چینی سے تائب ہو کر اپنی ساری صلاحیتوں اور قوتوں کو اتحاد امت کی خاطر استعمال کریں اور کتاب وسنت کی تعلیمات پر صحیح طور پر عمل پیرا ہوجائیں، اگر ہم نے ان حالات میں شیرازہ بندی نہیں کی اور منتشر وبکھرے رہے تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی، اللہ ہم سب کو اس حقیقت شناسی کی توفیق بخشے۔

غیرت ایمانی کو بیدار رکھئے

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غیرت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور بے غیرتی نفاق کا جزو ہے‘‘ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: کسی ناگوار بات کو سن کر یا دیکھ کر دل کی کیفیت کا بدل جانا غیرت مندی کہلاتا ہے جس کو حدیث شریف میں ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے، غیرت مند بندہ اللہ کو بہت زیادہ پسند ہے، اللہ خود غیرت مند ہے اور غیرت مندی کو پسند کرتے ہیں، ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے (صحیح مسلم) قدرت نے انسان کے اندر غیرت مندی کی صلاحیت فطری طور پر ودیعت کی ہے جس کو بچا کر رکھنے کی تعلیم دی یعنی جب کہیں بدکاری وبے حیائی ہو رہی ہو تو اس وقت ہماری ایمانی غیرت کو بیدار ہو جانا چاہئے، اگر اس کو قوت بازو سے روک سکتے ہیں تو اس کو روکیں، زبان سے برا کہیں ورنہ کم سے کم دل سے برا سمجھیں، اگر کوئی شخص اسلامی تہذیب وتمدن کا مذاق اڑا رہا ہے یا شعائر اسلام پر طعنہ زنی کر رہا ہے یا مسلمانوں کی عزت وناموس سے کھلواڑ کر رہا ہے اور اس وقت ہم تماشائی بنے رہیں تو یہ ہمارے لئے بے غیرتی کی علامت ہوگی، جس کو منافقت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ دین اسلام پر لعن طعن کرے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے ایسے نازیبا حرکتوں پر ہمارا خاموش رہنا مومنانہ صفات کے خلاف ہے، اسی طرح بے حیائی کے عمل کو اپنی نگاہوں سے دیکھ کر لطف اندوز ہونا نہایت درجہ کی بے غیرتی اور نفاق کی بات ہے اور حدیث شریف میں فرمایا کہ ’’المذاء من النفاق‘‘ دیوثیت نفاق میں سے ہے، دیوثیت یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی اور گھر کی عورتوں کو مردوں کے مجمع میں چھوڑ دے کہ وہ آپس میں ملیں جلیں، یہ انتہائی گھٹیے درجہ کی بے شرمی ہے، شرم وحیا انسان کا زیور ہوتا ہے اگر وہ فوت ہوجائے تو انسان اور حیوان میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے دریافت کیا کہ دیوث کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جس کو اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ اس کے گھر کی عورتوں کے پاس کون آتا اور کون جاتا ہے، اس لئے عورتوں کو بھی اپنی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہئے اور مسلمان بھائیوں کو بھی اپنے گھروں میں فطرت کی عطا کردہ نعمت کی حفاظت کرنی چاہئے، یہی وہ چیز ہے جو ہمیں کامیابی کی طرف لے جانے والی ہے، اللہ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

فوم پر نماز پڑھنا

س: جاڑے کے موسم میں عام طور پر مسجدوں میں فوم بچھایا جاتا ہے تا کہ نیچے سے ٹھنڈ کا احساس نہ ہو، سوال یہ ہے کہ مسجدوں میں فوم بچھانا اور اس پر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

ج: اگر فوم کی موٹائی اتنی ہو کہ اس پر سجدہ کرنے سے پیشانی اندر کو دبتی چلی جائے، کوئی سختی محسوس نہ ہو تو ایسی صورت میں اس پر سجدہ اور نماز درست نہیں ہے، لہذا اس کو مسجد میں بچھانا بھی صحیح نہیں ہے اور اگر موٹائی اتنی ہو کہ اس پر سجدہ کرنے سے پیشانی ٹک جائے اور سختی محسوس ہو تو اس پر سجدہ اور نماز درست ہے اور اس کو مسجد میں بچھانا بھی صحیح ہے، عام طور پر مسجدوں میں اسی دوسری قسم کا فوم بچھایا جاتا ہے، اس لئے اس پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے: ’’اذا القی فی المسجد حشیش کثیر فسجد علیه، إن وجد حجمه یجوز وإلا فلا، وإذا صلی علی التبن والقطن المحلوج وسجد علیه إن استقرت جبهته وأنفه علی ذلک ووجد الحجم یجوز، وإن لم تستقر جبهته لایجوز‘‘ (الفتاوی التاتارخانیة: ۱۷۸/۲)

اسپنج والے بستر پر نماز

س: پلنگ پر موٹا اسپنج بچھا ہوا ہے جو نرم بھی ہے، سجدہ میں پیشانی کو کوئی قرار نہیں ملتا، دبتی چلی جاتی ہے، نیچے سے کوئی سختی محسوس نہیں ہوتی، اس پر نماز درست ہے یا نہیں؟ اگر سجدہ کی جگہ کوئی تخت یا سخت چیز رکھ دی جائے جس پر سجدہ کیا جائے تو صحیح ہوگا یا نہیں؟

ج: قالین، اسپنج، فوم یا گدے پر سجدہ کے تعلق سے شریعت کا اصول یہ ہے کہ جس چیز پر سجدہ کر رہے ہیں اس میں تھوڑے دباؤ کے بعد بھی اگر پیشانی نیچے سختی محسوس کرلے، اس پر پیشانی کو مکمل ٹھہراؤ اور سکون مل جائے تو ایسی صورت میں اس پر سجدہ صحیح ہوجائے گا اور نماز درست ہوجائے گی اور اگر سجدہ کرتے وقت تھوڑے دباؤ کے باوجود بھی کوئی سختی محسوس نہ ہو، پیشانی دبتی چلی جائے، اسے مکمل ٹھہراؤ اور سکون نہ مل سکے تو ایسی صورت میں اس پر سجدہ صحیح نہیں ہوگا اور نماز درست نہیں ہوگی: ’’قوله (وأن یجد حجم الارض) تفسیره أن الساجد لو بالغ لایتسفل رأسه من ذالک فصح علی طنفسة وحصیر وحنطة وشعیر وسریر وعجلة وإن کانت علی الارض، لاعلی ظهر حیوان کبساط مشدود بین أشجار، ولاعلی ارز أو ذرة إلافی جوالق أو ثلج ان لم یلبده وکان یغیب فیه وجهه ولایجد حجمه...

ومن هنا یعلم الجواز علی الطراحة القطن، فإن وجد الحجم جاز وإلا فلا‘‘ (رد المحتار: ۲۰۶/۲)

لہذا صورت مسئولہ میں مذکورہ اسپنج جس پر سجدہ کرتے وقت پیشانی دبتی چلی جاتی ہے اور نیچے کوئی سختی محسوس نہ ہونے کی وجہ سے پیشانی کو کسی ایک جگہ قرار اور سکون نہیں ملتا تو ایسی صورت میں اس پر سجدہ اور نماز درست نہیں ہوگی، البتہ سجدہ کی جگہ کوئی تخت یا سخت چیز رکھ دی جائے اور اس پر سجدہ کیا جائے تو سجدہ صحیح ہوجائے گا اور نماز درست ہوجائے گی۔

پگڑی کے پیچ پر سجدہ

س: اگر سر پر عمامہ لپیٹ رکھا ہو اور اس کا پیچ پیشانی پر اس طرح ہو کہ سجدہ کرتے وقت زمین پر پیشانی کے بجائے پگڑی کا پیچ ٹکے تو سجدہ درست ہوگا یا نہیں اور اگر پگڑی کا پیچ اس طرح ہو کہ سجدہ میں پیشانی اور ناک زمین سے اٹھی رہے اور اس پیچ پر سجدہ کیا جارہا ہو تو سجدہ ادا ہوگا اور نماز درست ہوگی یا نہیں؟

ج: صورت مسئولہ میں اگر پگڑی کا پیچ پیشانی پر ہو اور سجدہ میں زمین پر براہ راست پیشانی ٹیکنے کے بجائے پیچ کا واسطہ ہو تو سجدہ صحیح ہوجائے گا اور نماز درست ہوجائے گی، البتہ بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے اور اگر پگڑی کا پیچ سر پر ہو اور سجدہ میں زمین پر پیشانی کے بجائے پگڑی کا پیچ ہی ٹکے پیشانی اور ناک زمین سے اٹھی رہے تو ایسی صورت میں سجدہ صحیح نہیں ہوگا اور نماز درست نہیں ہوگی: ’’(یکره تنزیها بکور عمامته) إلا بعذر (وإن صح) عندنا (بشرط کونه علی جبهته) کلها أو بعضها کما مر (أما إذا کان) الکور (علی رأسه فقط وسجد علیه مقتصراً) أي ولم تصب الأرض جبهته ولاأنفه علی القول به (لا) یصح لعدم السجود علی محله‘‘ (الدر المختار علی صدر رد المحتار: ۲۰۶/۲)

ٹوپی پیشانی پر رکھ کر سجدہ کرنا

س: جاڑے کے موسم میں گرم ٹوپی یا رومال کا استعمال ہوتا ہے، ٹھنڈی کی وجہ سے لوگ ٹوپی یا رومال سے پیشانی بھی ڈھک لیتے ہیں اور اسی حالت میں سجدہ کرتے ہیں، سجدہ اور نماز درست ہوگی یا نہیں؟

ج: سجدہ میں پیشانی کو زمین پر ٹیکنا شرط ہے، خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ، لہٰذا صورت مسئولہ میں اگر کسی نے ٹھنڈ کی وجہ سے پیشانی پر ٹولی یا رومال لگائے رکھا اور اسی حالت میں سجدہ کرلیا تو شرعاً یہ سجدہ صحیح ہوگا اور نماز درست ہوگی: ’’ان صحة السجود علی الکور اذا کان علی الجبهة أو بعضها، اما اذا کان علی الرأس فقط وسجد علیه ولم تصب جبهته الارض علی القول بتعیینها ولاانفه علی مقابله لاتصح‘‘ (رد المحتار: ۲۰۶/۲)

منہ اور ناک ڈھانک کر نماز پڑھنا

س: ٹھنڈ کے موسم میں کچھ لوگ چادر اوڑھے رہتے ہیں اور ناک منہ سب ڈھک کر نماز پڑھتے ہیں، شرعاً کیا حکم ہے؟

ج: منہ اور ناک ڈھک کر نماز پڑھنے سے شرعاً نماز تو ہوجائے گی، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے، نماز پڑھنے والا احکم الحاکمین کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور ناک منہ ڈھانک کر کھڑا ہونا آداب شاہی کے خلاف ہے: ’’فیکره التلثم وتغطیة الانف والفم فی الصلوٰة لانه یشبه فعل المجوس‘‘ (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی، فصل فی المکروهات، ص: ۳۵۰)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

Scanned with CamScanner

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار
نقیب
پھلواری شریف، پٹنہ

پھلواری شریف

جلدنمبر 64/74 شمارہ نمبر 02 مورخہ ۲۵؍جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق ۸؍جنوری ۲۰۲۴ء روز سوموار

فکری یلغار

قدیم زمانے میں لڑائیاں جسمانی طاقت وقوت، چستی پھرتی اور حکومتوں کی فوجی منصوبہ بندی کے ذریعہ ہوا کرتی تھیں، مقابلہ آمنے سامنے کا ہوتا تھا، اور جیت ہار کا فیصلہ فوجوں کی شکست پر ہوا کرتا تھا، لیکن اب لڑائیاں آمنے سامنے نہیں ہوتی ہیں؛ سائنسی ترقیات نے اس طریقۂ کار کو ازکاررفتہ کر دیا ہے، اب تو آسمان سے آگ برستی ہے، سمندر کے راستے بحری بیڑے چلتے ہیں، اور پل بھر میں دشمن کے ٹھکانوں کو نیست ونابود کر کے واپس ہو جاتے ہیں، جن کے پاس نیوکلیائی ہتھیار ہیں، ہلاکت خیز میزائیل ہیں، ان کی زد میں دنیا کے بیشتر ممالک ہیں اور وہ بھبکیاں دے دے کر کمزور ملکوں کا جینا حرام کیے ہوئے ہیں، لیکن یہ چھوٹی جنگ ہے اور یہ زیادہ دنوں تک جاری نہیں رہا کرتی ہے۔ لیکن جنگ کا ایک دوسرا میدان انتہائی وسیع ہے، اس میدان میں توپ، میزائیل، ٹینک، گولے بارود نہیں ہوتے، بلکہ اس لڑائی میں فکری یلغار ہوتی ہے، انتہائی منظم اور غیر معمولی منصوبہ بند، اس حملہ کے اثرات کھیت، کھلیان، گھر، مکان اور دوکان پر نہیں پڑتے، سیدھے سیدھے دل، دماغ، عقل وشعور پر پڑتے ہیں، دل کی دنیا بدل جاتی ہے، سوچنے کا انداز بدلتا ہے، اور اس تبدیلی کے اثرات صدیوں تک جاری رہتے ہیں اور نسل کی نسل تباہ ہو کر رہ جاتی ہے، اس تباہی کے نتیجہ میں ارتداد کی وہ لہر پیدا ہوتی ہے جو کچھ دن تک تو نظر نہیں آتی، لیکن گذرتے ایام کے ساتھ اس کا مشاہدہ عام ہو جاتا ہے، ہر کوئی کھلی آنکھوں اسے دیکھ سکتا ہے، قوموں کی تاریخ میں یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے، اس لیے کہ اس یلغار سے مذہبی اقدار، خیالات ومعتقدات سب کے سب برباد ہو جاتے ہیں اور فاتح وہ قرار پاتا ہے جس نے دل ودماغ کی دنیا بدلنے کا کام کیا ہے۔

فکری یلغار کا یہ سلسلہ آج سے نہیں زمانۂ قدیم سے چلا آ رہا ہے، ہندوستان کی حد تک اس کا آغاز مغلیہ سلطنت کے زوال کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا، انگریزوں کے عہد میں فکری یلغار کا یہ سلسلہ دراز ہوا، لارڈ میکالے نے ایسی تعلیمی پالیسی غلام ہندوستان کو دیا، جس کی وجہ سے ایسا طبقہ وجود میں آیا جو رنگ ونسل کے لحاظ سے تو ہندوستانی تھا، لیکن اس کا ذوق، ذہن اخلاق اور فہم وفراست انگریزوں کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، یہی وہ چیز تھی جس کو ختم کرنے کے لئے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے دارالعلوم دیوبند قائم کیا اور یہ فکر بخشی کہ ہمیں ایک ایسی نسل تیار کرنی ہے؛ جو دیکھنے سننے اور رنگ ونسل کے اعتبار سے ہندوستانی ہو، لیکن اس کے جسم میں دھڑکتا دل اور عقل وشعور ایمانی واسلامی پانی سے سیراب کیے گیے ہوں، اور ان کی تربیت اس نہج پر کی گئی ہو کہ ان پر اللہ کا رنگ غالب آ گیا ہو اور اللہ کے رنگ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے، یہ سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا گیا۔ الحمدللہ حضرت نانوتویؒ کا یہ فیضان جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔

عصر حاضر میں اس سلسلہ کو سب بڑا خطرہ تعلیم کے بھگوا کرن سے ہے، مرکزی حکومت نئی تعلیمی پالیسی کے نام سے اسے نافذ کر چکی ہے، اس پالیسی کے نتیجے میں اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان رسومات کو اسکولوں میں رائج کیا جا رہا ہے جو ایمانی اور اسلامی بنیادوں کو متزلزل کرنے والے ہیں، مثالی انسانوں کی زندگی کو نصاب تعلیم سے نکال باہر کیا گیا ہے، جنہوں نے اس ملک کو اخلاقی اقدار سے مالا مال کیا اور جو یہاں کی تہذیبی شناخت سمجھے جاتے ہیں۔

عالمی سطح پر اسلام کے خلاف فکری یلغار امریکہ، اس کے حلیف ممالک اور مغرب کی طرف سے ہو رہا ہے، اور اب اس نے عالم عرب میں اپنی جگہ بنانی شروع کر دی ہے، اس کے لیے امریکہ نے عالم اسلام کے قلب سعودی عرب میں اپنی آفس کھول رکھی ہے، اس کا مقصد سعودی عرب میں رائج نصاب تعلیم کا جائزہ لے کر دینی کتابوں سے تشدد پر مشتمل مواد کو خارج نصاب کرنا ہے، وہابی تحریک انگریزوں کے مخالف رہی ہے؛ اس لیے سعودی عرب کے نصاب سے وہابی تحریک کے ذکر کو حذف کر دینا ہے، ائمہ، علماء اور نوجوانوں کی معتدل تربیت کا نظم اب وہائٹ ہاؤس کی نگرانی میں کیا جائے گا، تا کہ ایک اعتدال پسند نسل کو وجود میں لایا جائے، جو عقال، عبا اور چوغہ پہنتی ہو؛ لیکن اس کا دل ودماغ امریکہ وبرطانیہ کے افکار واقدار میں گروی ہو، اور اس کے معتقدات اسلام سے میل نہ کھاتے ہوں، یہ سب محض خیالات نہیں ہیں، امریکی وزیر خارجہ ریکس ٹیلرسن Rex Tillerson نے سعودی عرب کے دورہ کے بعد Scot Berry کے سوالات کے جوابات میں کئی سال قبل ان خیالات کا اظہار کیا ہے اور ۱۷؍جولائی ۲۰۱۷ء کے الخلیج الجدید نے وہابی ازم سے نمٹنے کے لیے سعودیہ میں نصاب تعلیم کی تبدیلی پر ملک سلمان اور صدر ٹرمپ کے اس معاہدہ کی حقیقت بیان کی ہے۔

اس طرح سموئیل ماری نیوس زویمر (Samuel Marinus Zwemer) نے بیسویں صدی کے اوائل میں ہی اعلان کر دیا تھا، کہ ہم نے اسلامی ممالک کے نظام تعلیم پر اپنا کنٹرول کر لیا ہے، زویمر کے ساتھ کرومر (Cromer) بھی اس مہم میں شریک رہا ہے اور مصر کے تعلیمی نظام اور تربیتی اقدار کو تبدیل کرنے میں اس نے کلیدی کردار ادا کیا ہے، مصر کے بعد ترکی ان کا بڑا ہدف رہا، خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد اسلامی نظریات اور طریقوں کو جس طرح وہاں سے حکومتی سطح پر بے دخل اور نیست ونابود کرنے کی کوشش کی گئی، وہ تاریخ کا بدترین باب ہے۔

اللہ کا شکر اور اس کا احسان ہے کہ ترکی کا ''مرد بیمار'' ہوش میں آ گیا ہے، اور تدریجا وہاں اسلامی نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کو رائج کرنے کی کوشش جاری ہے، ترکی وزارت تعلیم نے اپنے نصاب سے غیر اسلامی چیزوں کو نکالنا شروع کر دیا ہے، مکتب کا نظام جس پر زمانہ دراز سے پابندی تھی، اب وہاں پھر سے کام کرنے لگا ہے۔

پوری دنیا کے مسلمان یہ سوچ کر پریشان ہو رہے ہیں کہ سعودی عرب جہاں ہمارا قبلہ وکعبہ ہے، اور جس کی طرف رخ کر کے ہم عبادت کرتے ہیں، وہ بڑی تیزی سے اپنا قبلہ مغرب کو بنا تا جا رہا ہے اور امریکہ کے چشم وابرو پر ایسے ایسے عجیب وغریب فیصلے کر رہا ہے کہ عقل حیران ہے، شاعر کا ایک شعر نوک قلم پر آ گیا۔

ای تماشہ گاہ روئے عالم تو — تو کجا بہر تماشہ می روی؟

شکر گذاری

اللہ رب العزت نے اس کائنات کو بنایا اور وہ تمام چیزیں فراہم کیں جو اسباب کے درجہ میں زندگی گذارنے کے لیے ضروری ہیں، پھر جب یہ کائنات سج سنور کر انسان کے رہنے لائق ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام اور ماں حوا کو روئے زمین پر بھیجا؛ تا کہ اس دنیا میں نسل انسانی کو فروغ ہو اور یہ کائنات آباد وشاداب رہے، چنانچہ انسانوں نے پوی دنیا کو آباد کیا، قدرت نے جو زمین میں مخفی صلاحیتیں رکھی تھیں ان کو کام میں لا کر اسے ترقی کے بام عروج پر پہونچا دیا، اب انسان ظلوم وجہول یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب میں نے کیا اور یہ ساری رونق ہمارے دم سے ہے، وہ یہ بھولتا جا رہا ہے کہ یہ ساری چیزیں اللہ نے ہمارے لیے مسخر کی تھیں، اس لیے ہم اس کو کام میں لا کر نیا جہان بناتے رہے، اگر اللہ ہوا کو روک دیتا، آکسیجن ہماری ناک سے نہیں گذرتا، پانی کے سوتے خشک ہو جاتے، زمین سے غلے نہیں اگتے اور اردگرد کا ماحول خراب ہوتا تو ہم یہاں کام کیا کرتے؟ اپنی ہی زندگی دشوار تھی، ایسے میں انسان گھٹ گھٹ کر مر جاتا، اللہ رب العزت نے اپنی ان نعمتوں کے بارے میں واضح کیا کہ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمٰن میں اپنی مختلف قسم کی نعمتوں کا بار بار ذکر کیا اور فرمایا کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ رب العزت کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمارے لیے ان چیزوں کو مسخر کر دیا، اللہ رب العزت نے اس شکر گذاری پر نعمتوں میں اضافہ کا اعلان کیا ہے اور ناشکری پر سخت عذاب کی وعید وارد ہوئی، لیکن انسان انتہائی ناشکرا واقع ہوا ہے، عام حالات میں ان نعمتوں کی طرف اس کا ذہن منتقل ہی نہیں ہوتا، خیال اس وقت آتا ہے جب اک اک بوند پانی اور ایک ایک سانس کی لمبی قیمت چکانی ہوتی ہے اور تب جا کر انسان کی سمجھ میں آتا ہے کہ اگر ہم پوری زندگی ساری کائنات کی نعمتوں کو چھوڑ کر انہیں دو چیزوں کی شکر گذای میں اپنا سب کچھ قربان کر دیں تو بھی شکر ادا کرنے کا ہم حق ادا نہیں کر سکتے، واقعہ یہ ہے کہ دنیا کے سارے درخت کا قلم اور تمام سمندر کے پانی کو روشنائی کے طور پر استعمال کر لیں تو بھی مالک حقیقی اور پروردگار عالم کی شکر گذاری کا حق ہم ادا نہیں کر سکتے، اس لیے بندہ کو چاہئے کہ وہ ہر حال میں شکر ادا کرتا رہے، مصیبت آئے تو صبر کرے اور آسائش میں ہو تو شکر کرے، پھر اس شکر کی ادائیگی کی توفیق بھی اللہ نے دی، اس لیے اس توفیق پر۔

عدالت عظمیٰ کا تاریخی سال

ہندوستانی عدالت کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ یہاں مقدمات بڑی تعداد میں معرض التوا میں رہتے ہیں، فیصلہ کے حصول میں عمریں گذر جاتی ہیں اور کبھی کبھی تو فریقین یا دونوں میں سے ایک موت کی نیند سو جاتے ہیں اور انصاف کے تاج محل سے انہیں محرومی ہی ہاتھ آتی ہے، عدالت عظمیٰ یعنی سپریم کورٹ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ لیکن امسال یکم جنوری سے 15 دسمبر تک عدالت عظمیٰ نے جس تیزی سے مقدمات کا نمٹارہ کیا ہے وہ گذشتہ چھ سال کے مقابل حیران کن ہے، حیران کن اس لیے کہ پورے سال میں دائر مقدمات کی تعداد یہاں انچاس ہزار ایک سو اکانوے (49191) رہی، جب کہ عدالت نے باون ہزار ایک سو اکانوے (52191) مقدمات کا تصفیہ کیا، ان میں پینتالیس ہزار چھ سو بیالیس (45642) متفرق معاملات اور چھ ہزار پانچ سو انچاس (6549) ریگولر مقدمات ہیں، عدالت عظمیٰ سے جاری تفصیلات کے مطابق امسال جن مقدمات کا تصفیہ کیا گیا، ان میں اٹھارہ ہزار چار سو انچاس (18449) فوجداری، دس ہزار تین سو اڑتالیس (10348) عام دیوانی مقدمات اور چار ہزار چار سو دس (4410) سروس معاملات شامل ہیں، سپریم کورٹ نے اس تیز رفتاری کو قانونی تاریخ کا ایک تاریخی لمحہ قرار دیا ہے، عدالت کا احساس ہے کہ یہ کامیابی ہندوستانی قانون میں پائی جانے والی لچک اور موافقت کی عکاس اور عدلیہ کے عزم کی تصدیق کرنے والی ہے۔ 2017 میں کیس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (آئی سی ایم آئی ایس) کی وجہ سے بھی فیصلوں میں تیزی آئی ہے، جدید انفارمیشن سسٹم سے مراد جدید ٹکنالوجی، ڈیجیٹل پلیٹ فارم، اور ای فائلنگ ورچوئل کیپنگ ہے۔

یہ سال فیصلے کے اعتبار سے اس لیے بھی تاریخی ہے کہ اسی سال دفعہ 370 کی منسوخی پر عدالت نے جواز کی مہر لگائی، ثالثی کے معاملات، دہلی اور مرکزی حکومت کے درمیان تنازعہ، مہاراشٹر کی قانون ساز اسمبلی، ایل، جی بی ٹی کیو (LGBTQ) کے حقوق، بھاری موٹر گاڑیوں کے لیے عام لائسنس اور پرانی پنشن اسکم کے معاملات پر بھی عدالت نے سماعت مکمل کی اور فیصلے سنائے۔ امسال سے قبل فیصلوں کی رفتار سست تھی، چنانچہ 2020 میں بیس ہزار چھ سو ستر (20670)۔ 2021 میں چوبیس ہزار پانچ سو چھیاسی (24586) اور 2022 میں انتالیس ہزار آٹھ سو (49800) مقدمات ہی فیصل ہو سکے تھے۔

جوڑ توڑ

اسلام جس اجتماعیت کا داعی ہے اس میں جوڑ کی بڑی اہمیت ہے اور توڑ کو مذموم کر دیا گیا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ چیزیں پسند تھیں جو جوڑ کا سبب بنا کرتی ہیں، نکاح آپ کو اس لیے پسند تھا کہ وہ نہ صرف ایک مرد اور ایک عورت کے جوڑ کا سبب ہے، بلکہ اس کی وجہ سے خاندان قبائل گاؤں محلے اور پورا علاقہ جڑ جاتا ہے، گاؤں میں کسی کا داماد آ جتا ہے تو پورا گاؤں اس کو مہمان سمجھتا ہے، خوشبو بھی انسانوں کے قریب کرنے کا ذریعہ ہے، اس لیے وہ بھی آپ کو پسند تھا، نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی، اس لیے وہ با جماعت ہو تو اجتماعی زندگی کی عملی تصویر پیش کرتا ہے اور خدا سے جوڑتا ہے، اس میں ذات برادری اور علاقیت کی کوئی تفریق نہیں ہوتی، ہر کلمہ گو اور نبی آخرالزماں کو ماننے والے کو اس اجتماعی مظہر میں شامل ہونے کی عام اجازت ہوتی ہے اور اگر بندہ تنہا اس کو ادا کرتا ہے تو وہ معبود حقیقی سے جڑ جاتا ہیا ور اللہ کی رحمتیں اس پر نازل ہوتی ہیں۔

جوڑ کی اسی پسندیدگی کی وجہ سے مسلمان ایک امت ایک جماعت بن سکے، غصہ، طلاق، کینہ وکدورت، بغض وعناد سے انسان کا اجتماعی نظام ٹوٹتا ہے، خاندان منتشر ہوتا ہے اور جنگ وجدال کی گرم بازاری ہوتی ہے، اس لیے اسے توڑ کا سبب تسلیم کر کے ان امور کی ممانعت کی گئی اور یہاں تک کہا گیا کہ بغض وعناد اور کینہ وکدورت کے ساتھ کوئی جنت میں نہیں جائے گا، اسی لیے ایمان والوں کی طرف دل میں نہ رہے، اس کے لیے دعا سکھائی گئی، بدقسمتی سے ہمارے سماج میں جوڑ پیدا کرنے والے لوگ کم ہیں اور مختلف مقاصد، مفادات، جاہ ومنصب کی ہوس کے لیے توڑ پیدا کرنے والے لوگ بہت سارے ہیں، اس کی وجہ سے جماعت، جمعیت، ادارے اور تنظیمیں جو اجماعی نظام کے مظہر ہیں، ان کو توڑنے کی کوشش بڑے پیمارے پر جاری ہے، اس سوچ نے بڑے تعلیمی ادارے اور کئی تنظیموں کو توڑ کر رکھ دیا، جس سے اتحاد ویک جہتی کی فضا کو ہر دور میں سخت نقصان پہونچایا ہے اور ملت پارہ پارہ ہو کر رہ گئی ہے، حالاں کہ قرآن کریم میں اس امت کو ایک امت قرار دیا گیا اور اللہ کی عبادت اور اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین واضح لفظوں میں کی ہے، اس وقت جس سیاسی سطح پر مسلمانوں کو بے وقعت اور بے اثر کرنے کی مہم زوروں پر چل رہی ہے اور ان کے آپسی جھگڑوں کی وجہ سے مسلمانوں کا رعب ودبدبہ ختم ہو کر رہ گیا ہے، ضرورت امارت شرعیہ کو ہر سطح پر مضبوط کرنے کی ہے اور قدم سے قدم ملا کر اس کی تائید وحمایت اور ایک اللہ کے ماتحت زندگی گذارنے کی ہے، یہی اسلامی فکر ہے اور وقت کا تقاضہ بھی، یالیت قومی یعلمون

Scanned with CamScanner

یادوں کے چراغ : مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

مولانا عبدالقادر فیض رحمہ اللہ

مولانا سید عبدالقدر فیض شمسی عرف اچھے میاں اب اس دنیا میں نہیں رہے، انہوں نے ۲۱؍دسمبر ۲۰۲۳ء بروز جمعرات بوقت صبح صادق تقریبا پینسٹھ سال کی عمر میں ہریش چند پور ضلع مالدہ مغربی بنگال میں اس دارفانی کو الوداع کیا، یہاں وہ حلقہ مریداں کی تربیت کے لیے گاہے گاہے فروکش ہوا کرتے تھے، جنازہ کدوا بلاک کٹیہار نستہ لایا گیا، وہاں بگھوا چوک مدرسہ کے احاطہ میں جنازہ کی نماز ان کے صاحب زادہ مولانا سید احمد مظاہری امام وخطیب جامع مسجد گورگاواں ضلع گڈا نے پڑھائی اور بگھوا باری قبرستان پوسٹ بارسوئی ضلع کٹیہار میں تدفین عمل میں آئی، یہاں مولانا کے والدین پہلے سے مدفون ہیں اور ان کے مریدوں کا خاندانی قبرستان ہے، یہ جگہ امارت شرعیہ کے کلداس پور دارالقضاء سے قریب ہے، اس گاؤں میں بھی مرحوم کے اہل خاندان اور رشتہ دار قبل سے آباد ہیں، اہلیہ سیدہ فیروزہ خاتون کا انتقال پہلے ہی ہو چکا تھا، پس ماندگان میں پانچ لڑکے سید محمد، مولانا سید احمد مظاہری، سید محمود، مولانا سید حامد، سید شاہد۔

مولانا سید عبدالقادر فیض بن مولانا حفیظ الدین ندوی بن مولانا نجم الدین (م ۱۷؍رمضان ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۴۵ء) بن مرشد کامل حضرت مولانا سید شمس الدین صاحب لکھنوی (آمد ۱۸۳۹، رخت ۱۸۹۷ء) گورگاواں ضلع گڈا میں پیدا ہوئے، سلسلۂ نسب چھبیسویں (۲۶) پشت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے، اس طرح وہ ثابت النسب سید تھے، ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا قاری حکیم سید حفیظ الدین ندوی سے حاصل کرنے کے بعد مدرسہ شمسیہ گورگاواں میں داخلہ لیا اعلیٰ تعلیم کے لیے ندوۃ العلماء کا رخ کیا اور کئی سال یہاں رہ کر عالمیت تک تعلیم پائی، البتہ فراغت کی نوبت نہیں آئی، ندوہ چھوڑنے کے بعد انہوں نے مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ میں داخلہ لیا اور یہیں سے عالم فاضل کیا، میری معلومات کے مطابق انہوں نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ پر تحقیقی مقالہ لکھا، اور ادارہ تحقیقات عربی فارسی پٹنہ میں کامل کی سند کے لیے پیش کیا، عصری تعلیم کی متوجہ ہوئے، پٹنہ یونیورسٹی سے بی اے تک تعلیم پائی، ملازمتیں بہت ملیں؛ لیکن اس پابندی کے وہ متحمل نہیں رہے، مدرسہ شمسیہ گورگاواں کے ذمہ داروں نے بھی دباؤ بنایا، لیکن وہ قید و بندکی زندگی پسند نہیں کرتے تھے، مزاج صوفیانہ جو خاندانی طور پر ورثہ میں انہیں ملا تھا، اس لیے ایک جگہ قرار نہیں تھا، سلسلہ قادریہ عزیزیہ تھا، مولانا عبدالقادر اپنے والد سید شاہ حفیظ الدین سے بیعت تھے اور ان کے پیر سید شاہ عبدالعزیزؒ شاہی مسجد مشائخ چک بھاگل پور (م ۱۲۷۹ھ) تھے، سلسلہ قادریہ عزیزیہ تھا، اس سلسلہ کی جو تعلیمات مولانا کے شجرہ نسب اور شجرہ طریقت پر مرقوم ہے اس میں فجر سے پہلے دو سو مرتبہ استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم واتوب علیہ، بعد نماز فجر تین سو مرتبہ کلمہ طیب اور بعد نماز عشاء پانچ سو مرتبہ درود شریف "اللّٰھم صلی علی محمد النبی الامی والہ واصحابہ وسلم" شامل ہیں، اس سلسلہ میں خصوصی طور پر ارکان اربعہ کی پابندی اور عقائد موافق اہل سنت والجماعت (شیعہ نہیں) رکھنے کے ساتھ شریعت پر عامل رہنے کے لیے توفیق کی دعا پر بھی زور دیا گیا ہے، مریدوں کی تربیت کے لیے مستقل سفر کرتے، کچھ دنوں اپنے والد کی خانقاہ سے منسلک رہے، پھر اپنے خالو ڈاکٹر شرف الدین صاحب کے مدرسہ نستہ کدوا کٹیہار کو اپنا مستقر بنایا، شادی مولانا خصال الدین استاذ معہد ندوۃ العلماء بن سید شاہ مولانا جلال الدین کی صاحب زادی سے ہوئی تھی۔

مولانا عبدالقادر انتہائی خوب رو اور عربی فارسی اور اردو زبان وادب پر گہری اور غیر معمولی نظر رکھنے والے عالم تھے، دوسرے صوفیاء سے ان کا مزاج اس اعتبار سے الگ تھا کہ وہ گفتگو طویل کرتے اور اس حد تک کہ اگر عقیدت مند نہ ہو تو فون کاٹ دے۔

مولانا سے میری ملاقات ان کے شمس الہدیٰ قیام کے زمانہ سے تھی، جب کبھی مدرسہ شمس الہدیٰ جانا ہوتا تو ان سے ملاقات ضرور ہوتی اور وہ اپنے خیالات ونظریات اور علمی انکشافات سے میرے علم میں اضافہ کرتے، بعد کے دنوں میں بھی گاہے گاہے کسی کا فون نمبر لینے یا اپنے مریدوں سے متعلق کسی کام میں میری معاونت کی ضرورت ہوتی تو بھی فون کرتے اور دیر تک مختلف مسائل پر ان کی گل افشانئ گفتار سے مستفیض ہونے کا موقع ملتا تھا۔

کتابوں کی دنیا : ایڈیٹر کے قلم سے

(تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں)

خواتین پر رحمۃ للعالمین کے احسانات

مولانا ابوسفیان بن سعید ندوی (ولادت 3 جولائی 1973) بن سعید احمد (م 2017) بن قاضی ظفر بن قاضی اشمل ایک بڑی علمی شخصیت ہیں، انہوں نے ندوۃ العلماء سے 1994 میں فضیلت اور علی گڈھ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ سے 1996 میں عربی میں ایم اے کیا ہے، تدریسی زندگی کا آغاز مظاہر علوم دار جدید سہارن پور سے 1997 میں کیا، 1998 کے آخر میں وہ جدہ سعودی عرب چلے گیے جہاں انہوں نے سعودی ریسرچ اینڈ پبلشنگ کمپنی میں مترجم کی حیثیت سے کام کیا، 2017 سے 2020 تک ان کی وابستگی مولانا مظہر الحق عربی فارسی یونیورسیٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے رہی، ان دنوں گذشتہ تین ماہ سے وہ قاضی نورالحسن میموریل اسکول پھلواری شریف پٹنہ سے وابستہ ہیں، یہ اسکول امارت شرعیہ کا ہے اس لیے کہنا چاہیے کہ اس ادارہ کے واسطے سے وہ امارت شرعیہ سے منسلک ہیں، مولانا عربی اور اردو زبان کے ماہر ہیں، انہیں ان زبانوں میں لکھنا، پڑھنا اور بولنا اچھی طرح آتا ہے۔ ان کی تصنیفی صلاحیت کے مظہر کے طور پر تین کتابیں، والدین کی فضیلت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے پیار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق حسنہ کے پیکر شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں، مولانا کی چوتھی کتاب خواتین پر رحمۃ للعالمین کے احسانات ہیں، جو ابھی پریس جانے کو تیار ہے اور میرے زیر مطالعہ ہے۔

عورت کے سلسلے میں دنیا افراط وتفریط کی شکار رہی ہے، بعض مذاہب میں اسے دیوی کا روپ دے کر اس کی پوجا کی جانے لگی، بعضوں نے اسے قدموں کی دھول سمجھ کر ذلیل وخوار کیا، اور سماج میں اس کے ساتھ وہ سلوک روا رکھا، جس سے انسانیت شرمسار ہوئی، ایک زمانہ تک اسے صرف خواہش نفسانی کی تسکین کا ذریعہ جانا گیا، اس کی اپنی مرضی اپنی خواہش کچھ نہیں ہوتی تھی، وہ مرد کے تابع ہوتی تھی، اور اسے مرد کی مرضی کے مطابق زندگی گذارنی ہوتی تھی، ظلم کی انتہا یہ تھی کہ اسے شوہر کے مرجانے کے بعد اس کے ساتھ ہی "ستی" چتا پر جل کر مرجانا ہوتا تھا۔

پھر ایک دور وہ آیا جب عورتوں کی آزادی کے نام پر اسے بے پردہ کیا گیا، رقص وسرود کی محفلوں میں اسے آئٹم گرل کے طور پر پیش کیا جانے لگا، بڑی بڑی مشینوں سے لے کر ماچس کی ڈبیا تک اس کی نیم برہنہ تصویریں اشہارات میں لگائی گئیں اور ان کو خوش کرنے کے لیے فلمی دنیا میں "اسٹار" اور طوائفوں کے حلقے میں "سیکس ورکر" کا نام دیا گیا، اس کے خورد ونوش کی ذمہ داری مردوں پر تھی، لیکن حقوق نسواں کا بلند وبالا نعرہ لگا کر انہیں معاشی سرگرمیوں کا حصہ بنا دیا گیا، اب عورت بچے پیدا کرتی ہے، پوتی پالتی ہے، چولھا چوکا کرتی ہے اور روزگار کے حصول کے لیے مختلف کمپنیوں، فیکٹریوں، اسکولوں کالجوں اور گھروں میں کام کرتی ہے، مرد ڈیوٹی سے آکر آرام کرتا ہے اور عورتیں گھر آکر بھی گھریلو کاموں سے لگ جاتی ہیں، یعنی اسے کسی وقت آرام نہیں ہے، دلیل یہ دی جاتی ہے کہ جب گھر میں کئی کمانے والے ہوتے ہیں تو معاشی ترقی ہوتی ہے، حالاں کہ عورت کا اصل کام بچوں کی پرورش وپرداخت ہے، انہیں تربیت دے کر اچھا شہری بنانا ہے، اب بچے دائی اور نوکروں کے حوالہ ہوتے ہیں اور مائیں گھر سے باہر کسی دفتر میں مفوضہ امور انجام دینے میں لگی ہوتی ہے، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایک مرید صوفی عبدالرب تھے، وہ کہا کرتے تھے کہ دنیا کو اتنی سمجھ نہیں ہے کہ عورتیں مجاہد تیار کرنے والی کمپنی ہے، اگر کمپنی کو ہی میدان میں لے کر چلے جاؤ گے تو مجاہد کہاں سے پیدا ہوں گے۔

ان دونوں نظریات کے برعکس اسلام نے عورتوں کی عفت وعصمت کی حفاظت پر زور دیا، بعض شروط کے ساتھ اسے کام کرنے کی بھی اجازت دی، والدین کی متروکہ میں اس کا حصہ مقرر کیا، شادی بیاہ میں اس کی اجازت کا خیال رکھا جانے لگا، شوہروں کو اس پر ظلم وزیادتی سے روکا گیا، وہ ماں، بہن بیوی بیٹی جس حیثیت میں ہوں اس کے حقوق مقرر کیے، وفا شعاری اور حسن سلوک کی تلیقن کی اس طرح عورتیں افراط وتفریط کی زندگی کے بجائے اعتدال کی زندگی گذارنے لگیں ایسا اعتدال جس میں مرد وعورت دونوں کے حقوق کی رعایت کرکے گھر کو جنت نشاں، پرسکون اور "ٹینشن فری زون" بنایا جا سکتا ہے۔

مرد جو عورتوں سے اپنی آنکھیں سینکے اور اسے شہوت رانی کا ذریعہ بنانا چاہتا ہے، محفلوں کی رونق وتابانی اسی کے دم قدم سے مانتا ہے وہ اسلام کی معتدل تعلیمات جو عورتوں کے حوالہ سے ہے اس میں کیڑے نکالتا ہے، تنقیدیں کرتا ہے اور کبھی کبھی مسلمان عورتوں کے ذریعہ بھی سوالات کھڑے کرتا ہے، ان کا منطقی اور سماجی جواب دینا آج کی ضروت ہے۔

مولانا ابوسفیان سعید ندوی جن کی علمی صلاحیت اور تدریسی خدمات کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، انہوں نے اس موضوع پر اسلام کی جامع تعلیمات کا تفصیلی جائزہ اپنی کتاب "خواتین پر رحمۃ للعالمین کے احسانات" میں لیا ہے، انہوں نے اسلام سے پہلے عورت کا مقام اور عرب معاشرے میں عورت کی حیثیت پر اپنا مطالعہ پیش کیا ہے، پھر اسلام میں ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے جو حقوق ہیں بشارتیں اور حسن سلوک، اطاعت وفرماں برداری پر ثواب کا جو ذکر قرآن واحادیث میں آیا ہے اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، صحیح اور سچی بات یہ ہے کہ مولانا نے اپنی باتیں اپنے تبصرے اس کتاب میں کم اور احادیث کا ترجمہ زیادہ پیش کیا ہے، جس کی وجہ سے یہ کتاب معتبر اور اس کے مندرجات قابل اعتماد ہیں، اگر مولانا نے اس کتاب میں واقعات ومسائل کا ذکر احادیث کی تخریج کے ساتھ کیا ہوتا تو یہ کتاب زیادہ مستند ہو جاتی، مولانا نے یہ کتاب عام مسلمانوں کے لیے لکھی ہے، ممکن ہے یہ ذہن میں رہا ہو کہ حوالہ جات کے ذکر سے کتاب بوجھل ہو جائے گی اور قاری کے مطالعہ میں کسی حد تک رکاوٹ بھی، کتاب میں پردہ، نگاہ کی حفاظت، اجنبی کو دیکھنے اور باریک وچست لباس پہننے کی حرمت اور اسلام میں رہبانیت کی ممانعت کے تعلق سے بھی اچھا خاصہ مواد موجود ہے، جس سے مولانا ابوسفیان صاحب کے مطالعہ کی گہرائی اور گیرائی کا پتہ چلتا ہے۔

اردو میں اس موضوع پر بہت ساری کتابیں موجود ہیں، ان میں عورتوں کے حقوق سیرت نبوی کی روشنی میں مصنفہ نغمہ پروین، عورت اسلامی معاشرہ میں از مولانا نورالحق رحمانی، مولانا رضی الاسلام ندوی اور مولانا جلال الدین انصر عمری، اسلام اور عورت از مظہر الدین صدیقی، عورت اور اسلام وغیرہ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مولانا کی یہ کتاب تحصیل حاصل ہے، ہر مصنف کی اپنی فہم اور سوچ ہوتی ہے، اس لیے موضوع کی یکسانیت کے باوجود کتاب میں گفتگو صاحب کتاب کے نقطۂ نظر سے آتی ہے اور ہر گلہائے رنگ وبوئے دیگر است کے مصداق قاری کے مشام جاں کو الگ الگ انداز میں معطر اور مختلف انداز میں معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ ہوا کرتی ہے، اس لیے ایک موضوع پر کئی کتابوں کو دیکھ کر مصنف پر غیر ضروری محنت کا الزام چسپاں کرنا صحیح نہیں ہے، مولانا ابوسفیان صاحب کی کتاب کا مطالعہ اسی نقطۂ نظر سے کرنا چاہیے۔

مولانا کو اس کتاب کی تالیف پر مبارکباد دیتا ہوں اور دل سے دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب کا فیض عام وتام ہو اور ان کا قلم اسی طرح رواں دواں رہے اور صحت وعافیت کے ساتھ وہ ایسی طویل عمر پائیں جس میں مشقت وپریشانی، تعب وتکان کا گذر نہ ہو۔ آمین یا رب العالمین وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی الہ وصحبہ اجمعین.

Scanned with CamScanner

حکایات اہل دل

: مولانا رضوان احمد ندوی

چوتھی رات تمہاری: خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک عورت نے اپنے شوہر کے بارے میں کہا کہ امیر المومنین میرا شوہر بہت ہی نیک وصالح اور متقی و پرہیز گار ہے، وہ رات رات بھر نماز پڑھتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ جاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو کہ تم کو اس نے ایسا متقی، زاہد اور پرہیز گار شوہر عطا فرمایا ہے، عورت جب جانے کے لئے تیار ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ جو شریک مجلس تھے انہوں نے کہا امیر المومنین اس عورت نے اپنے شوہر کی شکایت کی ہے کہ اس کا شوہر حق زوجیت ادا نہیں کرتا، وہ رات کو نماز میں مشغول رہتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے، یعنی وہ نہ رات میں اور نہ دن میں کسی وقت بھی میرے ساتھ نہیں سوتا، اس طرح وہ حق زوجیت جو میرا حق ہے ادا نہیں کرتا، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پوچھا تو اس نے سر ہلا کر اس کی تصدیق کی، اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب آپ نے اس عورت کی بات سمجھ لی ہے تو اس کے سوال کا جواب بھی آپ ہی دیدیں تو بہت اچھا ہوگا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جاؤ اپنے شوہر سے کہہ دو کہ تین رات تم عبادت کرو لیکن چوتھی رات میرے ساتھ سویا کرو اور اس سے زیادہ کا مطالبہ مت کرنا، عورت یہ مسئلہ معلوم کر کے چلی گئی، حاضرین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے کس بنیاد پر اس کو یہ حکم سنایا کہ وہ تین رات تو اپنے شوہر سے اپنے ساتھ سونے کا مطالبہ نہیں کرسکتی مگر چوتھی رات وہ اس کا مطالبہ کرسکتی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھئے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ "فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ" (النساء: ۲) پس تم نکاح کرلو جو عورتیں تم کو خوش آویں دو دو، تین تین، چار چار، اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کو چار عورتوں سے بیک وقت نکاح کرنے کی اجازت دی ہے تو ہر عورت کی باری چوتھے دن یعنی چار دن کے بعد ہی آئے گی، تو اس طرح یہ عورت اپنے چوتھے دن کا مطالبہ کرسکتی ہے، اب اس شوہر کے لئے جائز ہے کہ تین رات وہ عبادت میں گزارے اور چوتھی رات میں اپنی بیوی کے ساتھ ایک بستر میں ہوئے، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرآن فہمی سے بہت خوش ہوئے۔

یہ وسعت ظرفی: ایران کے عدل پرور بادشاہ نوشیرواں نے ایک بار نوروز (جو ایرانیوں کا قومی تہوار ہے) کے موقع پر دعوت عام کی، دسترخوان انواع واقسام کے کھانوں سے سجایا گیا، ہر قسم کے پھل ومیوہ جات رکھے گئے، لوگوں نے خوب کام ودہن کو شاد کیا، کھانے سے فراغت کے بعد مشروبات کی محفل خاص لوگوں کے لئے لگائی گئی اور سونے چاندی کے جام وسبو میں جام لنڈھانے لگے، اس کے دوران ایک شخص نے سونے کا ایک جام اپنے کپڑے میں چھپالیا، اتفاق سے نوشیرواں کی نگاہ اس پر پڑگئی اس نے جام چراتے ہوئے دیکھ لیا، مگر کچھ کہا نہیں، مجلس جب ختم ہوئی تو ساقی نے کہا کہ ایک جام کم ہے، کسی نے چرالیا ہے، لہٰذا کوئی شخص باہر نہ جائے سب کی جامہ تلاشی لی جائے گی، نوشیرواں نے کہا کہ لینے والے نے لیا اور دیکھنے والے نے دیکھا، اب کیسی جامہ تلاشی سب کو جانے دو، جس شخص نے جام چرایا تھا اس نے جا کر اس کو توڑا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیچا، اس سے اپنی تلوار کے دستہ کو سجایا اور ایک قیمتی جوڑا خریدا، جب دوسرے روز وہ نوشیرواں عادل کے پاس گیا تو بادشاہ نے اس سے پوچھا کیا یہ اسی سے ہے؟ تو اس نے جواب دیا جی ہاں! یہ اسی سے ہے۔

اخلاق بہتر بنایئے: عبداللہ بن ظاہر کہتے ہیں کہ ایک بار مامون رشید کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو اس نے ایک خادم کو آواز دی، خادم نے کچھ جواب نہ دیا، پھر دوبارہ مامون نے غلام غلام پکارا تو ایک ترکی غلام بڑبڑاتے ہوئے آیا ہائے توبہ غلاموں کی بھی کوئی زندگی جب دیکھو غلام غلام پکارا جارہا ہے نہ کھانے کی فرصت، نہ پینے کی فرصت، جہاں آپ کے پاس سے گئے غلام غلام پکارنے لگتے ہیں، عبداللہ کہتے ہیں کہ مامون نے اس بات کو سن کر سر جھکا لیا میں نے یہ یقین کرلیا کہ اس غلام کے قتل کرنے کا حکم ہوگا، لیکن جب مامون نے سر اٹھایا تو کہا عبداللہ جب آقا کے اخلاق خراب ہوتے ہیں تو غلاموں کے اخلاق اچھے ہوجاتے ہیں اور جب آقا کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں تو اس کے غلاموں کے اخلاق خراب ہوجاتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ ان کی وجہ سے اپنے اخلاق خراب کرلوں۔

عدل وانصاف کی تقسیم: دو شخص ایک سفر میں ساتھ ہوگئے جب کھانے کا وقت ہوا تو ایک شخص کے پاس پانچ روٹیاں تھیں، دوسرے کے پاس تین روٹیاں دونوں مل کر کھانے بیٹھے ہی تھے ایک شخص کا وہاں گذر ہوا، ان دونوں نے اس کو بھی شریک طعام کرلیا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے ان دونوں کا شکریہ ادا کیا اور اپنی جیب سے آٹھ درہم نکال کر دیا اور کہا کہ اس کو آپ لوگ تقسیم کرلیں تو پانچ روٹی والے نے کہا کہ میری روٹیاں پانچ تھیں، اس لئے مجھ کو پانچ درہم چاہئے، تین روٹی والا اس پر راضی نہیں ہوا اور کہا کہ برابر تقسیم ہونا چاہئے، معاملہ حضرت علیؓ کے پاس آیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کی باتیں سن کر تین روٹیوں والے سے کہا کہ تم تین درہم لے لو، اس نے کہا کہ نہیں، ہمارے درمیان انصاف ہونا چاہئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انصاف کی رو سے تم کو صرف ایک درہم ملنا چاہئے جب کہ تمہارا ساتھی تمہارے ساتھ تبرع اور احسان کر کے تین دے رہا ہے، پھر بھی تم راضی نہیں ہوتے، اب تمہارا حق ایک ہی ہے، یہ سن کر وہ شخص بھڑک گیا کہ آپ ایک کا فیصلہ کر رہے ہیں، وہ تین دے رہا تھا، آپ بھی اس کے لینے کا اشارہ کر رہے تھے، اب ایک کیسے میرے لئے ہوگا، آپ ہمیں یہ بات سمجھا دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا پانچ اور تین کل آٹھ روٹیاں ہوئیں، پھر تم لوگوں نے برابر کھایا یعنی ہر ایک نے آٹھ روٹیاں کا ایک ثلث یعنی ایک تہائی کھایا تین روٹیوں کے تین ٹکڑے بنائے جائیں تو نو ہوں گے اور پانچ کے پندرہ ہوں گے، دونوں کا مجموعہ ۲۴ رہوگا، پھر ۲۴ رکو تین آدمیوں نے کھایا، گویا ہر ایک نے آٹھ آٹھ ٹکڑے کھائے تو اس تیسرے آدمی نے تمہارا ایک ٹکڑا کھایا اور دوسرے کا سات ٹکڑا، اس لئے تمہارا ایک درہم ہوگا اور اس کا سات درہم یہ جواب سن کر دونوں فیصلے پر راضی ہوگئے۔

مرزا مظہر جان جاناں کی نازک مزاجی: حضرت مرزا مظہر جان جاناں بہت ہی نازک مزاج تھے، ان کی نازک مزاجی کی بہت سی حکایتیں ہیں، ایک بار بادشاہ آپ سے ملنے آیا، اسے پیاس لگی، وہاں کوئی خادم تو تھا نہیں خود اٹھ کر گھڑے سے پانی پیا اور پی کر پیالہ ذرا ٹیڑھا رکھ دیا، مرزا صاحبؒ کے سر میں درد ہوگیا، چلتے وقت بادشاہ نے کہا حضرت آپ کی خدمت کے لئے کوئی آدمی بھیج دوں فرمایا پہلے تم خود تو آدمی بن جاؤ، جب سے تم نے پیالہ ٹیڑھا رکھا ہے میرے سر میں درد ہوگیا ہے، جب تم میں بادشاہ ہو کر تمیز نہیں تو تمہارے خدام تو نہ معلوم کتنے بے تہذیب ہوں گے۔

ایک بار آپ کی آنکھیں سرخ تھیں، لوگوں کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ رات سردی کی وجہ سے نیند نہیں آئی، ایک بڑھیا نے پکار کر کہا کہ حضرت کے لئے لحاف کا انتظام کروں گی، چنانچہ وہ لحاف تیار کر کے لے گئی، مگر اس وقت حضرت لیٹ چکے تھے، فرمایا کہ میرے اوپر ڈال کر چلی جا، اگلے روز پھر آنکھیں سرخ تھیں لوگوں نے پوچھا کہ رات تو سردی نہ لگی ہوگی، پھر کیوں نیند نہیں آئی، فرمایا کہ لحاف میں نگندے ٹیڑھے پڑے تھے، ان سے الجھن رہی اور نیند نہیں آئی۔

ایک بار چارپائی میں کان ہونے کا شبہ ہوا نیند نہیں آئی، لوگوں نے پیمائش کر کے دیکھا تو ذرا سی کان ملی۔

ایک بار ایک مرید نے کچھ انگور بھیجے اور ملاقات پر انگی بابت دریافت کیا، فرمایا کہ بھائی ان میں مردوں کی بو آتی تھیں، تفتیش سے معلوم ہوا کہ ان انگوروں کے پیڑ جہاں لگے تھے وہاں کسی زمانہ میں مرگھٹ تھا جہاں ہندو اپنے مردوں کو جلاتے تھے۔

ایک بار ایک مرید سے فرمایا کہ تم سال میں بجائے دوبار آنے کے ایک بار آیا کرو، کیوں کہ تم کھاتے بہت ہو تمہارا کھانا دیکھ کر میرے پیٹ میں تکلیف ہوجاتی ہے جو بلا مسہل دور نہیں ہوتی تو سال میں ایک بار مسہل لینا تو آسان ہے مگر دوبار مشکل ہے۔

مرزا صاحب بچپن میں بھی کسی بدصورت کی گود میں نہ جاتے تھے، غرض ایسے تو نازک مزاج اور بیوی آپ کی بہت کج خلق اور بدمزاج تھیں، فرماتے تھے کہ وہ ہماری محسن ہے، ہمارے اخلاق کی اصلاح اس سے ہوتی رہتی ہے۔

آپ کو کشف سے معلوم ہوا تھا کہ فلاں عورت سے نکاح کرلو تمہارے درجے بلند ہوں گے، چنانچہ ان سے نکاح کرلیا تھا اور ساری عمر نباہا، وصال کے وقت ان سے فرمایا تھا کہ میرے بعد تم قاضی ثناء اللہ صاحبؒ کے پاس پانی پت چلی جانا، صرف وہی تمہاری ناز برداری کریں گے اور واقعی انہوں نے کی اور ان کے لئے کچھ زمین وصیت بھی کردی تھی، تاکہ ان کے بعد اس کی آمدنی سے گزارہ ہوسکے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ: امام اہل سنت، محدث عصر ابوعبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی، ان چار ائمہ میں سے ایک ہیں جن کے مسلک پر اہل سنت والجماعت عمل کرتے ہیں، فقہ حنبلی کے بانی ہیں، ان کا مسلک مصر اور سعودی عرب میں رائج ہے۔ امام صاحب کی ولادت ربیع الاول ۱۶۴ھ میں ہوئی، ان کا خاندان خراسان کے شہر مرو سے آکر بغداد میں آباد ہوگیا تھا، بچپن ہی میں ان کے والد گرامی تیس سال کی عمر پاکر وفات پاگئے، والدہ نے پرورش وتربیت اور ابتدائی تعلیم کا انتظام کیا۔ امام احمد بن حنبل کے اوپر نجابت وشرافت، ذہانت وفطانت اور بزرگی وسربلندی کے آثار بچپن ہی میں نمایاں ہونے لگے تھے، شوقِ طلب اور ذوق علم نے اس ہونہار بچے کو بہت جلد اہل علم کی نگاہِ التفات کا مرکز بنادیا تھا۔

حدیث کی سماعت وکتابت اور اسفار کا آغاز: مکتب کی ابتدائی تعلیم کے بعد بغداد کے شیوخ کی مجالس میں شرکت کی، اپنی شرکت کے بارے میں خود امام صاحب فرماتے ہیں: "طلبت الحديث سنة تسع وسبعين فسمعت بموت حماد بن زيد وأنا في مجلس هُشيم" (سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۱۷۹) میں نے ۱۷۹ھ میں طلب حدیث کی ابتداء کی، میں اپنے شیخ ہشیم بن بشیر کی مجلس درس میں تھا کہ حماد بن زید کی وفات کی خبر سنی۔

اور فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے امام ابو یوسفؒ کی خدمت میں حدیث لکھی ہے۔ (ائمہ اربعہ، ص: ۱۹۰)

مروزی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ نے مجھ کو بتایا کہ میں ۱۴ رسال کی عمر ہی سے کاتبین حدیث کے پاس جانا اور کتب خانوں میں حاضر ہونا شروع کردیا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۱۸۵)

امام ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: میں بیس سال کا نوجوان تھا کہ میرے شیخ ہشیم وفات پاگئے، میں نے بغداد سے پیدل کوفہ کا سفر کیا، میرے ساتھ ایک بدو رفیق تھا، ۱۸۳ھ میں ہم کوفہ شیخ ابو معاویہ کی خدمت میں پہونچے تو دیکھا کہ ان کے پاس طالبین ووافدین کا ازدحام ہے، میرا بدو ساتھی وہاں سے سفر حج کے لئے روانہ ہوگیا، میں تنہا اپنی قیام گاہ پر رہتا تھا اور وحشت کا شکار تھا، میرے پاس کتابوں کے ایک تھیلے کے علاوہ کچھ سامان نہ تھا، نہ اس تھیلے کو اینٹ پر رکھ لیتا اور اس پر سر رکھ کر سو رہتا، میں نے اسی اثناء میں حضرت وکیع سے احادیث کا مذاکرہ کیا اور تین ہزار احادیث قلمبند کیں۔

ابوزرعہ رازی امام صاحب کے صاحبزادے صالح بن احمد بن حنبل کے حوالے سے کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا میں ہشیم بن بشیر کی وفات کے بعد کوفہ گیا اور ۱۸۶ھ میں میرا بصرہ کا پہلا سفر ہوا، پھر وہیں سے ۱۸۷ھ میں سفیان بن عیینہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کسب فیض کیا۔

حاکم کی روایت ہے کہ امام احمد بن حنبل نے حدیث کی طلب میں یحیٰ بن معین کے ساتھ بغداد سے صنعاء (یمن) کا سفر کیا، وہاں سے شیخ عبدالرزاق کے گاؤں تشریف لے گئے، جبکہ یحیٰ بن معین وہیں رہ گئے، امام صاحب نے شیخ عبدالرزاق سے ملاقات کی تو انہوں نے اپنا تعارف کرایا اور اپنے ساتھ احادیث کا مجموعہ تو لے گئے مگر شیخ عبدالرزاق سے اس کی قرأت وسماعت کی درخواست کی تو انہوں نے مشغولیت کے باوجود بہت اعزاز واکرام سے قرأت کی یہاں تک کہ مغرب کی نماز اس انہماک میں مؤخر کردی، ایسا امام احمد بن حنبل کی شہرت واہمیت کی بناپر کیا شیخ عبدالرزاق، امام احمد بن حنبل کی بے حد قدر کرتے تھے، ان کے پاس رقم ختم ہوگئی تھی تو شیخ عبدالرزاق نے دس دینار دینے کی کوشش کی تو امام صاحب نے قبول نہیں کیا، طبیعت مشقت برداشت کرنے کی عادی ہوچکی تھی، ذوق طلب ان کو دور دراز شہروں تک لے جاتا تھا، بڑے بڑے اصحاب علم اور ائمہ حدیث کے بحر علم سے سیرابی حاصل کی، تمام عراق، یمن، خراسان، فارس، مکہ، مدینہ اور مراکش تک سفر کیا اور راہ کی تمام دشواریوں کا نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کیا، پانچ دفعہ حج کی سعادت حاصل کی۔

Scanned with CamScanner

شریعت میں ظاہر و باطن دونوں مطلوب ہیں

مفتی محمد عبداللہ پھولپوری

شریعت کے احکام روح پر بھی ہیں اور جسم پر بھی، باطن پر بھی ہیں اور ظاہر پر بھی، قرآن حکیم کا ارشاد ہے: ”وذروا ظاهر الاثم وباطنه“ (سورہ انعام) یعنی ظاہر کے بھی گناہ چھوڑ دو اور باطن کے گناہوں سے بھی پرہیز کرو، صرف یہ نہیں کہا کہ باطن کے گناہ چھوڑ دو خوب یاد رکھئے جب تک ظاہر خراب ہے تو پھر یہ شیطان کا دھوکہ ہے کہ باطن ٹھیک ہے اس لئے کہ ظاہر اسی وقت خراب ہوتا ہے جب اندر سے باطن خراب ہوتا ہے اگر باطن خراب نہ ہو تو ظاہر بھی خراب نہ ہوگا۔ اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک مناجات الہٰی میں سمجھایا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے رب سے درخواست کرتے ہوئے ” اللهم اجعل سريرتي خيراً من علانيتي واجعل علانيتي صالحة“ کہ اے بار الٰہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو اچھا بنا۔

ایک انوکھی مثال

ہمارے ایک بزرگ ایک مثال دیا کرتے تھے کہ کوئی پھل اندر سے سڑ جاتا ہے تو اس کے سڑنے کے آثار اس کے چھلکے پر داغ کی شکل میں نظر آنے لگتے ہیں اور اگر اندر سے وہ پھل سڑا ہوا نہیں ہے تو چھلکے پر کبھی خرابی نظر نہیں آئیگی چھلکے پر اسی وقت خرابی ظاہر ہوتی ہے جب اندر سے خراب ہو اسی طرح جس شخص کا ظاہر خراب ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ باطن میں بھی کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہے ورنہ ظاہر خراب ہوتا ہی نہیں، لہذا یہ کہنا کہ اگر ہمارا ظاہر خراب ہے تو کیا ہوا؟ باطن ٹھیک ہے یاد رکھئے اس صورت میں باطن کبھی ٹھیک ہو ہی نہیں سکتا۔

دنیا کے سارے کاموں میں تو ظاہر بھی مطلوب ہے اور باطن بھی مطلوب ہے ایک بے چارہ دین ہی ایسا رہ گیا ہے جس کے متعلق کہدیا جاتا ہے کہ ہمیں اس کا باطن چاہئے ظاہر نہیں چاہئے، مثلاً دنیا کے اندر جب آپ مکان بناتے ہیں تو مکان کا باطن تو یہ ہے کہ چہار دیواری کھڑی کر کے اوپر سے چھت ڈال دی جائے، مکان کا باطن حاصل ہو گیا اب اس پر پلاسٹر کی کیا ضرورت ہے؟ اور رنگ و روغن کی کیا ضرورت ہے؟ اس لئے کہ مکان کی روح تو حاصل ہو گئی ہے اور وہ مکان رہنے کے قابل ہو گیا مگر مکان کے اندر تو یہ فکر ہے کہ صرف چہار دیواری کافی نہیں، بلکہ پلاسٹر بھی ہو اس میں زیب و زینت کا سارا سامان موجود ہو، یہاں کبھی صرف باطن کے ٹھیک کر لینے کا فلسفہ نہیں چلتا، یا مثلاً گاڑی ہے ایک اس کا باطن ہے ایک اس کا ظاہر ہے گاڑی کا باطن یہ ہے کہ ایک ڈھانچہ لیکر اس میں انجن لگا لیا جائے تو گاڑی کا باطن حاصل ہو گیا اس لئے کہ انجن لگا ہوا ہے وہ سواری کرنے کے قابل ہے، لہذا اب نہ باڈی کی ضرورت ہے نہ رنگ و روغن کی وہاں تو کسی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ مجھے تو گاڑی کا باطن حاصل ہے اب ظاہر کی ضروت نہیں، بلکہ وہاں تو ظاہر بھی مطلوب ہے اور باطن بھی مطلوب ہے ایک دین ہی ایسا رہ گیا ہے کہ اس میں صرف باطن مطلوب ہے ظاہر مطلوب نہیں، ایسا نہیں ہوسکتا کہ دونوں ہی ہوں۔

یہ تلبیس ابلیس ہے

یہ ابلیس کی عیاری اور مکاری ہے وہ ہمیں شریعت اور سنت سے دور رہ کر بھٹکتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے اور جس طرح خود راندہ درگاہ ہے اسی طرح ہمیں کرنا چاہتا ہے، لہٰذا اس فلسفے کو سمجھنے کی ضرورت ہے، لہذا ظاہر بھی درست کرنا ضروری ہے اور باطن بھی درست کرنا ضروری ہے، چاہے لباس ہو یا کھانا یا آداب معاشرت ہو اگرچہ ان سب کا تعلق ظاہر سے ہے، لیکن ان سب کا گہرا اثر باطن پر پڑتا ہے، اس لئے لباس کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے، جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں ان کو دین کی حقیقی فہم نہیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لباس کے بارے میں کوئی ہدایت نہ فرماتے، کوئی تعلیم نہ دیتے لیکن آپؐ نے لباس کے بارے میں ہدایات دیں، آپ کی تعلیمات اسی جگہ پر آتی ہیں جہاں لوگوں کے بہک جانے اور غلطی میں پڑ جانے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے ان اصولوں کو اور ان تعلیمات کو اہتمام کے ساتھ سننے کی ضرورت ہے۔

لباس کے چار بنیادی اصول

اللہ تعالیٰ نے لباس کے چند بنیادی اصول بتا دیئے ہیں، فرمایا کہ ”يا بني آدم قد انزلنا عليكم لباسا يواري سو آتكم وريشا ولباس التقوى ذالک خير“ (سورة الاعراف: ٢٦) اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس اتارا جو تمہاری پوشیدہ اور شرم کی چیزوں کو چھپاتا ہے، اور جو تمہارے لئے زیب و زینت کا سبب بنتا ہے، اور تقویٰ کا لباس تمہارے سب سے بہتر ہے، یہ تین جملے ارشاد فرمائے اور ان تین جملوں میں اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات بھر دی ہے۔

لباس کا مقصد

اس کتاب میں لباس کا پہلا مقصد یہ بیان فرمایا کہ وہ تمہاری پوشیدہ اور شرم کی چیزوں کو چھپا سکے لفظ ”سو آة“ کے معنی وہ چیز جس کے ذکر کرنے سے یا جس کے ظاہر ہونے سے انسان شرم محسوس کرے مراد ہے ستر عورت تو گویا کہ لباس کا سب سے بنیادی مقصد ”ستر عورت“ ہے، اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے کچھ حصوں کو ستر قرار دیا ہے، یعنی وہ چھپانے کی چیز ہے وہ ستر عورت مردوں میں اور ہے اور عورتوں میں اور ہے مردوں میں ستر کا حصہ جس کو چھپانا ضروری ہے، وہ ناف سے لیکر گھٹنوں تک کا حصہ ہے، اس حصے کو کھولنا بلا ضرورت جائز نہیں ہے، علاج وغیرہ کی مجبوری میں تو جائز ہے لیکن عام حالات میں اس کو چھپانا ضروری ہے، اور عورت کا سارا جسم سوائے اس کے چہرے کے اور گٹوں تک ہاتھ کے سب عورت ہے اور ستر ہے جس کا چھپانا ضروری ہے، اور کھولنا جائز نہیں، لہٰذا لباس کا بنیادی مقصد یہ ٹھہرا کہ وہ شریعت کے مقرر کئے ہوئے ستر کے حصوں کو چھپا لے جو لباس اس مقصد کو پورا نہ کرے شریعت کی نگاہ میں وہ لباس کہلانے کے لائق ہی نہیں، کیونکہ وہ لباس اپنا بنیادی مقصد پورا نہیں کر رہا ہے جس کے لئے اس کو بنایا گیا ہے۔

لباس کے تین عیب

لباس کے بنیادی مقصد کو پورا نہ کرنے کی تین صورتیں ہوتی ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ وہ لباس اتنا چھوٹا ہے کہ لباس کے پہننے کے باوجود ستر کا حصہ کھلا رہ گیا اس لباس کے بارے میں کہا جائے کہ اس کا بنیادی مقصد حاصل نہ ہوا اور کشف عورت ہو گیا، دوسری صورت یہ ہے کہ اس لباس نے ستر کو تو چھپا لیا لیکن وہ لباس اتنا باریک ہے کہ اس سے اندر کا بدن جھلکتا ہے، تیسری صورت یہ ہے کہ لباس پہننے کے باوجود جسم کی بناوٹ اور جسم کا ابھار نظر آتا ہے، یہ بھی ستر کے خلاف ہے، اس لئے کہ مرد کے لئے ناف سے لیکر گھٹنوں تک کا حصہ ایسے کپڑے سے چھپانا ضروری ہے جو اتنا موٹا ہو کہ اندر کے اعضاء کو نمایاں نہ کرے اور اتنا مکمل ہو کہ جسم کا کوئی حصہ کھلا نہ رہ جائے اور یہی تین چیزیں عورت کے لباس میں بھی ضروری ہیں۔

اف یہ عریانیت

موجودہ دور کے فیشن نے لباس کے اصل مقصد کو مجروح کر دیا ہے، اس لئے کہ آج کل مردوں اور عورتوں میں ایسے لباس رائج ہو گئے ہیں، جس میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ جسم کا کونسا حصہ کھل رہا ہے اور کونسا حصہ ڈھکا ہوا ہے، شریعت کی نگاہ میں وہ لباس ہی نہیں، جو خواتین بہت باریک اور بہت چست لباس پہنتی ہیں جس کی وجہ سے کپڑے پہننے کے باوجود جسم کی بناوٹ دوسروں کے سامنے نمایاں ہوتی ہے ایسی خواتین کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”كاسيات عاريات“ (صحيح مسلم كتاب اللباس باب النساء الكاسيات) وہ خواتین ننگی لباس پہنے والیاں ہوں گی، یعنی لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، اس لئے کہ اس کپڑے سے لباس کا وہ بنیادی مقصد حاصل نہ ہوا جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے لباس اتارا تھا، آج کل خواتین میں یہ وبا کثرت سے پھیل چکی ہے، جس کی کوئی حد نہیں، شرم و حیا سب بالائے طاق ہو کر رہ گئی ہے، اور ایسا لباس رائج ہو گیا جو جسم کو چھپانے کے بجائے اور نمایاں کرتا ہے، خدا کے لئے ہم اس بات کو محسوس کریں اور اپنے اندر فکر پیدا کریں، اور اپنے گھروں میں ایسے لباس پر پابندی عائد کریں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کے خلاف ہو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہمارے دلوں میں یہ احساس اور فکر پیدا فرمائے۔ (آمین)

گناہوں کے بُرے نتائج

آج کل شادی کی تقریبات میں جا کر دیکھئے، وہاں کیا حال ہو رہا ہے، خواتین بے حیائی کے ساتھ ایسے لباس پہن کر مردوں کے سامنے آجاتی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے والی بات نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ ڈنکے کی چوٹ پر سینہ تان کر، ڈھٹائی کے ساتھ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی ایسی کھلم کھلا خلاف ورزی ہوگی تو طرح طرح کے نئے فتنے اور نئی مصیبتیں سر پر آئیں گی، آج کا جو المیہ ہے وہ انھیں فتنوں کی دین ہے، یہ بدامنی اور بے چینی جو آپ دیکھ رہے ہیں کہ کسی انسان کی جان و مال محفوظ نہیں ہے در حقیقت ہماری انھیں بداعمالیوں کا نتیجہ ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

شریعت غراء اور ملت بیضاء نے نظام میں منسلک رہنے کی سخت تاکید کی ہے

میرے بزرگو! عالم کی نیرنگیوں اور اس کے نظام کے بارے میں اس مختصر گزارش سے واجب الوجود کی ہستی اور توحید در خالقیت اور الوہیت کی قوی دلیل سمجھتی ہے نیز اس سال پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے کہ جب کہ مجموعہ نظام عالم محتاج نظام ہے تو ہماری حیات ملی اور اس کی بقا بھی کسی نظام کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی، حقیقت امر یہی ہے کہ منتشر افراد اور پراگندہ اشیاء میں کبھی حسن نہیں ہوتا، حسن ہمیشہ صحیح ہئیت ترکیبی ہی پر موتوف ہے، اور نظام کی روح یہ ہے کہ اجزاء عمل کو صحیح طور پر تقسیم کیا جائے، جو شخص جس جزو کا اہل ہو وہی اس کے سپرد کیا جائے اور وہ اپنی مفوضہ خدمت کو پیش نظر رکھ کر نتیجہ واحد اور مقصد وحید کی طرف گامزن ہو اور ہمیشہ يد الله مع الجماعة یعنی خدا کی نصرت جماعت کے ساتھ ہی ہوتی ہے، ہمیشہ اس پر نظر رکھے

(از خطبہ پشاور: حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیر رحمہ اللہ علیہ)

Scanned with CamScanner

قرآن مجید میں صاحب کردار خاتون کا ذکر

مولانا ظفر احمد قاسمی

اسلام نے عورت کو بلند مرتبہ عطا کیا ہے، قرآنی آیات کا بغور مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ کسی طرح مرد کے مقام سے کم اور اس سے فروتر نہیں ہے، یہ الگ بات ہے کہ طریقہ کار اور میدان کار الگ ہیں، حضرت حواء علیہا السلام جو اس کائنات کی سب سے پہلی عورت ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی اور تمام نسل انسانی کی ماں ہیں اگر یہ نہ ہوتیں تو دنیا ان کی اولاد کے توالد وتناسل سے آباد نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا (النساء: 1) اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی اور دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے، اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو اور رشتہ داروں کی حق تلفی سے ڈرو یقین رکھو کہ اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔ (آسان ترجمہ ہے۔۱۸۴)

سارے انسانوں کی ماں حضرت حواء کا مقام ومرتبہ اور ان کا شرف وفضل اس بات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ساتھ حضرت حواء علیہا السلام کو بھی مخاطب فرمایا تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ ذمہ داری میں دونوں شریک ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور ہم نے کہا آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو، اور اس میں سے جہاں سے چاہو جی بھر کے کھاؤ، مگر اس درخت کے پاس مت جانا ورنہ تم ظالموں میں شمار ہو گے، پھر یہ ہوا کہ شیطان نے ان دونوں کو وہاں سے ڈگمگا دیا، اور جس (عیش) میں وہ تھے اس سے انھیں نکال کر باہر کر دیا اور ہم نے (آدم اور ان کی بیوی اور شیطان سے) کہا کہ اب تم سب یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے، اور تمہارے لئے ایک مدت تک زمین میں ٹھہرنا اور کسی قدر فائدہ اٹھانا (طے کر دیا گیا) ہے۔ (البقرۃ:۲۵۷)

قرآن کریم میں ایک سورت عورتوں کے نام سے موسوم ہے، یعنی سورۃ النساء نیز قرآن کریم کی متعدد آیتوں اور مختلف مقامات پر حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام کا ذکر آیا ہے، جنھیں ایک نبی کی ماں بننے اور ان کی تربیت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اللہ کے گھر بیت المقدس کی خدمت کرنے کا موقعہ نصیب ہوا جب کہ یہ کام صرف مرد انجام دیتے تھے، حضرت مریم نے قوم یہود کے طعنے اور اپنے بارے میں ان کی بیہودہ باتیں سنیں مگر انھوں نے صبر و ثبات اور صدیقین کی استقامت کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا، قرآن کریم میں ذکر ہے کہ حضرت مریم نے ان پر لگائی جانے والی تہمت کا کس بلند اخلاقی سے جواب دیا'' قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا '' (مریم:۲۷-۲۸) وہ کہنے لگے اے مریم! تم نے تو بڑا غضب ڈھایا، اے ہارون کی بہن! نہ تو تمہارا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تمہاری ماں کوئی بدکار عورت تھی۔

حضرت مریم علیہا السلام نے بڑے صبر واطمینان سے کہہ دیا کہ آج میں نے خدائے رحمٰن کے لئے آج روزہ کی منت مان لی ہے، اسلئے میں کسی بھی انسان سے بات نہیں کروں گی، اور بچہ کی طرف اشارہ کر دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گود میں اسی وقت معجزانہ طور پر بات کر کے اپنی ماں کی برات وعصمت و پاکدامنی کی گواہی دیدی، حضرت مریم اپنے صبر وتحمل، فراست وبصیرت اور اپنے پختہ اور گہرے ایمان کی وجہ سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں مردوں پر فضیلت میں بڑھی ہوئی ہیں، اسلام انسان کو اس کے رنگ ونسل اور حسب ونسب کی وجہ سے فرق نہیں کرتا، بلکہ اسلام کے نزدیک شرافت و بڑائی کے لئے عمل اور تقویٰ معیار و میزان ہے'' إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ '' اللہ کے نزدیک تم میں جو زیادہ پرہیزگار ہے وہی سب سے بہتر ہے، خوف خدا، تقویٰ و پرہیزگاری اور نیک اعمال ہی میزان حسنات کو جھکانے والے ہیں، یہ فرعون اپنے ملک وسلطنت، اپنے جاہ وجلال اور اپنی قوت و دبدبہ کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے اسلئے وہ خود گمراہ ہوا، دوسروں کو گمراہ کیا اور اپنی قوم کو ہلاکت و بربادی کے گھاٹ اتار دیا، اور اسی ظالم فرعون کی بیوی حضرت آسیہ اپنی ایمانی قوت، اپنی صحیح فکر اور درست رائے کی بنا پر وہ فرعون کی غلط فکر ورائے کی مخالفت کرتی رہیں، اور اس بات کی حق دار بن گئیں کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے جنت میں ایک گھر کی درخواست کر دیں اور ظالموں سے نجات حاصل ہو جائے، اس طرح وہ ایمان والوں کے لئے ایک مثال اور آئیڈیل بن گئیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے'' وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ'' (تحریم: 11) اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا ہے ان کے لئے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہے، جب اس نے کہا تھا کہ اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے، اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دیدے اور مجھے ظالم لوگوں سے بھی نجات فرما۔ (آسان ترجمہ:۱۲۰۷)

ملکہ سبا بلقیس جس کا ذکر قرآن پاک میں مذکور ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط جب اس کو ملا تو اس نے فوجی طاقت وقوت اور وفادار سپاہیوں کے باوجود اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام جن کو ایک بادشاہ سمجھ رہی تھی کے ساتھ پوزیشن اختیار کر کے صلح وآشتی کی جو راہ اختیار کی ہے اس سے اس کی ذکاوت وفطانت، ہوشیاری وعقلمندی، ملک وقوم کی خیر خواہی کا جذبہ بہت بہتر طور پر نمایاں ہوتا ہے، اس کی قوم کے پاس طاقت تھی مگر اس نے جنگ کے بدلہ صلح اور شدت وسختی کے بجائے نرمی کا معاملہ کرنے کو ترجیح دیا اور اپنی قوم کو بتایا کہ جب بادشاہوں کا کہیں تسلط ہوتا ہے تو اس جگہ کو برباد کر دیتے ہیں اور شریف لوگوں کو ذلیل بنا دیتے ہیں'' إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ '' (النمل:۳۴) یہی ملکہ سبا ہے کہ جب اس پر حقیقت واضح ہوگئی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک رسول وپیغمبر ہیں اور حق انہیں کے ساتھ ہے اور اس کی راہ غلط ہے تو فوراً بول اٹھی قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (النمل (۴۴) ملکہ بول اٹھی: میرے پروردگار! حقیقت یہ ہے کہ میں نے اب تک اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور اب میں نے سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ (آسان ترجمہ:۸۰۶)

قرآن کریم نے ان چند صاحب شرف وفضیلت عورت کا ذکر کیا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پاکباز عورتوں نے معاشرہ کی تعمیر وتشکیل اور اس کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، ان پاکباز عورتوں میں آج کل کی عورتوں کے لئے بہت ہی عبرت ونصیحت ہے جو ایمان واسلام اور احکام الٰہی کو ترقی کے لئے بوجھ سمجھتی ہیں اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کو اپنی آزادی وترقی خیال کرتی ہیں اور شیطان ومغرب کی تقلید کرنے کو معاشرہ کی ترقی سمجھتی ہیں العیاذ باللہ۔

جنوں کا نام خرد رکھدیا جنوں کا خرد ☆ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

رفتار وقت کا شعور و احساس

مولانا محمد ارشد ضیاء

بلاشبہ ہر زندگی طفولیت سے آغاز کرتی ہے، نوخیزی طے کرتی ہے، منزل شباب سے گذرتی ہے، کہولت کے زینے عبور کرتی ہے، اور بڑھاپے کی منزل ضعف پر سفر حیات کا اختتام کرتی ہے۔ انسانی زندگی کا بچپن دیکھئے وہ کتنا مختلف ہوتا ہے، اس کی دنیا میں اجالا ہے تو کھیل کود کے شرر سے اس کی خوشیوں کا جہاں آباد ہے تو بازیچۂ خاک کے ہنر سے اس کے گلشن ایام سے بہار ہے تو طفولیت کی سحر سے غم دوراں سے دور جہانِ غفلت کی اس منزل سے ابھی زندگی سیر ہی کہاں ہوئی ہوتی ہے کہ شعور واحساس کی منزل آ پہونچتی ہے اور زندگی جونہی وہاں قدم رکھتی ہے، اس کے احساسات کروٹ لیتے ہیں، اس کی مشغولیتیں تبدیل ہوتی ہیں اور اس کی کاوشوں کا میدان مختلف ہو جاتا ہے لیکن یہاں بھی ابھی قدم ہی رکھا ہوتا ہے کہ شباب وجوانی کا مرحلۂ ہنگام آ پہونچتا ہے زندگی کے مسافر کی یہ منزل قوت نشاط، طاقت ورعنائی اور جمال وزیبائی کی معمور بہاروں سے عبارت ہے، یہاں نئے ولولوں کی دنیا بستی ہے، نئے جذبوں کا جہاں آباد ہوتا ہے اور معمورہ زندگی کی بزم پر سرمستیوں کی دیوانگی کا عالم چھا جاتا ہے، لیکن بہت جلد ہی سرشاری کے اس عالم بیگانگی کا خواب الوداع، الوداع کہتا ماضی کا جز بن جاتا ہے، اور حیات انسانی کے پاس جذبات واحساسات، فکر وتدبر کی ایک نئی منزل دستک دیتی حاضر ہوتی ہے، اس منزل میں پہونچ کر قویٰ کے سائے ڈھلنے لگتے ہیں، طاقت کی فصل بہار گزر چکی ہوتی ہے، سفینۂ حیات بڑھتے بڑھتے ساحل عمر کے قریب ہوتا رہتا ہے اور زندگی کی شمع فروزاں دھیمی دھیمی ہو کر کوئی دم کی مہمان ہوتی ہے، اس منزل کے کنارے کھڑے ہو کر راہ حیات کے مسافر کو منزل رفتہ کی یاد ستاتے ہوئے یہ بھی کہنا پڑتا ہے۔

لیت الشباب یعود یوماً ☆ فاخبره بما فعل المسب

لیکن یہ عالم رنگ وبو غفلتوں کے ہزار سامان اپنے اندر رکھتا ہے اور یہاں چمک دمک کے ہزاروں جلوے ایسے ہیں کہ ان کے جہاں میں گم ہو کر زندگی کا اصل مقصد آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور پیاسے کی طرح سراب کی نمود پر دریا کے کنارے گمان جیسا دھوکہ لگا رہتا ہے، غفلت کے اس گرداب سے نکلنے اور اصل مقصد میں حیات مستعار صرف کرنے کی طرف قرآن نے جابجا انسان کی توجہ مبذول کرائی ہے'' و هو الذی جعل الیل والنهار خلفةً لمن أراد ان یذکر أو أراد شکوراً ''۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے لیل ونہار کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والے بنائے اس شخص کے (سمجھنے) لئے جو سمجھنا چاہے یا شکریہ ادا کرنا چاہے۔

اور غالباً اکبر الہ آبادی نے اس منزل پر آ کر کہا تھا!

بہار عمر جب آخر ہوئی واپس نہیں آتی ☆ درخت اچھے کہ پھلتے ہیں نئے سرے سے جواں ہو کر
ضعیفی زور پر آئی ہوئے بے دست و پا اکبر ☆ کیا بچوں سے بدتر پیری نے جواں ہو کر

تاریخ میں ہمیشہ نامور قوموں نے وقت کی قدر کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے، خاص طور پر مسلمان قوم جو ایک درخشاں تاریخ رکھتی ہے اور جس کے جاہ وجلال اور عظمت وسطوت کے پرچم صدیوں سربلند رہے ہیں، وقت کی قدر ان کے مذہبی فرائض میں داخل ہے، اور قدردانی وقت ان کی تاریخی خصوصیت رہی ہے۔ لیکن افسوس! آج دنیا کے اندر سب سے زیادہ ضیاع وقت کا شکار مسلم معاشرہ ہے ویڈیو، گیم، ٹی وی اور فحش لٹریچر کا ایک سیلاب بلاخیز ہے جس میں مسلمانوں کی معصوم زندگی کے حسین اور کارآمد لمحات ضائع اور بے سود بہتے چلے جا رہے ہیں۔ جامعات ومدارس میں پڑھنے والے طلبہ جو قوم کے مستقبل اور سرمایہ ہیں ان کے اوقات کا ایک بڑا حصہ ہوٹلوں، قہوہ خانوں میں فضول مجلسوں کی نظر ہو جاتا ہے محفل سجا کر گھنٹوں بلکہ پوری پوری رات گپ بازی کا لایعنی مشغلہ ان کی عادت ثانیہ بن گئی ہے، تعطیلات کا طویل زمانہ بغیر کسی نظام اوقات اور مفید مشغلے کے یونہی گذر جاتا ہے اور تعلیم کا زمانہ مکمل کر کے جب نکلتے ہیں تو زبان حال سے پکار پکار کر کہتے ہیں۔

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک ☆ نہ محبت، نہ زندگی، نہ معرفت، نہ نگاہ

حقیقت یہ ہے کہ انسان کے ذمہ کام بہت ہیں، اور وقت بہت مختصر، انسان کا مستقبل موہوم ہے، اس کا حال ثبات سے خالی ہے، اور اس کا ماضی اس کی قدرت سے خالی ہے، جس نے حال سے فائدہ اٹھایا، طلب ومحنت جاری رکھی اور اپنی دنیا آپ زندوں میں پیدا کی، اس کے دامن نصیب میں کچھ آ جاتا ہے، ورنہ اس کی گردش کی تنگی داماں کا کوئی علاج نہیں ہے، نہ یہ کسی خاطر رکتی ہے اور نہ گذر جانے کے بعد واپس لائی جا سکتی ہے، اقبال نے کتنی خوبصورتی سے زمانہ کی حقیقت، اس کی بے وفائی اور بے نیازی کے چہرہ سے نقاب کشائی کی ہے۔

جو تھا نہیں ہے، جو ہے، نہ ہوگا، یہی اک حرف محرمانہ ☆ قریب تر ہے نمود جس کی، اس کا مشتاق ہے زمانہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہیکہ تمام مسلمانوں کو ایک ایک لمحے کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Scanned with CamScanner

اخبار جہاں

محمد اسعداللہ قاسمی

برطانوی حکومت کی جانب سے ویزاقوانین میں اہم تبدیلیاں

برطانوی حکومت کی جانب سے اپنے ویزاقوانین میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں، جس کے باعث وزٹ ویزا رکھنے والے افراد کے لیے کاروباری سرگرمیوں میں مزید سہولت میسر آ جائے گی۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق برطانوی حکومت کی جانب سے جاری کردہ امیگریشن قوانین 31 جنوری سے نافذ العمل ہوں گے جس کا مقصد ملک میں کاروبار اور سیاحت کے شعبے کو فروغ دینا ہے۔ وزیٹر ویزا پر برطانیہ کا دورہ کرنے والے مقررین بھی اپنی بات چیت کے لئے ادائیگی حاصل کرنے کے اہل ہوں گے۔ سائنس دانوں، محققین اور ماہرین تعلیم کو برطانیہ میں تحقیق کرنے کی اجازت ہوگی۔ برطانیہ نے وزیٹر ویزا کے حوالے سے اپنے قوانین پر جو نظر ثانی کی ہے اس میں سیاحوں کو ملک میں قیام کے دوران مشروط ملازمت کی اجازت دی گئی ہے۔ (یو این آئی)

ایران میں جنرل سلیمانی کی برسی کے موقع پر زوردار دھماکے، 103 افراد کی موت

ایران کے شہر کرمان میں ایک قبرستان کے قریب زوردار دھماکوں میں کم از کم 103 افراد کی موت ہوگئی، میڈیا رپورٹس رپورٹ کے مطابق کمانڈر قاسم سلیمانی اسی قبرستان میں دفن ہیں، اطلاعات کے مطابق کرمان شہر میں ایک قبرستان کے قریب دو دھماکوں میں کم از کم 103 افراد کی موت ہوگئی ہے، جہاں مقتول کمانڈر قاسم سلیمانی مدفون ہیں، ایران میں بدھ کو ان کی چوتھی برسی منائی جارہی تھی، ایران کے سرکاری میڈیا نے شہر کرمان میں ایک قبرستان کے قریب دو دھماکوں کی اطلاع دی ہے (ایجنسی)

اسرائیل کو حماس سربراہ کی شہادت کی قیمت چکانی ہوگی: حزب اللہ

حماس کے نائب سربراہ سینئر رہنما صالح العاروری کی اسرائیل ڈرون حملے میں موت کے بعد حزب اللہ نے بدلہ لینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو صالح العاروری کی شہادت کی بھاری قیمت چکانی ہوگی، 2 رجنوری کو اسرائیلی ڈرون سے بیروت کے جنوبی علاقے دانیہ میں واقع حماس کے دفتر پر رات گئے حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں صالح سمیت 6 رافراد مارے گئے، اس حوالے سے غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے اسرائیلی فورسز سے رابطے کی کوشش کی؛ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، بعدازاں قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق لبنان کی تنظیم حزب اللہ کے رہنما حسن نصر اللہ کی جانب سے بیان جاری کیا گیا کہ لبنانی سرزمین پر کسی بھی گروہ یا مزاحمتی دھڑے کی طرف سے ٹارگیٹیڈ حملے کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا (ایجنسی)

صرف 15 فی صد اسرائیلی جنگ کے بعد نیتن یاہو کو وزیر اعظم دیکھنا چاہتے ہیں: رپورٹ

صرف پندرہ فیصد اسرائیلی چاہتے ہیں کہ غزہ میں حماس کے خلاف جنگ ختم ہونے بعد وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو اپنے عہدے پر برقرار رہیں، تاہم ایک عوامی جائزے کے مطابق مزید بہت سے لوگ اب بھی فلسطینی علاقے میں جنگجوؤں کو کچلنے کی ان کی حکمت عملی کی حمایت کرتے ہیں، نیتن یاہو نے جنوبی اسرائیل میں سات اکتوبر کے حملے کے بعد حماس کو بالکل تباہ کردینے کا وعدہ کیا تھا، اس حملے میں بارہ سو لوگ مارے گئے تھے اور دو سو چالیس کو اغوا کر کے غزہ لے جایا گیا تھا، اسرائیلی افواج نے اپنی کوئی تین ماہ کی جوابی کارروائی میں غزہ کے بڑے حصے کو کھنڈر بنا دیا ہے (یو این آئی)

جنوبی افریقہ کا اسرائیل کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ کی سماعت اسی ماہ ہوگی

اسرائیلی حکومت کے ایک ترجمان نے جنوبی افریقہ کی جانب سے عائد کیے جانے والے ان الزامات کے خلاف مقدمہ ''کہ وہ غزہ کی پٹی میں حماس کے ساتھ جنگ میں نسل کشی کا مرتکب ہوا ہے'' ہالینڈ کے شہر "دی ہیگ" میں قائم بین الاقوامی عدالت انصاف میں پیش ہوگا، جنوبی افریقہ نے جمعہ کے روز عدالت سے ایک فوری حکم نامے کی درخواست کی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل حماس کے ساتھ جنگ میں 1948 کے نسل کشی کنونشن کے تحت اپنی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے، اسرائیل کے ترجمان ایلون لیوی نے ایک آن لائن بریفنگ میں بتایا کہ اسرائیل کی ریاست جنوبی افریقہ کے خونریزی سے متعلق مضحکہ خیز الزامات کو ختم کرانے کے لیے "دی ہیگ" میں قائم بین الاقوامی عدالت انصاف کے سامنے پیش ہوگی (ایجنسی)

گزشتہ برس ایئر ایمبولینس سے 3 ہزار مریضوں کو منتقل کیا گیا

سعودی وزارت دفاع کے زیر انتظام ایئر ایمبولنس کے ذریعے گزشتہ برس 12 سو پروازوں سے 3 ہزار 200 مریضوں کو منتقلی کی سہولت فراہم کی گئی، اخبار 24 کے مطابق وزارت دفاع نے فضائی ایمبولینس سروس کے حوالے سے مزید کہا ہے کہ 3 ہزار مریضوں کو اندرون مملکت جبکہ 220 کو بیرون مملکت سے ایئر ایمبولینس کی خدمات مہیا کی گئی، جن مریضوں کو فضائی خدمات مہیا کی گئیں ان میں 200 کی حالت انتہائی خطرناک تھی جنہیں ہنگامی بنیادوں پر فوری طبی مداخلت کی ضرورت تھی جبکہ 27 کیسز اعضا کی پیوندکاری اور 4 سیامی بچوں کو فضائی ایمبولینس کی خدمات فراہم کی گئیں، واضح رہے سعودی کابینہ کی جانب سے طبی امداد کی مد میں بہتر سہولتوں کی فراہمی کے قانون کی منظوری دی تھی جس کا مقصد انسانی بنیادوں پر مریضوں کی منتقلی کے لیے بہتر اور تیز رفتار خدمات کے عمل کو یقینی بنانا تھا، وزارت دفاع کے ایئر طبی امدادی یونٹ میں خصوصی ہیلی کاپٹرز اور چھوٹے طیارے شامل ہیں جن میں طبی ضروریات کے مطابق تمام ساز وسامان موجود ہوتا ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورت میں مریض یا زخمی کو درکار طبی امداد فراہم کی جاسکے۔ (اردو نیوز)

تعلیم وروزگار

ڈاٹا انٹری آپریٹر سیکورٹی گارڈ، ڈرائیور اور دفتری ملازم کے کل 144 عہدوں کیلئے فارم 21 جنوری تک

بہار قانون ساز اسمبلی کے تحت سیکورٹی گارڈ (اشتہار نمبر۔ 02/2023) ڈاٹا انٹری آپریٹر (اشتہار نمبر۔ 03/2023)، ڈرائیور (اشتہار نمبر۔ 04/2023) اور دفتری ملازم (اشتہار نمبر-05/2023) کے 144 عہدوں کے لئے درخواست طلب کی ہے، جس میں سیکورٹی گارڈ کے لئے 80، ڈاٹا انٹری آپریٹر کے لئے 40، ڈرائیور کے لئے 9 اور دفتری ملازم میں 15 پوسٹ ہیں۔ دفتری ملازم اور ڈرائیور کے عہدوں کے لئے مرکزی یا ریاستی حکومت کے ذریعہ تسلیم شدہ بورڈ/انسٹی ٹیوشن سے میٹرک یا اس کے مساوی امتحان پاس ہونا ضروری ہے اور سیکوریٹی گارڈ اور ڈاٹا انٹری آپریٹر کے لئے انٹرمیڈیٹ یا اس کے مساوی امتحان پاس ہونا ضروری ہے (ڈی ای او) کے لئے انٹرمیڈیٹ پاس کے ساتھ کمپیوٹر میں D.C.A کا سرٹیفکیٹ اور کمپیوٹر پر فی گھنٹہ 8000 ڈپریشن دباؤ کی رفتار ہونا چاہئے، بہار قانون ساز اسمبلی کے ویب سائٹ www.vidhansabha.bih.nic.in سے تفصیلی جانکاری حاصل کر سکتے ہیں اور آن لائن فارم بھر سکتے ہیں، فارم بھرنے کا عمل 01 رجنوری 2024 سے جاری ہے 21 رجنوری 2024 آخری تاریخ ہے، دفتری ملازم ڈرائیور اور ڈاٹا انٹری آپریٹر کے لئے عمر کی حد کا حساب مورخہ 2023-08-01 کی بنیاد پر کی جائیگی، ان عہدوں پر بحالی کے لئے جنرل امیدواروں کے عمر کی حد 18 سے 37 سال کے درمیان مقرر ہے، EBC / BC مرد وخواتین کے لئے 40 سال اور SC / ST امیدوار کے لئے 42 سال تک مقرر ہے، سیکورٹی گارڈ کے لئے مورخہ 2024-01-01 کی بنیاد پر کی جائیگی، ان عہدوں پر بحالی کے لئے جنرل امیدواروں کے عمر کی حد 18 سے 25 سال کے درمیان مقرر ہے، EBC / BC مرد خواتین کے لئے 27 سال اور SC / ST امیدوار کے لئے 28 سال تک مقرر ہے۔

یوپی میں کانسٹیبل کے 60244 عہدوں کیلئے فارم 16 جنوری تک

اتر پردیش پولیس بھرتی اور پروموشن بورڈ نے مرد وخواتین کانسٹیبل کے کل 60244 عہدوں پر بحالی کے لئے درخواست طلب کیا ہے۔ کسی تسلیم شدہ بورڈ انسٹی ٹیوشن سے میٹرک انٹرمیڈیٹ یا اس کے مساوی امتحان پاس امیدواران عہدوں کے لئے بورڈ کے ویب سائٹ www.uppbpb.gov.in تفصیلی جانکاری حاصل کر سکتے ہیں اور ان لائن فارم بھر سکتے ہیں، فارم بھرنے کا یہ عمل گذشتہ 27 ردسمبر 2023ء سے جاری ہے، جب کہ 16 رجنوری 2024ء آخری تاریخ ہے، عمر کا حساب 2023-07-01 کی بنیاد پر کیا جائے گا، کانسٹبل کے ان عہدوں پر بحالی کیلئے جنرل امیدواروں سے عمر کی حد 18 سے 22 سال اور خواتین کے لئے 25 سال مقرر ہے، امتحان 4 مضامین میں 300 نمبروں کا ہوگا جس میں (1) جنرل نالج (2) جنرل ہندی (3) میتھ اور ذہنی قابلیت (4) ذہنی اہلیت ہے، اس امتحان میں 150 سوالات ہوں گے جس میں سبھی صحیح جواب پر 2 نمبر ملیں گے اور سبھی غلط جواب پر 5.0 نمبر کٹے گا، اس بھرتی کے عمل کے لیے درخواست کی فیس 400 روپے ہے۔

اماراتی شہریوں کو روزگار کی فراہمی کے لیے کمپنیوں اور اداروں پر نئی پابندی

اماراتی وزارت افرادی قوت کی جانب سے اماراتی شہریوں کو روزگار فراہم کرنے کے کابینہ کے فیصلے کے دوسرے مرحلہ پر عمل درامد شروع کردیا، دوسرے مرحلے میں ایسی کمپنیاں اور ادارے جہاں کارکنوں کی تعداد 20 سے 49 ہے وہاں رواں برس 2024 کے دوران کم از کم ایک اماراتی شہری کو روزگار فراہم کرنے کی پابندی عائد کی گئی ہے، امارات الیوم کے مطابق وزارت افرادی قوت کا کہنا ہے ایسی کمپنیاں اور ادارے جہاں کارکن 20 سے زیادہ اور 49 سے کم ہیں ان کی مجموعی تعداد 12 ہزار کے قریب ہے جو 14 شعبوں میں کام کررہی ہیں، کابینہ کے فیصلے میں کہا گیا تھا کہ آئندہ برس 2025 میں ایک اور اماراتی شہری کو روزگار فراہم کرنا ضروری ہوگا جس کا مقصد بے روزگاری پر قابو پانا اور زیادہ سے زیادہ اماراتی شہریوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا ہے، وزارت کا کہنا ہے ٹیلی کمیونیکشن، انشورنس، ریئل اسٹیٹ، فنی، علمی اور اسی قسم کے دیگر شعبے، ایجوکیشن سیکٹر، صحت اور سوشل ورک کے علاوہ تفریح، ہول سیل اور ریٹیل کاروبار، لاجسٹک اور سٹوریج اور دیگر شعبے شامل ہیں، وزارت افرادی قوت کا کہنا ہے کہ قانون کے مطابق جن شعبوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد قانون پر عمل درآمد کریں تاکہ کسی قسم کی مشکل صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑے (یو این آئی)

ایک ہی چھت کے نیچے ہر طرح کی طباعت کفایتی شرح پر دستیاب

مدارس کے اشتہارات اور رسید کی چھپائی کا خصوصی نظم

Raseed | Calender
Pamphlet | Letter Head
Invoice Book | Handbill
Poster | Flex/Banner
Text Book | Notebook
News Paper | Magazine

Azimabad Printers
8434419421
9304022690

Add: Plot No. 905, Vachaspati Colony Road, Near- Kumhrar Gumti, Sandalpur, Patna-06

Scanned with CamScanner

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

ملی سرگرمیاں

جھارکھنڈ میں امارت شرعیہ کی خدمات ہمہ جہت اور وسیع: مولانا شمشاد رحمانی

انتشار سے ملت کو سخت نقصان پھونچتا ھے: مفتی محمد ثناء الھدیٰ قاسمی، امارت شرعیہ کوئی تنظیم نھیں،یہ ایک فکر ھے: مفتی وصی احمدقاسمی

امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ متحد، جھارکھنڈ میں امارت شرعیہ کی خدمات ہمہ جہت اور وسیع ۔جھارکھنڈ امارت شرعیہ الگ نہیں ہوا ہے۔امارت شرعیہ کوئی تنظیم نہیں، یہ ایک فکر ہے۔ چند علمائے کرام کے اقوال کی وجہ سے امارت شرعیہ کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ مذکورہ باتیں حضرت مولانا شمشاد رحمانی قاسمی نائب امیر شریعت بہار اڑیسہ جھارکھنڈ، مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ، بہار اڑیسہ جھارکھنڈ، مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پٹنہ، مفتی محمد سہیل اختر قاسمی نائب قاضی مرکزی دارالقضاء امارت شرعی پٹن، مفتی محمد انور قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء رانچی نے مشترکہ طور پر کہی۔ وہ آج 2 جنوری 2024 کو کربلا ٹینک روڈ پر واقع دفتر امارت شرعیہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ امارت شرعیہ 1921 عیسوی میں بنائی گیء۔ جس کے کل 87 دفاتر ہیں، جس میں جھارکھنڈ کے 24 میں سے 16 اضلاع میں امارت شرعیہ کے دفاتر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس پریس کانفرنس کا انعقاد معاشرے میں پھیلائی جانے والی بدگمانی کو دور کرنے کے مقصد سے کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ سرسامڑ مارانچی کے اجلاس میں امارت شرعیہ کو غلط طریقے سے الگ کرنے کا معاملہ سامنے آیا۔ جبکہ اسی اجلاس کے کنوینر نے اس فیصلے کو یکسر مسترد کردیا۔امارت شرعیہ کوئی الگ نہیں ہوا۔امارت شرعیہ 103 سال سے ملک بھر میں کام کررہی ہے۔ ملک میں جب بھی کوئی آفت آئے، قانون کا مسئلہ ہو یا کوئی اور مسئلہ ہو، امارت شرعیہ کام کرنے کے لیے ہمہ وقت پیش پیش رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جھارکھنڈ، امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ جھارکھنڈ کا حصہ تھا اور رہے گا۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ بہار میں زیادہ اور جھارکھنڈ میں کم خرچ کیا جارہا ہے۔ جھارکھنڈ سے سالانہ آمدنی 76 لاکھ روپے ہے جبکہ امارت شرعیہ نے جھارکھنڈ میں 1 کروڑ 3 لاکھ روپے خرچ کیا ہے۔مزید کہا کہ امارت شرعیہ نے، بہار، اڑیسہ و جھارکھنڈ کو ایک نظر سے دیکھتی ہے۔ پھلواری شریف پٹنہ کے بعد امارت شرعیہ کا دوسرا دفتر جھارکھنڈ بننے سے بہت پہلے 1971 میں رانچی میں قایم ہوا۔ امارت شرعیہ نے جب امارت پبلک اسکول کی تحریک چلائی تو سب سے پہلے رانچی کے اربا اورنگڑی میں اسکول کھولا۔ پھر بعد میں گڈا اور گریڈیہہ میں بھی اسکول قایم ہوئے۔ اس طرح جھارکھنڈ میں چار اسکول چل رہے ہیں۔ بہار میں مسلمانوں کی آبادی 1 کروڑ 76 لاکھ (88%) ہے اور جھارکھنڈ میں مسلمانوں کی آبادی 48 لاکھ (21%) ہے۔آبادی کے لحاظ سے جھارکھنڈ کے کئی علاقوں میں بہار کے مقابلے زیادہ کام ہوا ہے اور تقریباً ہر علاقے میں یکساں کام ہو رہا ہے۔امارت شرعیہ کے کل 11 اسکول ہیں جن میں چار اسکول بہار میں اور چار اسکول جھارکھنڈ میں ہیں۔ جھارکھنڈ میں دارالقضاء کے 16 دفاتر کام کررہے ہیں۔

جھارکھنڈ میں سینکڑوں بیواؤں کو مسلسل ماہانہ وظیفہ دیا جارہا ہے۔اس موقع پر مولانا شعیب اختر ثاقبی امام و خطیب مسجد عرفات ڈورنڈا رانچی، مولانا قاری انصار اللہ قاسمی امام و خطیب مدینہ مسجد ہند پڑھی، مولانا اکرام الحق عینی خطیب مسجد حمزہ رانچی، مدرسہ حسینیہ کڈرو رانچی کے قدیم استاذ اور حواری مسجد کے خطیب مفتی قمر عالم قاسمی، مولانا عبدالقیوم قاسمی دارالعلوم قاسمیہ بلسوکرا،م رانچی، حافظ تجمل حسین ناظم مدرسہ مدینۃ العلوم بیجو پاڑا رانچی، حافظ عبدالعزیز پنڈری، مفتی ابو داؤد قاسمی، مولانا نورالاسلام دھنباد سمیت پریس کانفرس میں موجود تھے۔ سبھی نے کہا کہ امارت شرعیہ بہار اڑیسہ جھارکھنڈ ایک ہے اور ہم ساتھ ہیں۔

امارت شرعیہ : ملت کا قیمتی اثاثہ ھے

☆**علمائے جھارکھنڈ کو دوسری امارت بنانے کا حق نھیں: شاھنواز احمد خان،** سابق ڈپٹی لیبر کمشنر ہزاری باغ و رکن شوریٰ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ نے ایک پریس بیان جاری کر کہا ہے کہ پورے برصغیر کے اہل علم جانتے ہیں کہ پہلی جنگ عظیم میں خلافت عثمانیہ کی جبریہ پسپائی کے تناظر میں علمائے کبار کی موجودگی میں امارت شرعیہ کا خاکہ تیار ہوا تھا۔ اس کے سرخیل ابوالمحاسن محمد سجاد 1920 سے تا ایں دم مسلمانوں کی کسی جماعت نے امارت شرعیہ کی کارکردگی اور خدمت دینی پر انگشت نمائی کی جرات نہیں کی۔ آج امارت شرعیہ کے خدمات حسنہ کی دھوم کسی سرحد کی محتاج نہیں۔ میں بذات خود 1980 سے اپنی کھلی وابستگی امارت سے رکھتا آیا ہوں۔امیر شریعت سابق سید محمد ولی رحمانی کے انتقال کے بعد اچانک جو خلاء پیدا ہو گیا تھا اسے تمام ارباب حل وعقد نے سوجھ بوجھ کا مظاہرہ کرتے ہوئے سید احمد ولی فیصل رحمانی کو اس عہدہ کیلئے منتخب کیا۔ جس وقت امارت قائم ہوئی تھی !اس وقت صرف بہار تھا۔ بعد میں اڈیشہ اور جھارکھنڈ دو الگ الگ صوبے بنے اور امارت شرعیہ کے حدود میں لازماً دونوں صوبے داخل ہوگئے۔ تینوں صوبوں میں امت مسلمہ کے مسائل سے امارت ہمیشہ روبرو ہوتی رہی ہے۔ (تلخیص)

☆ **حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی... نعمت خداوندی؛ جناب محمد رفیع مظفرپور:** حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کے امیر شریعت منتخب ہونے کے قبل میں ان سے بالکل ناواقف تھا اور ان کو امیر شریعت بنائے جانے کا میں زبردست مخالفت کررہا تھا لیکن لال گنج ویشالی میں دارالقضاء کے قیام کے موقع پر خادم امارت شرعیہ صبغت رحمانی کے ذریعہ میری ان سے پہلی ملاقات ناشتہ پر ہوئی تو میں ان کے اخلاق و کردار، ایثار و قربانی کے جزبہ اور خندہ پیشانی کو دیکھ کر ان کا گرویدہ ہو گیا اور میرا دل باغ باغ ہو گیا کہ ملک میں جس طریقے سے نئے نئے چالینجیز ہیں ایسے میں روایتی امیر شریعت نہیں بلکہ عصری و دینی تعلیمات سے لیس و بزرگان دین کے گھرانے میں تربیت یافتہ امیر شریعت ہی لازمی طور پر ہونا چاہئے۔ موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی میں ہر وہ خصلتیں ہیں جس پر پورا اعتماد کیا جاسکتا ہے کہ اس دور جدید میں وہ قوم وملت کی بہترین رہنمائی کی ذمہ داریوں کو انجام دے سکتے ہیں۔

☆ **ایک ھو جائیں تو بن سکتے ھیں خورشید میں؛محمد مشتاق علی فھمی رکن امارت شرعیہ بھار واڑ ایشہ و جھارکھنڈ:** یہ خدائی اعلان ہے کہ اگر اختلاف کروگے تو تمہاری بنیادیں ہلادیں جائیں گی، سرخ روئی کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا، سربلندی کبھی مقدر نہیں ہو سکے گی۔ حضرت مولانا ابوالمحاسن سجاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت کے دست فیاض نے دل دردمند، فکر ارجمند، اور بلند نگاہ تینوں سے سرفراز فرمایا تھا، وہ منتشر امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتے تھے، امارت شرعیہ کے قیام کا مقصد دین و شریعت کی روشنی میں امت کی اجتماعی رہبری و رہنمائی تھی اور انہوں نے خدائی تائید سے امارت شرعیہ بہار واڈیشہ و جھارکھنڈ کی شکل میں تجدیدی کارنامہ انجام دیا، اب اس کی بقاء و تحفظ کی ذمہ داری علماء امت و دانشوران قوم کے سر جاتی ہے، کہ وہ مشن سجاد کو کس قدر تقویت و استحکام بخشتے ہیں یا اختلاف و انتشار پیدا کر کے بانی کی روح کو تڑپاتے اور امت کو مزید فتنوں سے دوچار کرتے ہیں۔ مرکزی امارت شرعیہ بہار واڈیشہ و جھارکھنڈ کی اجتماعیت کو مسخ کرنے کی یہ ناپاک کوشش قابل افسوس و مذمت ہے، ہم سب اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور موجودہ امیر شریعت مدظلہ العالی کی قیادت و رہنمائی پر فخر کرتے ہیں اور ساتھ میں تمام علماء کرام اور دانشوران قوم سے گزارش کرتے ہیں کہ سب مل کر اس فتنے کا قلع قمع کریں اور امت کو منتشر ہونے سے بچالیں۔

☆ **خودساختہ امیر شریعت جھارکھنڈ کو علماء و ائمہ سبق سکھائیں؛ مولانا محفوظ الرحمن فاروق رحمانی:** ہر دور میں بڑے بڑے فتین پیدا ہوئے ریا اور جھوٹے دعوے کرتے رہے ہیں۔علم و تقویٰ کی نمائش کرنے والے اور بناوٹی نقلی بابا و پیر جیسے امت میں فتنہ مچا رہے ہیں اسی طریقہ پر خود ساختہ امیر شریعت مفتی نذر توحید ہیں جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے، ہم تو دشمن کو بھی پاکیزہ سزا دیتے ہیں ☆☆ ہاتھ اٹھاتے نہیں نظروں سے گرادیتے ہیں۔

☆**امارت شرعیہ کے خلاف سازش ملت کے انتشار کی شرمناک کوشش؛جناب ایش ایم شرف:** مولانا سجاد میموریل ٹرسٹ کے سکریٹری اور معروف سماجی کارکن جناب ایس ایم شرف نے امارت شرعیہ بہار جھارکھنڈ اور اڈیشہ میں تقسیم و انتشار کی کوششوں کی انتہائی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ عمل سماج دشمن اور ملت کے دشمن عناصر کی شہہ پر ہو رہا ہے جس کا در پردہ مقصد کچھ اور ہے۔

اشتہارات کے لئے رابطہ کریں

ہفتہ وار نقیب امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کا ترجمان ہے جو تقریباً سو سالوں سے مسلسل شائع ہو رہا ہے، اللہ کا فضل و کرم ہے کہ ملک و بیرون ملک میں قارئین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، اس کی عمدہ طباعت، معیاری مضامین اور دیگر خصوصیات کی وجہ سے لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لے رہے ہیں، ادارہ قارئین نقیب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے **مدارس، اسکول، کالج، ھاسپیٹل اور دکان وغیرہ کے لئے رعایتی قیمت پر غیر تصویری اشتھارات** (Advertisements) دے کر اپنے ادارہ اور کاروبار کو فروغ دے سکتے ہیں، نیز ادارہ نقیب کے اعزازی ممبران سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ نقیب کی اشاعت میں مالی مدد کریں، ضروری معلومات کے لیے رابطہ کریں: 9576507798 (منیجر نقیب)

Scanned with CamScanner

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ عہد حاضر کے علماء ومشائخ اور دانشوروں کی نظر میں

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ ہر طبقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں کا مشترک ادارہ ہے جس کا مقصد بنیادی عقیدہ کی وحدت پر مسلمانوں کی شرعی تنظیم ہے جس کی ہدایت کتاب وسنت سے ملتی ہے، اس کے نزدیک امت کا افتراق اور انتشار ایک عظیم گناہ ہے، یہی وجہ ہے کہ امارت شرعیہ نے مسلک ومشرب، عصبیت اور عقائد کے فروعی اختلاف سے ہمیشہ اپنا دامن بچائے رکھا کیونکہ یہ ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں نہایت قوی عامل کی حیثیت رکھتے ہیں، اس لئے وحدت واجتماعیت کے اصولوں پر امارت شرعیہ کاربند ہے اور ترقی واستحکام کی راہ پر گامزن ہے، ستم ظریفی کہئے کہ چند دنوں قبل فکر امارت کو کمزور کرنے اور ملت کے اندر انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی گئی چنانچہ ملک وملت کے علماء وقائدین نے مسلمانوں سے کسی سیاسی سازش کا شکار ہوئے بغیر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی موجودہ قیادت پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے جماعتی زندگی گزارنے کی تلقین فرمائی۔ ذیل کی سطروں میں انہیں اکابر علماء ومشائخ اور دانشوروں کی آراء افادہ عام کے لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ ملت کے ہر فرد کا امارت شرعیہ سے مضبوط رشتہ وتعلق قائم رہے۔ وباللہ التوفیق

☆ **مسلمان اپنی وحدت کو قائم رکھیں؛ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ:** مسلمانوں کسی بھی صورت میں تفرقہ پیدا نہ کریں مل جل کر امت کے کارواں کو آگے بڑھائیں، الگ سے امارت قائم کرنے کے بجائے جو لوگ تعلیم، سماجی خدمت اور اصلاحی میدان میں کوئی کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں تو وہ اپنے طور پر انفرادی یا تنظیمی شکل میں اس کو انجام دیں، اس کے لئے الگ سے امارت قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، موجودہ حالات میں جب کہ مسلمانوں کو سب سے زیادہ اتحاد واتفاق کی اور اختلاف وانتشار سے بچنے کی ضرورت ہے، ہمیں ایسی باتوں سے ضرور بچنا چاہئے؛ ورنہ یہ بڑی بدبختی کی بات ہوگی، اللہ تعالیٰ ہمیں اختلاف وانتشار سے محفوظ رکھے۔ (تلخیص)

☆ **امارت شرعیہ کو مضبوط کریں؛ مولانا محمد فضل الرحیم مجددی:** جھارکھنڈ سے ایک تکلیف دہ خبر موصول ہوئی کہ امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کو کمزور کرنے اور مسلمانوں میں انتشار واضطراب پیدا کرنے کی ایک ناکام اور نازیبا کوشش کی گئی۔ حالاں کہ اسی مجلس میں ذمہ داران علماء نے اس نازیبا کوشش سے برأت کا اظہار کر کے ملت کو متحد رکھنے کا مضبوط پیغام بھی دے دیا ہے۔ الحمدللہ امارت شرعیہ مسلمانوں کا ایک متحدہ پلیٹ فارم ہے جس نے ہر نازک حالات میں مسلمانوں اور ملک وملت کی اجتماعیت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اس کے علاوہ مسلم پرسنل لابورڈ کے قیام اور اس کی ترویج وترقی میں امارت شرعیہ اور اُس کے ذمہ داروں کا روز اول سے مضبوط تعلق رہا ہے، جس کی وجہ سے امارت شرعیہ اور مسلم پرسنل لابورڈ کا رشتہ باہمی طور پر بہت مضبوط ومستحکم رہا۔ موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ العالی کی قیادت میں امارت شرعیہ بہت ہی مضبوطی سے کام کر رہا ہے۔ امیر شریعت محترم چوں کہ مسلم پرسنل لابورڈ کے سکریٹری بھی ہیں اور مسلم پرسنل لابورڈ کے کاموں کو آگے بڑھانے اور اُس کو مضبوط ومستحکم کرنے میں کوشاں ہیں۔ بالخصوص حالیہ دنوں میں یونیفارم سول کوڈ کے تعلق سے جس طرح حضرت امیر شریعت کی قیادت میں امارت شرعیہ نے مسلم پرسنل لابورڈ کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر کام کیا ہے اور اعلیٰ عہدیداروں تک مضبوط آواز پہنچائی ہے وہ بلاشبہ قابل تعریف اور لائق تحسین ہے۔ اب جب کہ اس اتحاد اور باہمی روابط کو اور مضبوط کرنے کا وقت ہے تو ایسے نازک موقعہ پر حضرت امیر شریعت یا امارت شرعیہ کے خلاف اس طرح کی شرارت نہ صرف یہ کہ امارت شرعیہ کے متحدہ پلیٹ فارم کو کمزور کرنے کی ناکام کوشش ہے بلکہ براہ راست مسلم پرسنل لابورڈ کی مضبوط اجتماعیت پر بھی ضرب لگانے کی نازیبا حرکت ہے۔ ایسی کسی بھی فتنہ پروری کی میں سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور جھارکھنڈ کے مؤقر اور ذمہ دار علماء کرام سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس طرح کی کوششوں کی بھرپور حوصلہ شکنی کریں جس سے مسلمانوں کی اجتماعیت کو نقصان پہنچنے کا کسی بھی درجہ میں اندیشہ ہو۔

الحمدللہ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال سے میرا قلبی لگاؤ اور مضبوط رشتہ ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ رہے گا۔ میں امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کو توڑنے کی ہر کوشش کو مضبوطی کے ساتھ مسترد کرتا ہوں اور شریعت کے خلاف عمل سمجھتا ہوں۔

☆ **امارت شرعیہ کے اتحاد امت کے پیغام کو جھارکھنڈ میں مسخ کرنے کی ناکام کوشش؛ مولانا صغیر احمد رشادی امیر شریعت کرناٹک:** امارت شرعیہ کرناٹک کا تعلق امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال سے بڑا گہرا اور مضبوط رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا ان شاء اللہ۔ احقر بحیثیت امیر شریعت (امارت شرعیہ کرناٹک) امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کو کمزور کرنے کی ہر ناپاک سازش کی پوری مضبوطی کے ساتھ تردید اور مذمت کرتا ہے اور اسے غیر شرعی عمل سمجھتا ہے اسلئے خود ساختہ امیر شریعت کو چاہئے کہ اپنے دعویٰ سے رجوع کریں اور وہاں کی امت مسلمہ کو اس کی وجہ سے جو پریشانی لاحق ہوئی ہے اس پر توبہ کریں۔

☆ **جھارکھنڈ کے مسلمان کسی سازش کے شکار نہ ہوں؛ مولانا یوسف علی امیر شریعت، شمال مشرقی ہند بدر پور، آسام:** میں اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ ملک کا ایک قدیم اور قابل اعتماد ادارہ ہے، جس کو آج سے سو سال قبل مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ نے مسلمانوں کی شیرازہ بندی اور شرعی زندگی گزارنے کے لئے ایک امیر کے ماتحت متحد ومنظّم رہنے اور قانون شریعت پر عمل کرنے کے لئے قائم کیا اور اس کے لئے شرعی اصول وضوابط کتاب وسنت کی روشنی میں منضبط کئے ہیں، اللہ کے فضل وکرم سے یہ ادارہ مدت قیام سے اب تک ایک امیر شریعت کی قیادت میں منزل بہ منزل ترقی کی شاہ راہ پر گامزن ہے، ساتویں امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ کے وصال کے بعد بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی مجلس ارباب حل وعقد نے ۸ ویں امیر شریعت کی حیثیت سے حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی کو منتخب کیا، حضرت امیر شریعت کے دوسالہ عہد امارت میں امارت شرعیہ کے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی ہوئی ہے، لہٰذا مسلمانوں کو کسی سیاسی سازش اور فتنہ کا شکار ہوئے بغیر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ سے وابستہ رہنا وقت کا تقاضا اور اسلام کی تعلیم ہے، تمام مسلمان تنظیم واتحاد کے ساتھ زندگی گزاریں، کیونکہ طاقت وقوت کا اصل سرچشمہ اسلام کی بتائی ہوئی جماعتی زندگی میں پوشیدہ ہے، اس لئے حضرت امیر شریعت مدظلہ کی قیادت ورہنمائی میں نظام شرعی کے قیام اور تحفظ مسلمین کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں اور کسی اختلاف وانتشار پیدا کرنے والوں کی سازش کا شکار نہ ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعتی زندگی گزارنے میں ہی ہوتی ہے، اس لئے علماء، ائمہ ودانشوران حضرات سے گزارش ہے کہ اس فتنہ کو مضبوطی سے دفع کریں۔

☆ **امارت شرعیہ بہار، جھارکھنڈ اڈیشہ و مغربی بنگال کے خلاف فتنہ انگیزی انتہائی قابل مذمت حرکت ہے:** جناب سید سعادت اللہ حسینی امیر جماعت اسلامی ہند: یہ جان کر افسوس ہوا کہ امارت شرعیہ جیسے معروف ومعتبر دینی ادارے کا نام استعمال کرتے ہوئے جھارکھنڈ کے ایک صاحب نے الگ دھڑا بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ بلاشبہ ایک مذموم حرکت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ادارہ اس طرح کے فتنوں کے اثرات سے محفوظ ومامون رہے گا۔ امارت شرعیہ کے دستور کے مطابق باضابطہ امیر شریعت کا انتخاب ہوتا رہا ہے۔ امارت شرعیہ کے موجودہ امیر شریعت کی حیثیت سے محترم فیصل رحمانی مدظلہ العالی کے ساتھ میری جو ملاقات وگفتگو رہی ہے اس کی بناء مجھے یقین ہے کہ وہ اس طرح کی سطحی حرکتوں سے کوئی اثر نہیں لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید سے حسب معمول وہ اس ادارہ کو اس کی دینی روایات کیساتھ ترقی دینے کی کوششوں میں کامیاب ہوتے رہیں گے۔

امارت شرعیہ اپنے قیام سے آج تک مسلمانوں کی شرعی، دینی وملی ضروریات کو جس طرح منظّم انداز میں انجام دیتی رہی ہے، وہ لائق تحسین ہے۔ امارت شرعیہ سے وابستہ جید علمائے کرام اور قضاۃ نے مسلمانوں کے عائلی معاملات و تنازعات کے حل کے لئے دارالقضاء کا مستحکم نظم قائم کیا ہے۔ جس نے ملت کے اندر شرعی طریقے سے اپنے معاملات کو حل کرنے میں بڑی سہولت مہیا کی ہے۔ اس کے نظم میں خلل ڈالنے کی کوئی بھی کوشش قابل مذمت ہے۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ ملت، علمائے کرام اور دانشوروں نے اس حرکت سے اپنی بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ اس وقت جب کہ ملت اسلامیہ ہند اپنی تاریخ کے نہایت نازک دور سے گزر رہی ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ملت اسلامیہ میں زیادہ سے زیادہ اتحاد کی فضا کو پروان چڑھایا جائے اور ملی اداروں کے استحکام پر توجہ دی جائے۔ تقسیم وانتشار کی ہر کوشش کو ملت کو پوری قوت سے رد کرنا چاہئے۔ میں جماعت اسلامی ہند کی طرف سے اس فتنہ انگیزی کے خلاف امیر شریعت محترم فیصل رحمانی اور امارت شرعیہ کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہوں اور ملت کے تمام طبقات سے یہی امید رکھتا ہوں کہ وہ اس طرح کے فتنوں کی ہر سطح پر مذمت کریں گے۔

☆ **امارت شرعیہ بہار، جھارکھنڈ، اڈیشہ و مغربی بنگال امت کا ایک قیمتی اثاثہ ہے؛ مولانا بلال عبد الحی حسنی ندوی ناظم ندوة العلماء لکھنؤ:** مجلس علمائے جھارکھنڈ کے اجلاس میں جو ناخوشگوار واقعہ پیش آیا، وہ بڑا قابل افسوس ومذمت ہے، امارت شرعیہ بہار، جھارکھنڈ، اڈیشہ اور مغربی بنگال ملت کا ایک قدیم اجتماعی ادارہ ہے اور ملت کا شعارِ وحدت واجتماعیت ہے، اس وحدت کو منتشر کرنے کا کوئی بھی عمل اچھا نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ ندوة العلماء کا امارت شرعیہ بہار، جھارکھنڈ، اڈیشہ ومغربی بنگال سے گہرا اور مضبوط تعلق ہے کہ وہ امت کا ایک قیمتی اثاثہ ہے اور امت کی ترقی ورہنمائی میں اس کی بڑی خدمات ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کی اجتماعیت کی حفاظت فرمائے اور انتشار کی جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کو دور فرمائے اور لوگوں کو سمجھ دے کہ وہ اپنے فروعی وعلاقائی اختلافات سے نکل کر ملت کے وسیع تر اجتماعی مفاد کو ترجیح دیں اور امت کے شیرازے کی حفاظت فرمائیں، امت کا تحفظ اور ترقی آپسی اتحاد واجتماعیت میں ہے۔

☆ **امارت شرعیہ میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش افسوس ناک۔ مولانا محمود احمد خاں دریا بادی:** امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ سو سال سے ملت اسلامیہ ہند کا ایک متفقہ ادارہ ہے، اس کی ہمہ جہتی خدمات ہیں، یہ امانت اکابر امت سے نئی نسل تک پہونچی ہے، اس کی حصانت وحفاظت کی ذمہ داری ہم سب پر ہے ..... زمانے کے تمام سرد وگرم کا مقابلہ کرتے ہوئے اب تک یہ ادارہ پورے اتحاد واتفاق کے ساتھ ملت کے لئے اپنی بیش بہا خدمات فراہم کر رہا ہے،...... اطلاعات کے مطابق پچھلے دنوں اس میں اختلاف وانتشار پیدا کرنے کی کوشش ہوئی ہے، جو بحمد اللہ ناکام بھی ہوگئی۔

احقر کی یہ تمنا ہے اور یہ ناچیز تمام مسلمانوں سے یہ اپیل بھی کرتا ہے نیز کارساز مطلق کی بارگاہ میں دعا بھی کرتا ہے کہ قوم کے اس مقدس ادارے کا تقدس برقرار رہے، آج کل ویسے بھی ملت اسلامیہ ہند بہت نازک لمحات سے گزر رہی ہے، اس لئے ہم سب کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کر کے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ ادارہ حسب سابق کامل اتحاد ویکجہتی کے ساتھ ملت کے لئے بیش قیمت خدمات انجام دیتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلائے اور ہر قسم کے شرور وفتن سے اپنی امان میں رکھے۔

☆ **امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ اور جھارکھنڈ کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت۔ مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی:** ملت اسلامیہ ہند یہ اپنے تاریخ کے نازک دور سے گزر رہی ہے، مسلمانان ہند طرح طرح کے خطرات، آزمائشوں اور سازشوں کے گھیرے میں ہیں، ایسے وقت

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ عہد حاضر کے علماء ومشائخ اور دانشوروں کی نظر میں

میں مسلمانوں کا آپسی اتحاد نہایت ضروری ہے اور ہمارے اکابر واسلاف نے جن جماعتوں اور اداروں کو خون جگر سے سینچا ہے ان کی شیرازہ بندی، حفاظت اور استحکام بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اتحاد اور اجتماعیت سے بہت سارے مسائل حل ہوتے ہیں، امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ ہمارے اکابر اور بزرگوں کا سینچا ہوا باغ ہے اور اس عظیم ادارے کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد نوراللہ مرقدہ نے جس خلوص وللّٰہیت اور دینی جذبے سے اس ادارے کو قائم فرمایا تھا اس کی برکت ہے کہ یہ ادارہ اپنی زندگی کے سو سال پورے کر چکا ہے اور اب بھی اس کی خدمات کا سلسلہ جاری اور دائرہ وسیع ہے۔ امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ آٹھویں امیر شریعت کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے ہیں، اس خبر سے رنج ہوا کہ جھارکھنڈ کی امارت کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے، امارت کے قیام کا مقصد ہی اجتماعیت قائم کرنا ہے، ایسے میں انفرادیت اور علیحدگی کی وجہ سے مقصد فوت ہو جائے گا۔ ضرورت ہے کہ امارت شرعیہ بہار اڈیشہ جھارکھنڈ کو متحد رکھا جائے اور مل جل کر اس کے کاموں کو آگے بڑھایا جائے۔ جھارکھنڈ کے ارباب دین ودانش کو اس سلسلے میں پیش رفت کرنی چاہیے اور اتحاد کو اولیت دینی چاہیے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

☆ **امارت شرعیہ کا وجود اتنا کمزور نہیں؛ مفتی محمد نوشاد نوری القاسمی** (استاذ عربی ادب ومفتی دارالعلوم وقف دیوبند): پچھلے کچھ دنوں سے، ایک احمقانہ عمل نے، امت میں تشویش پیدا کر دی ہے، جھارکھنڈ کے ایک جلسے میں جو دینی، اصلاحی اور تعلیمی موضوعات پر منعقد ہوا تھا، کچھ لوگوں کو "طوطا اُڑ"، "مینا اُڑ" کھیلنے کی سوجھی اور انہوں نے موقع کو غنیمت جان کر اور لوگوں کی غفلت کو بھانپ کر، کھیل میں رنگ بھرنے کی غرض سے، "امارت شرعیہ اُڑ" کہہ دیا اور یہ سوچا کہ یہ کہتے ہی لوگ امارت شرعیہ کو اُڑا دیں گے؛ مگر وائے رے خود فریبی کہ ایسا نہیں ہوا، امت مسلمہ غفلت میں ہے، یہ بات تو معروف ہے، مگر اتنی بھی غافل نہیں کہ ہر بوالہوس کے جال میں پھنس جائے، اجتماعی ضمیر میں زندگی کی ابھی بہت سی لہریں ہیں جن سے امت کا وجود الحمدللہ اپنے ملی تشخص اور امتیاز کے ساتھ باقی ہے، اسی لیے اسی پروگرام میں کھیلنے والوں کو مات دے دی گئی، منتظمین اجلاس نے بروقت برائت کا اظہار کیا اور بروقت فتنے کا گلا گھونٹ دیا، اس طرح سے کہنا چاہیئے کہ سازشی حضرات کے طوطے اڑ گئے، یہاں پر جھارکھنڈ کی باشعور عوام اور ملی حمیت اور عالمانہ وقار سے لبریز علمائے جھارکھنڈ کے موقف کی تعریف ہونی چاہیے، جنہوں نے فتنہ کو بروقت بھانپا اور زبان وقلم سے اپنی اجتماعیت اور ملی قیادت پر اعتماد کا ثبوت فراہم کیا۔ اس موقع پر چند باتوں کا تذکرہ میں ضروری سمجھتا ہوں:

(1) تنظیموں اور اداروں میں اختلافات ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ بڑے سنگین نتائج تک پہونچا دیتے ہیں؛ مگر عام طور سے اس کی کچھ ظاہری وجوہات ہوتی ہیں، یہاں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے، نہ ظاہرًا اور نہ ہی باطنًا، اس لیے کہ موجودہ امیر شریعت دامت برکاتہم نے امارت کے تنظیمی ڈھانچہ میں کوئی ایسی تبدیلی ہی نہیں کی، جس سے کسی صوبے یا علاقے کے افراد کو اعتراض کا موقع ملے، حضرت امیر شریعت سابعؒ کے زمانے میں جو نائب امیر شریعت اور قائم مقام ناظم امارت شرعیہ تھے، تا حال وہ اپنے انہیں عہدوں پر ہیں، یہی حال دیگر ذمہ داریوں کا بھی ہے، اس سلسلے میں موجودہ امیر شریعت کی احتیاط حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے، وہ تنظیمی ڈھانچے کو بعینہ باقی رکھ کر کام کرنا چاہتے ہیں، تا کہ کسی قسم کا خلفشار نہ ہو، ہاں اگر ایسا ہوتا کہ کسی صوبے یا علاقے کے صاحب منصب فرد یا افراد کو عہدے سے ہٹا دیا جاتا تو اختلاف اور اعتراض کی کوئی وجہ تھی؛ مگر یہاں تو سرے سے اس طرح کی کوئی بات ہی نہیں۔

(2) تنظیمی ڈھانچے کے علاوہ، ایمانداری کے ساتھ ان کاموں کو دیکھا جائے، جو صوبہ جھارکھنڈ میں امارت شرعیہ کے پلیٹ فارم سے انجام دیے گئے ہیں، تو اس سے بالیقیں ہر منصف آدمی کو اندازہ ہوگا کہ جھارکھنڈ میں امارت کا مضبوط کام بھی ہے اور کام کے لئے حوصلہ مند اور مخلص افراد بھی ہیں، اس وقت جھارکھنڈ میں 17 دارالقضاء قائم ہیں، جن میں کام کرنے والے افراد کو باضابطہ امارت سے تنخواہیں ملتی ہیں، امارت کے کل گیارہ اسکولوں میں سے چار اسکول جھارکھنڈ میں ہیں، پچھلے دو سالوں میں ہی پانچ اسکول قائم کیے گئے ہیں، جن میں سے دو جھارکھنڈ میں قائم کیے گئے۔

(3) انسان کے جوہر کو پرکھنے کا اصل وقت، آزمائش اور فتنہ کا وقت ہی ہوتا ہے، کتنے لوگ بظاہر انتہائی باوقار اور سنجیدہ معلوم ہوتے ہیں؛ لیکن ذرا ان کی رائے سے اختلاف ہوا، یا کوئی مشکل گھڑی آئی تو آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور ملت کے اجتماعی مفادات کو بڑی بے دردی سے، ذاتی مفادات کی چوکھٹ پر قربان کر دیتے ہیں، اس وقت بھی اس کے کچھ نمونے مل جائیں گے، جب کہ یہی وقت تھا کہ وہ اپنی عالمانہ ذمہ داری بھی ادا کرتے اور ملی ذمہ داریوں کا بھی ثبوت فراہم کرتے۔

(4) ملی تنظیموں میں امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا یہ امتیاز رہا ہے کہ ان کے اکابر نے امارت کے اصول وضوابط نیز امارت کے دائرہ کار کی ایسی عمدہ، معقول اور عملی شکل بنائی ہے کہ کسی بوالہوس کے لیے اس پر شبخوں مارنا آسان نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ امارت شرعیہ عوام کے دلوں میں رہتی ہے، جو وابستگی ان تین صوبوں کی عوام کو امارت شرعیہ سے ہے، اس کی نظیر وطن عزیز میں نایاب ہے، یہ عوامی اعتماد امارت کی روح ہے اور یہ اخلاص وجاں نثاری اور ملی کاز کیلیے ہمہ وقت تازہ دم رہنے کی برکت ہے، جو اکابرین امارت کا امتیاز بھی رہا اور امارت کا ملی ورثہ بھی، ایسے میں اللہ تبارک وتعالے کی ذات سے قوی امید ہے کہ سازش کے دریا کے غوطہ زن حضرات بھی اور ساحل کے تماشائی بھی، کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے ان شاءاللہ، ہاں اپنی رسوائی کے کچھ اسباب ضرور مہیا کرا دیں گے۔

(5) کیا اہل علم کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ "ہماری نمائندگی"، "ہمارے لوگ"، "ہمارا علاقہ" اور اس طرح کی تعبیرات کا سِرا، اس مذموم تعصب سے ملتا ہے، جس کی بیخ کنی اسلام کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک ہے، اگر "ہم" اور "ہمارا" کے نعرے، اداروں اور تنظیموں کا حصہ بن جائیں تو نہ کوئی ادارہ چل سکتا ہے اور نہ ہی کوئی تنظیم باقی رہ سکتی ہے، اس لیے امت کے اجتماعی مفاد میں ہمیں تعصب کی ڈفلی بجانے سے گریز کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ امارت شرعیہ کو شرور وفتن سے محفوظ رکھے اور اسے مزید استحکام اور ترقیات عطا فرمائے آمین۔

☆ **امارت شرعیہ: تیری الفت میں صنم دل نے بہت درد سہے؛ مولانا عین الحق امینی قاسمی** سو برس سے زائد اس طویل عرصے میں ملت اسلامیہ کی محبت، فکری وعملی اتحاد کی بحالی اور شرعی، فلاحی تعلیمی، اصلاحی اور تحفظ مسلمین کی غرض سے اکابرین امارت شرعیہ نے جو درد ہیں، وہ تاریخ کا تلخ حصہ ہے، اکابرین امارت شرعیہ نے بالخصوص بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ میں بسنے والے مسلمانوں کے مفاد میں جو کوششیں کی ہیں، اہل نظر ان کوششوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے، تب سے آج تک ہر دور میں امارت شرعیہ سے وابستہ اکابرین کی روشن خدمات ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ "بجلی گرے کسی پر تڑپتے ہیں ہم امیر" والی صورت حال سے ہمیشہ امارت شرعیہ دوچار رہی ہے، جب بھی اور کہیں بھی مسلمانوں پر کوئی داخلی یا خارجی پریشانیاں آئیں، امارت شرعیہ نے بلا تامل اس کا نوٹس لیا، مدد کا ہاتھ بڑھایا، مصائب کا تدارک کیا، ضرورت پڑی تو حکومت وقت سے لوہا لینے کا کام کیا، مگر "اپنے ہی گراتے ہیں نشیمن پر بجلیاں" جیسی راہوں سے امارت شرعیہ دوچار بھی رہی ہے لیکن امارت نے ہمیشہ طفلانہ حرکتوں کا استقبال کیا ہے، خندہ پیشانی سے اس کا عملی جواب دیا ہے، اس نے تحمل وبردباری اور حکمت عملی کی صفتوں سے امارت شرعیہ کو بچانے اور آگے بڑھانے کی تاریخ رقم کی ہے۔ امارت شرعیہ ایک زندہ تحریک ہے، امارت شرعیہ کسی درودیوار کا نام نہیں، بلکہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ہر فرد جو اجتماعیت پر یقین رکھتا ہے کلمہ واحدہ کی بنیاد پر فطری عملی اتحاد کے لئے ذاتی مفاد کو قربان کرنے کا دل رکھتا ہے اور مسلمانوں کے مسائل سے دلچسپی لے کر دکھ درد میں رکھتا ہے اور جو مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد کا فکری وتحریکی وارث وامین خود کو سمجھتا ہے وہ سب کے سب اپنی ذات میں امارت ہیں۔ امارت کی تاریخ کا یہ مضبوط حصہ ہے کہ جب جب اس کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی ہے، امارت پہلے سے زیادہ مضبوط بن کر ملت کی ناخدائی کرنے کا کام کیا ہے۔ ہمارے سامنے تاریخ کی شکل میں امارت شرعیہ کے قیام کا وہ دور بھی ہے جب مولانا محمد سجاد ملکی سطح پر امارت کے نظام عالی کو پھیلانا چاہتے تھے، مگر سخت رکاوٹیں آئیں، بہار میں جب امارت شرعیہ قائم ہوئی تب بھی امارت کے وجود پر رکیک حملے ہوئے، بلکہ امیر شریعت اول سے سابع وثامن تک میں کچھ لوگ ہمیشہ رہے ہیں، جنہیں امارت شرعیہ کے نظام میں کبھی داخلی اور کبھی خارجی سطح پر سینہ مارنے کی لگی رہی ہے، مگر اللہ کا کرم ہے کہ امارت شرعیہ کے اکابرین نے ہمیشہ ہر دور میں دوراندیشی سے کام لیا ہے اور فکر وبصیرت سے امارت کے نظام کو مستحکم رکھنے میں اپنے خلوص وایثار کا مظاہرہ کیا ہے۔ آج بھی جب امارت کو متزلزل کرنے کی خبریں چل رہی ہیں، امارت شرعیہ کے اکابرین وملازمین، خدمت گار ورضاکار، حوصلہ مندی اور جرأتوں کے ساتھ امارت شرعیہ کے نظام وانصرام کو فروغ دینے اور امارت کے مقاصد سے ایک ایک فرد کو جوڑنے اور ان کی دینی، علمی، فکری، اصلاحی اور فلاحی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ ان شاءاللہ فکرمندوں اور دردمندوں پر مشتمل یہ ادارہ تا وسعت امکاں پھیلا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہے، ہم سب دعا بھی کریں اور امارت شرعیہ کے نظام کو ہر جہت سے پھیلانے میں ذمہ داران امارت شرعیہ کے معاون بھی بنے رہیں۔ واللہ خیر حافظا وہوارحم الراحمین۔

☆ **مجلس مشاورت بہار امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ کھڑا ہے۔ ڈاکٹر سید ابوذر کمال الدین**: امارت شرعیہ بہار جھارکھنڈ اڈیشہ پورے مشرقی ہند میں مسلمانوں کا سب سے قدیم اور باوقار ادارہ ہے جس پر مسلمانوں کے سواد اعظم کا اتفاق ہے اور وہ تمام ملی معاملات میں اس کی طرف رجوع بھی کرتے ہیں اور رہنمائی بھی چاہتے ہیں۔ بہار میں کسی دوسرے ادارے کو یہ فخر اور اعزاز حاصل نہیں ہے۔ امارت شرعیہ کا قیام اس وقت ہوا جب بہار بطور صوبہ بنگال سے الگ ہوا۔ اس وقت اڈیشہ صوبہ بہار میں شامل تھا۔ جب اڈیشہ بہار سے الگ صوبہ بنا تو امارت کی شوریٰ نے اڈیشہ کو امارت کے شرعی نظم کے تحت حسب سابق قائم رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اسی طرح سال 2000ء میں جھارکھنڈ کو الگ صوبہ بنایا گیا تو اس وقت بھی شوریٰ نے سابقہ نظم کو باقی رکھا۔ یہ فیصلہ امارت شرعیہ کی مرکزی نظم اور اس کی شوریٰ ہی لے سکتی ہے کہ جھارکھنڈ کے نظم کو الگ کر کے وہاں نئی امارت قائم کی جائے۔ ملت اسلامیہ بہار جھارکھنڈ اڈیشہ سے درخواست کرتی ہے کہ نہ صرف ان فتنہ پروروں سے خود کو دور رکھیں بلکہ ملت دشمن طاقتوں کے ذریعہ ملت اور اس کے اتحاد کو توڑنے کی جو ناپاک کوشش کی جارہی ہے اس کو ناکام کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ جس کا ایک طریقہ یہ ہیکہ ایسے تمام لوگوں سے اپنی برآت کا اعلان کریں اور کسی درجہ میں ان کی پزیرائی نہ کریں۔

کچھ مفاد پرست عناصر ملت میں انتشار پیدا کرنے کیلئے مذموم سازش میں مصروف ہیں لیکن ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔ ملت امیر شریعت سید شاہ فیصل رحمانی کی قیادت میں متحد ہے اور ان کی ہی قیادت کو تسلیم کرتی ہے اس لئے فتنہ پروری کی کسی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

☆ **امارت شرعیہ امت مسلمہ کا متحدہ ادارہ؛ سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ چشتیہ، گیا**: سوشل میڈیا کی معرفت یہ خبر سنتے ہی دل تڑپ کر بے قابو ہو گیا کہ کچھ شر پسند عناصر نے امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ (پھلواری شریف، پٹنہ) کی اٹوٹ اور لازوال مرکزیت سے بغاوت کرتے ہوئے صوبۂ جھارکھنڈ میں ایک "امارت" کا غیر شرعی وغیر آئینی اعلان کرتے ہوئے چند بلوائیوں کے ساتھ ایک ناعاقبت اندیش شخص مفتی نذر توحید مظاہری کی اپنا امیر شریعت منتخب کر لیا ہے جو کسی طور پر لائق برداشت اور قابل قبول نہیں، حالانکہ امت وملت کے عظیم اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سازش کرنے والے گروہ ہر دور میں اٹھتے اور منہ کے بل گرتے رہے ہیں۔ دعاء ہے کہ مولائے کریم اس فتنے کو زیرِ زمین دفن فرمائے اور منحرفین کو توبہ کی توفیق عطا فرماتے ہوئے امت کو باہمی انتشار سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

☆ **جھارکھنڈ کے امیر کو مسترد کرتا ہوں؛ زین العابدین رحمانی، ناظم جامعہ مظاہر العلوم جھارکھنڈ**: امیر شریعت بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا جب انتخاب عمل میں آیا تھا، اس وقت میں نے حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کے حق میں، اپنی رائے بذریعے تحریر پیش کیا تھا۔ میں نے امیر شریعت تسلیم کیا اور آج بھی میں اسی سابقہ رائے پر قائم ہوں۔

Scanned with CamScanner

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ عہد حاضر کے علماء ومشائخ اور دانشوروں کی نظر میں

☆**وضاحت؛ محمد علاوالدین ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ**: مورخہ 14 دسمبر 2023 مجلس علمائے جھارکھنڈ کا ایک کامیاب اجلاس مدرسہ اسلامیہ محمودیہ سرسا، مڑما ضلع رانچی جھارکھنڈ میں ہوا، جس میں خاکسار کی حاضری ہوئی، اس سے قبل 13 دسمبر کی شام کو تفہیم شریعت کا پروگرام رانچی شہر میں رکھا گیا تھا، مگر میں اس سے لاتعلق رہا۔ تاہم مجلس علمائے جھارکھنڈ کے پروگرام کے اختتام پر امارت شرعیہ کے حوالے سے جو ناخوشگوار باتیں رونما ہوئی ہیں وہ عجلت پسندی اور جذباتیت کی عکاس ہیں، ایک پائیدار اور مستحکم ادارہ کے کارکنان سے اگر کسی کو شکایت ہے تو اس کا حل سنجیدہ بنیادوں پر تلاش کیا جانا چاہئے نہ کہ علیحدگی پسندی کو حل مان لینا چاہئے۔ واضح ہو کہ مجلس علمائے جھارکھنڈ سے میرا باضابطہ کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میں اس اجلاس میں ندوۃ العلما کا نمائندہ بن کر حاضر ہوا تھا۔

☆**اُف! بہت برا ہوا (ریحان غنی)**: ان دنوں پوری امت مسلمہ بہت سنگین دور سے گزر رہی ہے۔ ایک طرف ملک میں عدم تحمل اور فرقہ وارانہ منافرت کا ماحول ہے تو دوسری طرف ہمارے ملی اور مذہبی ادارے بکھر رہے ہیں اور ہماری صفوں میں بری طرح انتشار پیدا ہو رہا ہے۔ ہم کب ہوش کے ناخن لیں گے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ امارت شرعیہ، ادارہ شرعیہ، جمعیت علماء، جماعت اسلامی ہمارے بڑے ملی اور مذہبی ادارے ہیں۔ ان کے علاوہ ہمارے کئی دوسرے چھوٹے چھوٹے ادارے بھی ہیں۔ ان سب کی خدمات ہیں۔ امت مسلمہ کو ان اداروں پر ناز ہونا چاہئیے۔ یہ ادارے ہمارے اسلاف، ہمارے قابل قدر علماء اور ہمارے بزرگوں کی قیمتی امانت ہیں۔ انہیں سنبھال کر رکھنا ہمارا ملی، مذہبی اور دینی فریضہ ہے۔ یہ تمام ادارے اپنی اپنی سطح سے ملت کی فلاح و بہبود، ان کی ترقی اور ان کی شیرازہ بندی کے لئے کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں۔ ان میں بلاشبہ خامیاں ہو سکتی ہیں۔ لیکن ان میں بہت سی خوبیاں بھی ہیں۔ اس سے ہمیں انکار نہیں کرنا چاہیے۔ ان اداروں اور تنظیموں کو سنبھال کر رکھنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اگر ان میں سے کسی ادارے میں بھی کسی وجہ سے انتشار پیدا ہوتا ہے تو اس پر ہمیں خوش نہیں ہونا چاہئیے، ان کی کارکردگی اور کاموں کا تمسخر نہیں اڑانا چاہئیے، ان میں کیڑے نہیں نکالنے چاہئیں۔ بلکہ انہیں انتشار اور بکھرنے سے بچانے کے لئے حتی الامکان کوشش کرنی چاہئیے۔ امارت شرعیہ بھی ہمارا ایک بڑا اور معتبر ملی اور مذہبی ادارہ ہے۔ ہمارے بزرگوں اور اکابر قوم وملت نے اس کی بنیاد اپنے آشیانوں کو پھونک کر رکھی ہے۔ اس کی تعمیر و ترقی میں ان کا خون اور پسینہ بہا ہے۔ جس طرح تنکا تنکا جمع کر کے پرندے گھونسلے بناتے ہیں اسی طرح ہمارے بزرگوں نے گھر گھر، گلی گلی، قریہ قریہ گھوم گھوم کر اور اپنے تمام ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر ہمارے لئے ایسے ادارے بنائے جو مشکل حالات میں ہمارے کام آسکیں۔

آزادی کے بعد آج ہم ایک مرتبہ پھر بہت مشکل دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمارے لئے زمین تنگ کی جارہی ہے۔ ہمیں ایک مرتبہ پھر مشتبہ نظروں سے دیکھا جارہا ہے۔ ان حالات میں ہمارے یہ ادارے ہمارے لئے ڈھال ہیں۔ انہیں ٹوٹنے اور بکھرنے مت دیجئے۔ تعمیری کام میں بہت وقت لگتا ہے۔ لیکن تخریب کے اثرات پلک جھپکتے مرتب ہوتے ہیں۔ اسے ہمیں سمجھنا چاہئیے۔ سوشل میڈیا پر جیسے ہی یہ خبر آئی کہ جھارکھنڈ میں ایک الگ امارت شرعیہ بن گئی اور اس کے امیر بھی منتخب کر لئے گئے تو کچھ حلقوں میں شادیانے بجے لگے۔ خوشیاں منائی جانے لگیں۔ فیس بک پر طرح طرح کے تبصرے ہونے لگے۔ اس سنگین دور میں ایسا کر کے ہم نے ذہنی طور پر بیمار ہونے کا ثبوت دیا۔ ہونا تو یہ چاہئیے تھا کہ اس باغیانہ قدم کی مذمت کی جاتی، اس پر افسوس کا اظہار کیا جاتا لیکن اس کے برعکس اس معاملے میں عمومی طور پر ہمارا طرز عمل، خاص طور پر سوشل میڈیا پر ہمارا طرز عمل انتہائی گھٹیا اور افسوسناک رہا۔ اگر ہمارا ملی اور مذہبی پلیٹ فارم بھی سیاسی پارٹیوں کی طرح ہو جائے تو ہمارے پاس کیا رہ جائے گا؟ جھارکھنڈ تو بہت پہلے سیاسی اور جغرافیائی طور پر بہار سے الگ ہو گیا تھا اب امارت شرعیہ بھی الگ ہو گئی۔ سیاست میں تو کچھ بھی ممکن ہے۔ لیکن جو کام اہل سیاست کرتے ہیں وہی کام ہمارے مذہبی اور ملی رہنما کرنے لگیں تو ہمارے پاس کیا بچے گا؟ اکیسویں صدی کے سیاست دانوں اور مذہبی رہنماؤں میں فرق یہ ہے کہ سیاسی رہنما اقتدار کے لئے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر لیتے ہیں، یو پی اے بنا لیتے ہیں، این ڈی اے بنا لیتے ہیں، انڈیا بنا لیتے ہیں لیکن ہم اتنے گئے گذرے ہیں کہ اقتدار کے لئے اپنے ہی گھر میں سیندھ ماری کرتے ہیں اور اپنی دکان الگ کھول لیتے ہیں۔ یہ ہمارا المیہ ہے۔ اس وقت جو عالمی منظر نامہ ہے اس میں کسی ملی اور مذہبی تنظیم میں انتشار اچھی علامت نہیں۔ اس وقت اتحاد اور تفاق کے ساتھ مل بیٹھ کر ملی، قومی اور مذہبی مسائل پر غور و فکر کرنے اور قیادت کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن اس کے نتیجے میں ہماری بنیاد ہل جائے یہ اچھی بات نہیں۔ ماضی میں علماء کرام نے ملت کی پریشانیاں دور کی ہیں، انہیں منجدھار سے نکالا ہے اور ان کی بہترین رہنمائی کی ہے۔ یہ کام آج بھی ہو رہا ہے۔ لیکن ادھر دیکھا یہ جارہا کہ جو ادارے مضبوط ہیں یا ہو رہے ہیں انہیں منصوبہ بند طریقے سے کمزور کیا جارہا ہے۔ پٹنہ کے سبل پور میں معروف عالم دین مولانا محمد قاسم علیہ رحمہ نے ایک مدرسہ قائم کیا۔ یہ جب مضبوط ہو گیا اور جب حضرت مولانا کا انتقال ہو گیا تو اس میں ایسا جھگڑا ہوا کہ مقدمہ بازی اور جیل جانے کی نوبت آ گئی۔ یہ تو ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ ملک گیر سطح پر ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ خدا کے لئے ذاتی مفاد اور عہدے اور منصب کے لئے اپنی تنظیموں اور اداروں کو کمزور مت بنائیے۔ یقین جانئے ہمارے ادارے کمزور ہوں گے تو پوری امت مسلمہ کمزور ہوگی۔ نفرت، عداوت، عدم تحمل اور مذہبی منافرت کے اس دور میں ملی اتحاد ہی ہماری سب سے بڑی پونجی ہے۔ اسے سنبھال کر رکھنا علمائے کرام کا اولین فریضہ ہے۔ علماء متحد ہوں گے تو امت بھی متحد ہوگی۔ جھارکھنڈ میں جو کچھ ہوا وہ اچھا نہیں ہوا۔ ماضی میں بھی اکابرین ملت میں اختلافات ہوئے ہیں۔ بہار میں ہی نظریاتی اختلاف کی وجہ سے ڈاکٹر سید ضیاء الہدی علیہ رحمہ جماعت اسلامی سے الگ ہوئے۔ لیکن انہوں نے جماعت سے الگ ہو کر اپنی کوئی الگ دکان نہیں کھولی۔ بہت پہلے امارت شرعیہ کے بانی ناظم، مفتی اور اس کے اولین ترجمان امارت کے مدیر حضرت مولانا مفتی محمد عثمان غنی علیہ رحمہ بھی نظریاتی اختلاف کی وجہ سے امارت شرعیہ سے الگ ہوئے لیکن انہوں نے بھی امارت کے متوازی اپنا کوئی ادارہ قائم نہیں کیا۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے ناموافق حالات میں بھی ہمیشہ ملی مفاد کو مقدم رکھا اور کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے قوم وملت کو نقصان پہنچے۔ لیکن آج حالات بدل گئے ہیں۔ ذاتی مفادات ہم پر حاوی ہیں اور ہم شعوری یا لاشعوری طور پر سازش کے شکار ہو رہے ہیں۔ ہمیں ان سازشوں کو سمجھنا چاہئیے اور اتحاد ہم آہنگی کی طرف قدم بڑھانا چاہئے۔ اس پس منظر میں جھارکھنڈ میں جو کچھ ہوا وہ اچھا نہیں ہوا۔

☆**تنظیموں اور اداروں کی تقسیم نے ملت کو برباد کردیا، آخر ایسا کب تک ہوتا رہے گا؟ مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی**: امارت شرعیہ ایک باوقار ادارہ ہے، جس کا دائرہ بہار، اڈیشہ اور جھارکھنڈ تک پھیلا ہوا ہے، بلکہ موجودہ وقت میں بنگال بھی اس میں شامل ہو گیا ہے، اس طرح اس کا دائرہ وسیع ہے، اور یہ ایک مثالی ادارہ ہے۔ امارت شرعیہ کا قیام 1921 میں عمل میں آیا، اس کے قیام کو 100 سال پورے ہو چکے ہیں، اس 100 سال کی مدت میں اس نے بہت سے نشیب و فراز دیکھے ہیں، گرم و سرد کے بیچ اس نے مسلم سماج کی ہر محاذ پر رہنمائی کی ہے، شرعی امور بالخصوص قضاء کے کام میں یہ ادارہ نہ صرف ہندوستان کے مسلمانوں کا رہنما ہے، بلکہ اس معاملہ میں دنیا کے اکثر ممالک نے اس سے رہنمائی حاصل کی ہے۔ ہندوستان میں آزادی کے بعد مسلمان اقلیت میں آگئے، ان کی مدد اور رہنمائی کے لئے ملی تنظیموں کی سخت ضرورت تھی، اس بیچ مسلمانوں کی سیاسی اور سماجی رہنمائی اور ان کی مدد کے لئے جہاں جمعیت علمائے ہند اور آل انڈیا مومن کانفرنس پیش پیش رہی، وہیں شرعی امور میں رہنمائی کے لیے امارت شرعیہ نے آگے بڑھ کر کام کیا، اور اپنی کارکردگی سے ملک اور بیرون ملک کے مسلمانوں کو متاثر کیا، آزادی کے بعد جس طرح مسلمانوں کے درمیان ملی تنظیموں نے کام کرنا شروع کیا، اسی طرح برادران وطن کے درمیان بھی بہت سی تنظیموں نے کام کی شروعات کی، آر ایس ایس، ہندو مہا سبھا وغیرہ تنظیمیں بھی تحریک آزادی ہی کے دور سے کام کر رہی ہیں، جس طرح قوموں پر عروج و زوال ہوتا ہے، اسی طرح تنظیموں پر بھی زمانہ اور حالات کا اثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ برصغیر میں آزادی کے بعد مسلم اور غیر مسلم سماج میں فرق ہمیشہ سے رہا ہے، ایک اللہ، ایک قرآن اور ایک مذہب کے ماننے والے مسلمان ہمیشہ مختلف گروہوں، فرقوں اور طبقوں میں منقسم نظر آئے، اور تقسیم در تقسیم نے ان کو بے حیثیت بنا دیا، جبکہ برادران وطن جو منتشر تھے، اور بہت سے خداؤں کے ماننے والے تھے اور ابھی بھی ہیں، وہ یکجا دیکھنے کو ملے، یہی حال تنظیموں کا ہے، آزادی کے بعد مسلمانوں کی تنظیمیں تقسیم ہو گئیں، ادارے تقسیم ہو گئے، جبکہ برادران وطن کی تنظیموں اور اداروں کا جائزہ لیا جائے، تو ان کے اداروں میں سے کوئی تقسیم نہیں ہوئے، بلکہ وہ یکجا ہو کر مزید مضبوط ہوئے ہیں، بہت سے حضرات کہتے ہیں کہ تقسیم سے کوئی فرق نہیں پڑا، بلکہ دائرہ وسیع ہوا ہے، ایسے حضرات یہ نہیں سوچتے کہ تقسیم در تقسیم نے مسلمانوں کی ہوا اکھاڑ دی ہے اور وہ بے حیثیت ہو کر رہ گئے ہیں۔ ادارہ یا تنظیم اس کی حیثیت عوامی ہوتی ہے، جب اس کا دائرہ بڑھتا ہے تو اس کو آئین و اصول کے ذریعہ مضبوط کیا جاتا ہے، چنانچہ کوئی ادارہ ہو یا تنظیم، اس کا آئین و دستور ہوتا ہے، اس کے اصول و ضوابط ہوتے ہیں، جس کے تحت تنظیم اور ادارہ چلتا ہے۔

امارت شرعیہ بھی ایک تنظیم ہے، اس کا بھی آئین اور دستور ہے، جس کے تحت یہ ادارہ چل رہا ہے، یہ ادارہ موجودہ وقت میں ٹرسٹ ڈیڈ کے ذریعہ رجسٹرڈ ہے، دستور اور ڈیڈ کے مطابق اس کے ممبران ہیں، شوریٰ، عاملہ اور مجلس ارباب حل وعقد کے ممبران ہیں۔ امارت شرعیہ کی تشکیل امارت کے دستور اور ٹرسٹ ڈیڈ کی روشنی میں ہوتی آرہی ہے، اور گزشتہ تشکیل بھی امارت کے آئین کے مطابق ہوئی۔ یہ طریقہ متعین ہے کہ کسی بھی تنظیم کا آئین و دستور موجود ہو تو اس کی تشکیل اس کے آئین و دستور کی روشنی میں اس کے ممبران کے ذریعہ ہوتی ہے، یہی جمہوری طریقہ ہے، اور اسی کے مطابق عمل ہو رہا ہے، موجودہ وقت میں امیر کے انتخاب کو جھارکھنڈ انتشار سے جوڑا جارہا ہے، اور اس کے ذریعہ فتنہ کو ہوا دی جارہی ہے، اس لئے امیر کے سلسلہ میں کچھ ضروری معلومات تحریر ہیں۔ امارت شرعیہ کا کلیدی عہدہ ''امیر'' کا ہے، امارت شرعیہ کے دستور میں اس کی وضاحت موجود ہے کہ ''امیر کے اوصاف کیا ہوں؟'' اسی کے مطابق ''امیر شریعت'' کا انتخاب ہوتا ہے، امارت شرعیہ کے دستور میں امیر کے اوصاف میں پہلی صفت یہ ہے کہ وہ عالم باعمل ہو، امارت شرعیہ کے گزشتہ انتخاب میں ایک شخصیت ایسی تھی، جن کے بارے میں عوام کا اعتراض تھا کہ وہ عالم نہیں ہیں، اس لئے وہ ''امیر'' نہیں بن سکتے ہیں، اور اگر انتخاب ہو تو وہ انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے ہیں، چنانچہ عالم کون ہیں،؟ کسی ادارہ کا فارغ التحصیل ہونا ضروری ہے کہ نہیں؟ اس کی وضاحت کے لئے علماء پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی، اس کمیٹی کے ایک ممبر مولانا نذر توحید مظاہری صاحب بھی تھے، اس کمیٹی نے یہ فیصلہ دیا کہ نجی اور خانقاہی نظام کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے بھی عالم کے زمرے میں آتے ہیں، اس اعتبار سے جناب احمد ولی فیصل رحمانی عالم کے زمرے میں آتے ہیں، علماء کمیٹی کے اس فیصلہ پر کسی کو اعتراض نہیں ہوا، چنانچہ انہیں انتخاب میں شامل کرایا گیا، اس مجلس میں صوبہ اور بیرون صوبہ کے اکابر علماء موجود تھے، کسی نے اعتراض نہیں کیا، اس کے باوجود چند لوگ ایسے ہیں، جو اس کے خلاف رائے رکھتے تھے اور وہ آج بھی ایسی رائے رکھتے ہیں، اور وہ جمہوری فیصلہ کے خلاف لکھتے اور بولتے ہیں، جبکہ بہتر یہ ہوتا کہ وہ اپنی بات امارت تک پہنچانے کے لیے امارت شرعیہ کے دستور سے مدد حاصل کرتے یا امارت شرعیہ کے ممبران تک اپنی بات پہنچا کر اس کا حل تلاش کرتے، جبکہ صورت حال یہ ہے کہ چند اشخاص کی رائے کو امارت شرعیہ کے ممبران اور اکابر علماء نے جائزہ لے کر اسی موقع پر رد کر دیا، پھر بھی اس پر اصرار کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے۔ خبر کے مطابق جھارکھنڈ کے لوگوں نے امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ اور جھارکھنڈ سے الگ ہو کر امارت شرعیہ جھارکھنڈ کی تشکیل کر لی ہے، خبر کے مطابق ایسا کرنے والے چند حضرات ہیں، میں نے پہلے اس کی وضاحت کی ہے کہ امارت شرعیہ کوئی عام ادارہ نہیں ہے، اس کا باضابطہ دستور اور آئین ہے، اس کے ساتھ یہ رجسٹرڈ بھی ہے، یہ قانون کے دائرہ میں چلتا ہے، اس کے ممبران ہیں، بہار کے بھی ہیں، جھارکھنڈ اور اڈیشہ کے بھی ہیں، سب سے اہم یہ کہ ٹرسٹی میں ایک نام مولانا نذر توحید مظاہری صاحب کا بھی ہے، پھر اتنی بندشوں کے باوجود اس سے بے ضابطگی کے ساتھ الگ امارت شرعیہ جھارکھنڈ کی تشکیل کرنا کسی بھی طرح مناسب نہیں، بلکہ قانونی اعتبار سے غیر صحیح کہا جائے، تو بیجا نہ ہوگا۔ جہاں تک امارت شرعیہ جھارکھنڈ کی الگ تشکیل کے لئے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ صوبہ الگ ہونے سے اس کے تقاضے الگ ہو گئے ہیں، میرے خیال سے الگ امارت قائم کر لینے سے تقاضے پورے نہیں ہوں گے، بلکہ اس سے کمزوری آئے گی، ملت اور امت تقسیم ہو کر بے وزن ہو جائے گی۔ موجودہ حالات کے تناظر میں امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ اور جھارکھنڈ کے جو ممبران بالخصوص جھارکھنڈ، اڈیشہ اور بنگال کے ہیں، ان تمام لوگوں کو چاہئے کہ وہ آپسی اتحاد مضبوط کریں، اور تنظیم کو ٹوٹنے سے بچائیں، الگ الگ تنظیم بنانا لینا مسائل کا حل نہیں، مسائل کے حل کے لئے آپس میں بیٹھ کر حل تلاش کریں، اور ملت کو تقسیم در تقسیم ہونے سے بچائیں، موجودہ وقت میں ملت کو اتحاد کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ امارت شرعیہ کی حفاظت فرمائے۔

☆**ملت میں انتشار پھیلاکر اس کے ٹکڑے کرنا جرم عظیم ہے؛ سیف الرحمن ندوی**: میں تمام لوگوں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ اپنے ذاتی مفاد سے اوپر اٹھ کر ملی مفاد کے پیش نظر اس اختلاف کو ختم کریں اور اپنے امیر پر اعتماد بحال رکھیں اور امیر کے حوالہ سے سمع و طاعت کا جو حکم ربانی ہے، اسے بجالائیں، اسی میں خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو صحیح سمجھ عطا فرمائیں اور امارت شرعیہ کو تمام طرح کے شرور وفتن سے محفوظ رکھیں اور ملت کو متحد رہتے ہوئے اپنے امیر کی اطاعت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں: آمین یارب!

Scanned with CamScanner

مسئلہ کشمیر: ماضی کی تلخ یادیں اور مستقبل کے امکانات

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

سال 1952 میں 7 اگست کو لوک سبھا میں جموں وکشمیر سے متعلق تجویز پیش ہوئی تھی اور اس پر جو بحث ہوئی تھی وہ آج بھی برمحل ہے۔ شیاما پرساد مکھر جی، جو کہ جن سنگھ کے ہوتے ہوئے بھی کانگریس کابینہ کے رکن تھے، جہاں سخت کارروائی کے حامی تھے، وہیں ملک کے وزیراعظم پنڈت جواہرلعل نہرو کشادہ دلی اور رضامندی سے اس کا حل چاہتے تھے۔ پہلے دیکھتے ہیں کہ شیاما پرساد مکھر جی کا اس مسئلے پر نظریہ کیا تھا؟ اپنے لوک سبھا کے ایک بیان میں ''انہوں نے کہا میں وزیراعظم کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ کشمیر کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے اور ہمیں اس کو تعمیری نظریہ سے سمجھ لینا چاہیے، لیکن میں ابھی بھی میرے پہلے بولنے والے مقرر رکن کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا ہوں کہ وزیراعظم کی تجویز پر پیش کردہ اسکیم سے اپنے ملک میں ہم جنت کا ماحول پیدا کر پائیں گے''۔ وزیراعظم کے ہی الفاظ میں اس سوال کے دو حصے ہو سکتے ہیں۔ پہلا حصہ کشمیر کی گھریلو الجھنوں سے متعلق ہے اور دوسرا کشمیر و ہندوستان کے درمیان تعلقات وکشمیر کے مستقبل کے آئین سے متعلق ہے۔

سنگھ پریوار کا نظریہ ہے کہ جواہرلعل نہرو نے کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں لے جا کر غلطی کی تھی لیکن جیسا کہ شیاما پرساد مکھر جی نے خود کہا تھا کہ یہ فیصلہ کابینہ کا متفقہ تھا جس کے خود بھی وہ ایک رکن تھے۔ انہوں نے مزید کہا میں بے بس ہوں اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کن غیر معمولی حالات میں اُس وقت یہ فیصلہ لیا گیا تھا، لیکن کوئی بھی شخص اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ اقوام متحدہ نے ہمارے ساتھ مناسب سلوک نہیں کیا۔ ان دنوں ہم صرف اس لئے اقوام متحدہ کے سامنے گئے تھے کہ کشمیر پر حملوں سے متعلق، جن کے پیچھے پاکستانی ہاتھ ہے، کوئی کھوج کی جائے اور انہیں روکا جائے۔ کچھ بھی ہو، لگ تو ایسا رہا ہے کہ ہمیں اقوام متحدہ سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اُن کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہندوستان کو اقوام متحدہ سے الگ ہو جانا چاہیے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ کشمیر کا ایک تہائی حصہ جو ابھی ابھی دشمنوں کے قبضے میں ہے، تنازعہ کا موضوع ہے۔...... اور ہم بے بس ہیں۔ ٹھیک ہے کہ ہم امن پسند ہیں پر کس حد تک؟ کیا ہم اس حد تک امن پسند ہیں کہ ہم اپنی زمین پر دشمنوں کا قبضہ برداشت کریں؟ انہوں نے بلا واسطہ وزیراعظم پنڈت جواہرلعل نہرو سے سوال کیا کہ کیا ہم مقبوضہ علاقہ کو واپس لے سکتے ہیں؟ ہم اقوام متحدہ کے ذریعے یا دیگر پرامن کارروائی یا پاکستان کے ساتھ بات چیت سے کشمیر کے اس حصے کو نہیں لے سکتے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اس حصہ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ ہاں لڑ کر ہم واپس لے سکتے ہیں، لیکن ہمارے وزیراعظم ویسا قدم نہیں اٹھانا چاہتے۔ حقائق کا سامنا کر کے ہمیں محاسبہ کرنا چاہیے کہ کیا کشمیر کا وہ حصہ ہم چھوڑ سکتے ہیں؟

اب دیکھنا ہے کہ کشمیر مسئلہ پر جواہرلعل نہرو کا کیا موقف تھا؟ انہوں نے پارلیمان میں ایک: بہت اہم اور دور اندیش بات کہی۔ انہوں نے کہا: ''آخیر میں کشمیر کے عوام کی نیک خواہشات اور ان کے تعاون سے ہی اس مسئلے کو حل کیا جائے گا''۔ کشمیر سے متعلق یہ ایک اہم رہنما اصول انہوں نے اپنے جانشینوں کیلئے چھوڑا ہے۔ اب یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کے مطلب کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ آج کشمیر کا ایک تہائی حصہ پاکستان کے پاس ہے اور دو تہائی حصہ ہندوستان میں ہے۔ اگر پاکستان کے موجودہ سیاسی حالات کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ اس وقت پاکستان کی خارجہ پالیسی کی ترجیح کشمیر نہیں ہے بلکہ ملک میں سیاسی استحکام پیدا کرنا ہے، حکومت کے اہم اداروں میں اصلاح کرنا، اقتصادی حالات کو بہتر بنانا اور ملک کی تعمیر وترقی کیلئے کوشش کرنا ہے۔ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ قریب 75 برسوں میں پاکستان نے اپنے مقبوضہ کشمیر کی ترقی کیلئے کیا کیا؟ تعلیم، زراعت، صحت اور انفرااسٹرکچر بھی شعبوں میں یہ علاقہ آج بھی پسماندہ ہے۔ کشمیر کی تقسیم کے سبب ہندوستانی کشمیریوں کو بھی بھاری قیمت چکانی پڑی ہے۔ ان کو مالی، جانی، ترقیاتی، سیاحی سبھی طرح کے نقصانات اٹھانے پڑے ہیں۔ میرا ماننا ہے کہ کشمیری برادری چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان بنیادی طور پر نیک اور سیکولر ذہن کے ہوتے ہیں۔ ایسے متعدد واقعات پیش آئے ہیں۔ جس میں مصیبت کے وقت میں دونوں ہی فرقے کے لوگوں نے ایک دوسرے کی مدد کی ہے اور ایک دوسرے کے جان و مال کی حفاظت کی ہے، لیکن ہمارا مین اسٹریم میڈیا اس طرح کی خبروں کو غائب کر دیتا ہے، خصوصاً ہماری گودی میڈیا کا تو کام ہی یہی ہے کہ ان واقعات کی خوب تشہیر کرو جس سے دونوں فرقوں کے بیچ نفرت پیدا ہو۔ منافرت بڑھنے کی ایک اور وجہ جہاں مبینہ طور پر پاکستان حمایتی دہشت گردی ہے تو دوسری طرف وادی میں بے گناہ مسلم نوجوانوں پر ظلم وزیادتی بھی رہی ہے۔ کشمیر فائل جیسی ڈاکومنٹری کی بھی فرقہ وارانہ ماحول گرم کرنے کیلئے خوب تشہیر کی گئی۔

پارلیمان میں کشمیر کے مسئلے پر بحث کے دوران جواہرلعل نہرو نے کہا ''جن معزز اراکین نے اس بحث کے دوران جموں وکشمیر سے متعلق ہندوستانی حکومت کی پالیسی کے بارے میں کشادہ ذہن سے بات کی ہے میں ان کے تئیں احسان مند ہوں۔ آج ہماری اس پالیسی کو کھلے دل سے قبول کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کی تنقید بھی کی گئی ہے اور میں اس کا استقبال کرتا ہوں، کیونکہ تنقید سے کوئی بھی مخصوص حالات سمجھے جاتے ہیں اور کشمیر جیسے مشکل اور نازک مسئلے کے جتنے بھی پہلوؤں پر بحث ہوا تنی ہی باتیں روشنی میں آئیں گی اور اتنا ہی وہ ہم سب کیلئے اچھا ہوگا۔...... کچھ بھی ہو سب سے بڑی بات جو ہوئی، وہ یہ ہے کہ ہم نے جموں وکشمیر کے شہریوں کے دلوں میں جدوجہد کی ایک آگ بھڑکا دی ہے۔ اس پارلیمان کا پور احترام کرتے ہوئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آخر میں کشمیر کے لوگ وہاں کے مرد اور وہاں کی خواتین ہی اس بات کا فیصلہ کریں گے، یہاں کی پارلیمان اور اقوام متحدہ اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتے''۔ ان تمام خیالات کا گہرائی سے جائزہ لینے پر پتہ چلتا ہے کہ شیاما پرساد مکھر جی اور جواہرلعل نہرو دونوں ہی لیڈران کشمیر کا ایک پروقار حل تو چاہتے تھے لیکن تمام جنگوں کے باوجود جواہرلعل نہرو کشمیر کا ایک پرامن تصفیہ چاہتے تھے جبکہ شیاما پرساد مکھر جی ضرورت پڑنے پر طاقت کا استعمال کرنے کے حامی تھے۔ دراصل ہم لوگوں کو اب حقیقت پسند بن جانا چاہیے۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں ہی ممالک آج کی تاریخ میں جوہری طاقتیں ہیں۔ دوسری عالمی جنگ سے آج تک تمام جنگیں صرف تباہی وبربادی لائی ہیں۔ کسی جنگ سے مسئلے کا حل نہیں نکلا بلکہ وہ مزید پیچیدہ ہو گئے۔ دور اندیشی یہی ہے کہ دونوں ہی ممالک کشمیر کا مسئلہ بھول جائیں اور اپنی ساری توانائی اپنے اپنے ملک کی تعمیر وترقی اور کشمیر کے لوگوں کی فلاح وبہبود میں صرف کریں، باہمی تعلقات خوشگوار بنائیں، ایل اے سی کو مستقل سرحد قبول کرلیں۔ یوروپین یونین کی طرح ہندوستان، پاکستان اور بنگلا دیش تینوں ہی ممالک کے شہری آزادی کے ساتھ بنا ویزا یا پاسپورٹ کی پابندی کے ایک دوسرے کے ملک میں سفر کر سکیں۔ ہاں تینوں ہی ممالک کی فوج اور پولیس سلامتی پہلو پر کڑی نظر رکھیں۔ سماج مخالف عناصر، مجرمین اور دہشت گردوں سے ہوشیار رہنا پڑے گا۔ (راشٹریہ سہارا، ۲۶/نومبر ۲۳ء)

بہار کے تعلیمی اداروں میں تجربے ہی تجربے!

پروفیسر مشتاق احمد

یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں کے اندر عصری تقاضوں کو پورا کرنے کی قوت ہونی چاہئے خواہ معاملہ بنیادی ڈھانچوں کا ہو یا پھر نصابی تبدیلی کا۔ مگر اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا جانا بھی ضروری ہے کہ طرح طرح کے اقدامات سے معیار تعلیم متاثر نہ ہو اور صرف تجربے ہی تجربے نہ کئے جائیں بلکہ ٹھوس نتائج بھی سامنے آنے چاہئیں۔ دراصل گزشتہ چھ مہینوں سے محکمۂ تعلیم کی طرف سے اسکولوں اور کالجوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی حاضری صد فی صد ہو اس کیلئے خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے اور اسکولوں اور کالجوں سے اساتذہ اور ملازمین کے غائب رہنے کی جو شکایتیں تھیں ان کو دور کرنے کیلئے سرکاری عملوں کے ذریعہ پوری ریاست کے تعلیمی اداروں کے اچانک معائنے کا سلسلہ جاری ہے۔ ظاہر ہے کہ حکومت ان شکایتوں کی بنیاد پر جو قدم اٹھا رہی ہے اس کی مخالفت نہیں کی جا سکتی بلکہ تعلیمی اداروں سے منسلک سرکاری اساتذہ اور ملازمین کو بھی اخلاقی طور پر حکومت کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرنا چاہئے۔ مگر ایک تلخ سچائی یہ ہے کہ ریاست میں تعلیمی ماحول سازگار کرنے کے نام پر جس طرح کی افراتفری ہے اور طرح طرح کے فرمان جاری کئے جا رہے ہیں اس سے تعلیمی ماحول سازگار ہونے کی امید کم ہے بلکہ اساتذہ، ملازمین اور سرکاری عملوں کے درمیان رسّہ کشی کا ماحول پروان چڑھ رہا ہے۔ حال ہی میں محکمۂ تعلیم کے ڈائریکٹر نے ریاست کی تمام یونیورسٹیوں، کالجوں اور اسکولوں کو اپنے حکم نامے کے ذریعہ متنبہ کیا ہے کہ اب تعلیمی اداروں میں اساتذہ یا ملازمین اپنی یونین نہیں بنا سکتے اور اپنے مطالبے کو لے کر اپنے اداروں میں مظاہرہ یا دھرنا نہیں کر سکتے۔ اب حکومت کے اس فیصلے کو لے کر اساتذہ اور ملازمین کی تنظیمیں آمنے سامنے ہیں۔ بہار یونیورسٹی اساتذہ تنظیم کے ایک لیڈر سنجے کمار سنگھ جو اس وقت ممبر قانون ساز کونسل بھی ہیں انہوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور اس حکم نامے کو غیر آئینی وغیر جمہوری قرار دیا ہے۔ لیکن محکمۂ تعلیم نے ان کے بیان کی بنیاد پر ان کی پنشن پر پابندی لگا دی ہے اور اب ان کی حمایت میں مختلف تنظیمیں حکومت سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ یونین تشکیل پر جو پابندی لگائی گئی ہے اسے واپس لیا جائے۔ لیکن محکمہ تعلیم کا موقف ہے کہ بیجا مطالبے کو لے کر یونین کی وجہ سے تعلیمی اداروں میں درسی نظام متاثر ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض وقت معمولی مطالبے کو لے کر بھی اساتذہ یونین یا ملازمین کی یونین اپنے ادارے کے کاموں کو معطل کر دیتی ہے جب کہ ان کا مطالبہ ریاست گیر سطح پر حکومت سے ہوتا ہے لیکن وہ حکومت پر دباؤ بنانے کیلئے اس طرح کا کام کرتے ہیں۔

بہر کیف! محکمۂ تعلیم نے پوری ریاست کے پرائمری وسکنڈری اسکولوں کے اوقات میں تبدیلی کر دی ہے۔ اب تمام اسکولوں میں نو بجے صبح سے پانچ بجے شام تک اساتذہ اور ملازمین کو اسکولوں میں رہنا ہے جب کہ طلبہ کی چھٹی چار بجے ہو جائے گی اور ایسے طلبہ جن کی شناخت کسی مضمون میں کمزور کے طور پر ہوگی اسے ایک گھنٹے کا وقت دیا جائے گا۔ دراصل محکمۂ تعلیم کے آفیسران کا موقف ہے کہ اس طرح کے اقدام سے نجی ٹیوشن پر نکیل کسا جا سکے گا اور طلبہ اسکول وکالج میں اپنی حاضری کو یقینی بنائیں گے۔ اسی طرح یومیہ پانچ بجے کے بعد ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ محکمۂ تعلیم پوری ریاست کے اسکول وکالج کے ہیڈ ماسٹر و پرنسپل کے ساتھ حاضری اور دیگر مسائل پر میٹنگ کرتے ہیں۔ اب سوال اٹھتا ہے کہ جو ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل نو بجے صبح اسکول وکالج پہنچتے ہیں وہ پانچ بجے کے بعد ویڈیو کانفرنسنگ کے لئے بھی اسکول وکالج میں رہنے پر مجبور ہیں، اس مسئلے کو لے کر بھی اساتذہ کی تنظیموں کے درمیان اضطرابی کیفیت دیکھی جا رہی ہے اور اب وزیراعلیٰ سے مختلف تنظیموں کے ذریعہ مطالبہ کیا جانے لگا ہے کہ محکمۂ تعلیم کے ذریعہ روز بروز جس طرح کے حکم نامے جاری کئے جا رہے ہیں اس سے تعلیمی ماحول سازگار ہونے کی امید تو کم ہے بلکہ اساتذہ اور ملازمین نفسیاتی طور پر ذہنی الجھنوں کے شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وزیراعلیٰ کے ذریعہ محکمۂ تعلیم اور اساتذہ کی تنظیموں کے درمیان جو کشیدگی پیدا ہوئی ہے اسے کس طرح دور کیا جاتا ہے کیوں کہ اس طرح کے کشیدہ ماحول میں تعلیمی ماحول کا سازگار ہونا ممکن نہیں ہے۔ دریں اثناء محکمۂ تعلیم نے ایک نیا تجربہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محکمہ تعلیم کے فیصلے کے مطابق اب ریاست کی تمام یونیورسٹیوں اور کالجوں میں اساتذہ کی کمیوں کو دور کرنے کیلئے پرائیوٹ ایجنسیوں کے ذریعہ اساتذہ سے خدمات لی جائیں گی۔ اس فیصلے کے مطابق کالجوں کے پرنسپل اور محکمۂ تعلیم، حکومت بہار کے ذریعہ منظور شدہ پرائیویٹ ایجنسیوں کے درمیان معاہدہ ہوگا اور وہ پرائیویٹ ایجنسی جس کالج میں جس مضمون کے اساتذہ کی کمی ہے اس کو پُر کرے گی۔ حکومت نے اس کیلئے چھ زمرے کے اساتذہ کے لئے معاوضے بھی طے کئے ہیں۔ انسٹرکٹر کو پچاس منٹ کے کلاس کیلئے 500 روپے اور پورے دن کیلئے 1500 روپے دئے جائیں گے۔ اسپیکر کو بھی ایک کلاس کیلئے 500 روپے اور پورے دن کیلئے 1500 روپے۔ (باقی ص: ۱۴/ پر)

Scanned with CamScanner

جاڑے کے موسم میں ضرورت مندوں کو گرم کپڑے فراہم کرنا بڑی انسانی خدمت: امارت شرعیہ

امارت شرعیہ کے قضاۃ اور مقامی صدور و سکریٹریز و نقباء اور اہل خیر حضرات ضرورت مندوں کے لیے کمبل کا انتظام کریں

امارت شرعیہ کی جانب سے ہر سال سردی کے موقع پر ضرورت مندوں اور محتاجوں کے درمیان کمبلوں اور گرم کپڑوں کی تقسیم کی جاتی ہے، امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی ہدایت کے مطابق اور نائب امیر شریعت حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب کی خصوصی توجہ سے ہر سال کی طرح اس سال بھی یہ کار خیر شروع کر دیا گیا ہے۔اس سلسلہ میں قائم مقام ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نے اہل خیر حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کار خیر میں امارت شرعیہ کا تعاون کریں۔انہوں نے امارت شرعیہ کے ذیلی دارالقضاء کے قضاۃ، بلاک، اور ضلع کے صدور و سکریٹریز اور نقباء حضرات کو متوجہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ مقامی اہل خیر کے تعاون سے اپنے علاقہ میں ضرورت مندوں کے درمیان کمبل تقسیم کا انتظام کریں اور اس کی اطلاع مرکزی دفتر کو بھی کریں، انہوں نے کہا کہ اسلام ہمدردی، غمگساری، ضعیفوں کی امداد، نیکی اور پرہیزگاری کا مذہب ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ محتاجوں اور بے سہاروں کو سہارا دینا، ضعیفوں کی امداد اور خدمت خلق دین اور دنیا دونوں کے لیے نافع اور مفید ہے، اور ضعیفوں اور کمزوروں کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرنا اور انکی امداد انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت ہے، اس اہم خدمت کی ادائیگی کی طرف امارت شرعیہ، بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ، نے ہمیشہ توجہ کی ہے۔انہوں نے کہا کہ ان دنوں سخت سردی کا موسم ہے، بہت سارے خدا کے بندے ایسے ہیں، جن کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ہے، وہ گرم کپڑے اور ضروریات زندگی سے محروم ہیں، ایسے لوگوں کی جانی و مالی مدد کرنا بڑی انسانی خدمت ہے۔انسانی خدمت کی کتنی اہمیت ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پہلی وحی کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی تو آپ کی تعریف میں یہ الفاظ کہے: ’’آپ تو رشتہ داریوں کو جوڑتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں، لوگوں کا بوجھ خود اٹھا لیتے ہیں، اپنی کمائی سے محتاجوں کی مدد کرتے ہیں اور مصیبت زدہ کی مدد کرتے ہیں۔‘‘ قرآن کریم اور احادیث میں خدمت خلق اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنے کا بڑا اجر ذکر کیا گیا ہے۔ جو شخص لوگوں کی ضرورتوں کی تکمیل کرتا ہے، اللہ تعالی اس کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اور اسے راہ راست پر ثابت قدم رکھتا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی بندے کی اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ، وسلم دل و جان سے ضرورت مندوں کی حاجت روائی کیا کرتے تھے، لہذا اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مبارک عادت کو اپنانا دنیا و آخرت میں ہماری کامیابی و بامرادی کا سبب ہوگا۔جناب قائم مقام ناظم صاحب نے اہل خیر حضرات سے اپیل کی کہ وہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اپنی طرف سے ضرورت مندوں کے بیچ کمبل اور گرم کپڑے تقسیم کریں اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھیں۔اور اگر کوئی صاحب امارت شرعیہ کے واسطہ سے ضرورت مندوں تک اپنا تعاون پہونچانا چاہتے ہیں تو وہ براہ راست امارت شرعیہ کے بیت المال میں رقم ٹرانسفر کر سکتے ہیں یا کمبل خرید کر امارت شرعیہ تک پہونچا سکتے ہیں، ان شاء اللہ ان کی طرف سے مستحقین تک پہونچا دیا جائے گا،

اکاؤنٹ نمبر بیت المال امارت شرعیہ

Name:-Imarat ShariahBank:-Axis

BankA/c No.918020107701035IFSC

Code:-UTIB0003615

Branch:-Phulwari Sharif Patna

ایک ماں کی نایاب تربیت

ایک معلم قرآن انتہائی نصیحت آموز واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: کہ ایک بچہ میرے پاس آیا جو مدرسے میں داخلہ لینے کا شدید خواہشمند تھا، میں نے اس سے پوچھا: بچے! آپ کو قرآن کا کچھ حصہ زبانی یاد ہے؟ بچے نے کہا: جی، میں نے اس کا امتحان لیتے ہوئے کہا: پھر آپ مجھے تیسواں پارہ سنائیں، اس نے مجھے تیسواں پارہ زبانی سنا دیا، میں نے پوچھا: آپ کو سورۃ الملک بھی یاد ہے؟ اس نے مجھے سورۃ الملک بھی سنا دی، مجھے بڑا تعجب ہوا کہ اس چھوٹے سے بچے نے کم سنی کے باوجود قرآن کریم کا کچھ حصہ حفظ کیا ہوا ہے، میں نے اس سے سورۃ النحل سنانے کو کہا تو اسے وہ بھی یاد تھی۔ جوں جوں وہ میرے سوالات کا جواب دے رہا تھا، میری حیرانی بڑھتی جا رہی تھی، میں نے سوچا کہ اب اس سے بڑی سورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ میں نے کہا: آپ کو سورۃ البقرہ بھی یاد ہے؟ اس نے ’’ہاں‘‘ میں جواب دیا اور ساتھ ہیں کسی غلطی کے بغیر سورۃ البقرہ بھی زبانی سنا ڈالی، میں نے متعجب ہو کر پوچھا: بچے! لگتا ہے آپ نے پورا قرآن حفظ کر رکھا ہے؟ اس نے کہا: جی۔ یہ سنتے ہی فرط مسرت سے میری زبان سے بے ساختہ سبحان اللہ، ماشاءاللہ، تبارک اللہ کے الفاظ ادا ہونا شروع ہو گئے، میں نے اس سے کہا: آپ کل میرے دفتر آ جائیے گا اور ساتھ اپنے سرپرست کو بھی لیتے آئیے گا، میں بچے کے جانے کے بعد حیرت و استعجاب کے سمندر میں ڈوبا رہا اور دل ہی دل میں تانے بانے بنتا رہا کہ یقیناً اس کے والد صاحب دین کے پابند، نیک سیرت اور قرآن سے شدید محبت رکھنے والے ہوں گے جس کے نتیجے میں اس نے اپنے بچے کو اتنی چھوٹی عمر میں قرآن یاد کرا دیا ہے، مجھے اس وقت حیرانی کا شدید جھٹکا لگا جب وہ کل صبح اپنے والد صاحب کو لے کر آیا تو اس کے والد صاحب ظاہری شکل و صورت سے بالکل بھی متبع سنت اور پابند شریعت نہیں لگ رہے تھے، اس بچے کے باپ نے میری پریشانی اور استعجاب کو بھانپ لیا اور فوراً بولا: میں جانتا ہوں کہ آپ میرے اس بچے کا والد ہونے کی وجہ سے حیران و ششدر ہو رہے ہیں۔۔ میں ابھی آپ کی حیرت ختم کیے دیتا ہوں۔۔اصل بات یہ ہے کہ اس بچے کے حفظ قرآن کے پیچھے اس کی والدہ کا ہاتھ ہے جو بچوں کی تربیت کے حوالے سے ایک ہزار آدمیوں کے برابر ہے، آپ یہ بات سن کر مزید حیران ہوں گے کہ میرے تین بیٹے ہیں اور سب قرآن کے حافظ ہیں، میری سب سے چھوٹی بیٹی چار سال کی ہے اور وہ بھی تیسواں پارہ حفظ کر چکی ہے، میری حیرانی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔۔ میں نے پوچھا: یہ کیسے ممکن ہے!! چار سال کی بچی نے تیسواں پارہ کیسے یاد کر لیا ہے؟ اس نے جواب دیا: بچوں کی والدہ کا طریقہ کار یہ ہے کہ جب بچہ بولنا شروع کرتا ہے تو وہ اسے قرآن یاد کروانا اور حفظ قرآن کا شوق دلانا شروع کر دیتی ہے، وہ بچوں کا مقابلہ کرواتی ہے اور کہتی ہے کہ جو سب سے پہلے یہ سورۃ یاد کرے گا، رات کا کھانا اس کی پسند کا بنے گا، جو سب سے پہلے پارہ حفظ کرے گا، ہم ویک اینڈ پر اس کی پسند کی جگہ جائیں گے، جو سب سے پہلے قرآن ختم کرے گا، ہم سالانہ چھٹیاں اس کے منتخب کردہ علاقے میں گزارنے جائیں گے، یوں بچے اپنے اپنے شوق کی تکمیل کے لیے حفظ قرآن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، جی ہاں، ایسی نیک مائیں ہی گھر سنوارتی ہیں، یاد رکھیے! نیک اور صالح عورت نصف معاشرہ نہیں ہوتی بلکہ معاشرے کی بنیاد اور ستون ہوتی ہے، میری امت کی ماؤں کو معاشرے کو کارآمد اور دین کے نور سے آراستہ افراد فراہم کرنے کے لیے امت بننے کی ضرورت ہے، اگر مائیں امت بننے کا تہیہ کر لیں تو قوم کو بام عروج پر پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔(ماخوذ)

بقیہ: بہار کے تعلیمی اداروں............

اسی طرح اسسٹنٹ پروفیسر کو فی کلاس 1000 روپے اور پورے دن کیلئے 2000 روپے، اسوسی ایٹ پروفیسر کو ایک کلاس یعنی پچاس منٹ کیلئے 1200 روپے اور پورے دن کیلئے 3000 روپے دیئے جائیں گے۔ پروفیسر اور پروفیسر آف ایکسلینس کو ایک کلاس کیلئے 1500 روپے اور یومیہ 3500 روپے دیئے جائیں گے۔
واضح ہو کہ ایک سال قبل یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے بھی اس طرح کا حکم نامہ جاری کیا تھا اور اس کی وجہ یہ بتائی تھی کہ مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے ماہرین کو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں درسی نظام میں شامل ہونے کا موقع ملے گا اور اس سے طلباء و طالبات کو روایتی نصاب کے ساتھ ساتھ دوسرے مضامین کے ماہرین سے استفادہ کرنے کا موقع ملے گا۔لیکن ایک تلخ سچائی یہ ہے کہ جب تک تعلیمی اداروں میں مستقل اساتذہ کی بحالی نہیں ہوگی اور مختلف مضامین کے اساتذہ کی کمیوں کو دور نہیں کیا جائے گا اس وقت تک اس طرح کے وقتی تجربوں کی بدولت معیاری تعلیم کا ماحول مستحکم نہیں ہو سکتا اس لئے حکومت کو اس مسئلے پر بھی سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ مستقل اساتذہ کے بغیر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ تحقیقی شعبے کو مستحکم نہیں کیا جا سکتا اور ملک کو اس وقت معیاری تحقیق کی بھی اشد ضرورت ہے تا کہ اس کی بنیاد پر ہمارے تعلیمی ادارے عالمی تعلیمی اداروں کے شانہ بہ شانہ کھڑا ہونے کی قوت پیدا کر سکیں۔

اعلان مفقود الخبری

معاملہ نمبر ۱۴۴۴/۴۱۳/۶۱ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ معروف گنج، ضلع گیا)

رضوانہ پروین بنت محمد قربان، مقام جگدیش پور، ڈاکخانہ بنیادگنج، ضلع گیا..................فریق اول

بنام

محمد عرفان ولد محمد ہادی انصاری، مقام گلزار باغ نزد مڈل اسکول عیدگاہ گرول چوک، ڈاکخانہ گرول چوک، ضلع ویشالی۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف غائب ولا پتہ ہونے اور جملہ حقوق زوجیت بشمول نان و نفقہ سے محرومی کی بناء پر دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ رحمانیہ انوار العلوم معروف گنج، ضلع گیا میں فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ کو دیں اور آئندہ تاریخ سماعت ۸/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۱/جنوری ۲۰۲۴ء روز اتوار کو آپ خود مع گواہان و ثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔فقط قاضی شریعت

Scanned with CamScanner

ہفتۂ رفتہ

محمد اظہار

منی پور میں فائرنگ سے چار افراد ہلاک، کرفیو نافذ

منی پور میں تشدد رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ایک بار پھر نئے سال کے پہلے دن ریاست کے تھوبل میں چار لوگوں کو مبینہ طور پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔اس تشدد میں کئی لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔اس کے بعد وادی کے اضلاع میں دوبارہ کرفیو نافذ کر دیا گیا۔تھوبل ضلع کے مقامی لوگوں نے دعویٰ کیا کہ لوگوں کا ایک گروپ، جن کی شناخت ابھی باقی ہے، بھتہ خوری کے لیے خودکار ہتھیاروں کے ساتھ آیا تھا۔واقعے کے بعد وزیر اعلیٰ این بیرن سنگھ نے ایک ویڈیو پیغام میں تشدد کی مذمت کی اور لوگوں سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی حکام نے بتایا کہ تازہ تشدد کے بعد تھوبل، مشرقی امپھال، مغربی امپھال، کاکچنگ اور بشنوپور اضلاع میں دوبارہ کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔(نیوز رپورٹ)

ایودھیا معاملے میں ججوں کا فیصلہ متفقہ: چندر چوڑ

سی جے آئی ڈی وائی چندر چوڑ نے پیر کو ایودھیا معاملہ میں فیصلہ پر اہم تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ایودھیا کیس میں ججوں نے متفقہ طور پر فیصلہ دیا تھا کہ فیصلہ کس نے لکھا ہے اس کا کوئی ذکر نہیں ہوگا۔سی جے آئی نے کہا کہ جدوجہد کی طویل تاریخ اور متنوع نقطہ نظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے، سپریم کورٹ نے ایودھیا کیس میں ایک سر میں فیصلہ سنانے کا فیصلہ کیا تھا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم جنس پرستوں کی شادی کے تعلق سے فیصلہ پر کوئی افسوس نہیں ہے۔(نیوز رپورٹ)

یواے پی اے کے تحت گینگسٹر گولڈی برار کو دہشت گرد قرار دیا گیا

ہندوستانی حکومت نے نئے سال کے آغاز پر بدنام زمانہ گینگسٹر گولڈی برار کے خلاف بڑی کارروائی کی ہے۔وزارت داخلہ نے گولڈی برار کو دہشت گرد قرار دے دیا ہے۔اس حوالے سے نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے۔وزارت داخلہ کی جانب سے جاری نوٹس میں کہا گیا ہے کہ گولڈی برار کالعدم خالصتانی تنظیم ببر خالصہ انٹرنیشنل سے جڑا ہوا ہے۔سنٹرل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) نے پچھلے وقت پہلے کئی گینگسٹر سے وابستہ معاملات کی جانچ کی تھی، جس کے بعد وہ ایسے 28 بڑے اور خوفناک گینگسٹرز تک پہنچی، جنہوں نے ملک میں جم کر دہشت گردی پھیلائی ہے۔این آئی اے نے ایسے مجرموں کی رپورٹ مرکزی وزارت داخلہ کو سونپی تھی۔ان گینگسٹروں میں پنجاب، دہلی، ہریانہ، راجستھان اور دیگر ریاستوں کے کئی بڑے بدنام زمانہ مجرم شامل ہیں۔(نیوز رپورٹ)

شہریت ترمیمی قانون کے نفاذ کی تیاریوں پر شدید برہمی

مودی حکومت کی جانب سے ملک میں فرقہ وارانہ صف بندی کو مزید تیز کرنے کے لئے لوک سبھا الیکشن کے اعلان سے قبل رام مندر کا افتتاح اور اب متنازع شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے نفاذ کی تیاریوں پر شدید برہمی ظاہر کی جارہی ہے، کانگریس کے سینئر لیڈر اور ایڈوکیٹ منیش تیواری نے سی اے اے کے تعلق سے کہا کہ ملک کے آئین کے مطابق مذہب کبھی بھی شہریت دینے کی بنیاد نہیں بن سکتا اس لئے جو قانون نافذ کرنے کی بات ہو رہی ہے وہ ملک کے آئین سے متصادم ہے اور اسے ہر قیمت پر روکا جانا چاہئے۔منیش تیواری کے مطابق 2019ء میں پارلیمنٹ میں اس بل پر بحث کے دوران بھی انہوں نے یہی موضوع اٹھایا تھا اور اس کی سختی سے مخالفت کی تھی۔اب بھی میرا موقف یہی ہے کہ حکومت مذہب کی بنیاد پر شہریت دینے کی ضد ختم کرے کیوں کہ یہ آئین سے متصادم ہے۔(یو این آئی)

وائی ایس آر تلنگانہ کا کانگریس میں انضمام

تلنگانہ میں جیت کے بعد کانگریس پارٹی کو جنوبی ہندوستان میں خوشی کا ایک اور موقع ملا جب وائی ایس آر تلنگانہ کی صدر وائی ایس شرمیلا نے جمعرات کو اپنی پارٹی کو کانگریس میں ضم کر دیا، شرمیلا نے کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور پارٹی کے سابق صدر راہل گاندھی کی موجودگی میں کانگریس میں شمولیت اختیار کی، کانگریس کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ملک کی سب سے بڑی سیکولر پارٹی ہے؛ کیونکہ یہ غیر متزلزل طور پر تمام برادریوں کی خدمت کرتی ہے اور تمام طبقات کے لوگوں کو متحد کرتی ہے۔(ایجنسی)

اروند کیجریوال نے ای ڈی کے سمن کو غیر قانونی قرار دیا

دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال نے جمعرات کو کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) جھوٹے الزامات اور فرضی سمن بھیج کر انہیں بدنام اور ان کی ایمانداری کو ٹھیس پہنچانا چاہتی ہے، کیجریوال نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ''گزشتہ دو برسوں سے نام نہاد شراب گھوٹالہ کا لفظ سب نے ضرور سنا ہوگا، دو سال سے بی جے پی کی تمام ایجنسیاں کئی بار چھاپے مار چکی ہیں اور کئی لوگوں کو گرفتار کیا ہے؛ لیکن اب تک کہیں سے ایک بھی پیسے کا غبن نہیں ملا، اگر واقعی بدعنوانی ہوئی ہے تو کروڑوں روپے کہاں گئے؟ کیا سارا پیسہ ہوا میں غائب ہو گیا؟ سچ تو یہ ہے کہ کسی بھی قسم کی کوئی بدعنوانی ہوئی ہی نہیں ہے، ایسے فرضی معاملے میں انہوں نے عام آدمی پارٹی کے کئی لیڈروں کو اب تک جیل میں بند کر رکھا ہے، کسی کے بھی خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے اور کچھ ثابت نہیں ہو رہا ہے۔

دعاء مغفرت

بڑے افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ راشٹریہ جنتا دل کے سینئر رہنما جناب عبدالباری صدیقی صاحب کے چچا، ضلع دربھنگہ کی معروف شخصیت، مولانا وصی احمد شمسی گزشتہ 2/جنوری کو اس دار فانی سے رخصت فرما گئے اور المعہد العالی امارت شرعیہ کے سکریٹری مولانا عبدالباسط ندوی صاحب کی والدہ گزشتہ 3/جنوری کو مالک حقیقی سے جا ملیں نیز ضلع بیگوسرائے کے معروف عالم دین، مولانا شبیر احمد قاسمی نائب قاضی شریعت صاحب کے والد محترم مولانا عبدالجلیل قاسمی صاحب گزشتہ 4/جنوری کو رب حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون، اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، قارئین سے بھی دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔(ادارہ)

طب وصحت

سردی کے موسم میں ٹھنڈ سے کیسے بچیں

اس وقت سردی کا موسم عروج پر ہے اس بدلتے موسم میں کئی افراد فلو اور زکام سے بھی پریشان رہتے ہیں۔تاہم اس موسم میں صحت مند رہنے اور ٹھنڈ اور فلو سے بچنا چاہتے ہیں تو کچھ آسان اقدامات سے آپ ان سے محفوظ رہ کر موسم کی خوبصورتی سے بآسانی لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ سردی میں ٹھنڈ لگنے سے بچنا چاہتے ہیں تو یہ کچھ ایسا مشکل کام نہیں۔بس اس کے لیے آپ کو کچھ آسان سی تدابیر اختیار کر کے اپنا مدافعتی نظام کو بہتر کریں۔موسم سرما میں نزلہ زکام سے بچنے کے لیے کھانے کے لیے بہترین غذا سے لے کر ورزش کے دورانیہ کو جاننا ہوگا۔ ہماری قوت مدافعت کو بڑھانے میں صرف وہی اضافی وٹامنز حاصل کرنا ہی کافی نہیں ہوتے جو ہمیں بہت سارے بیش قیمت پھلوں اور سبزیوں سے ہی مل سکتی ہے بلکہ سردیوں کے مہینوں میں خود کو فٹ اور صحت مند محسوس کرنے کا بہترین موقع ہم چند دوسری غذائیں اور ایسے اقدامات کر کے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ بہت سارے چمکدار رنگ کے پھل اور سبزیاں کھائیں۔روزمرہ غذا میں لہسن اور پیاز شامل کریں اپنی وٹامن ڈی کی ضروریات کو پورا کریں۔زیادہ جئی اور جو کھائیں۔صحت مند چکنائی شامل کریں۔اپنی آنتوں کو صحت مند رکھیں اپنے ہاتھ پابندی سے دھوئیں متحرک رہیں گرم اور ٹھنڈا شاور لیں۔بھرپور اور آرام دہ نیند حاصل کریں، صحت کے رہنما خطوط کے مطابق ہفتے میں دوبار مچھلی کو کھانا انتہائی مفید ہے اور اس میں کم از کم ایک حصہ تیل والی مچھلی قسم کا ہونا چاہیے جن میں میکریل، سالمن، سارڈینز اور ٹراؤٹ شامل ہیں۔اور اگر آپ سبزی خور ہیں تو آپ کو پودوں سے حاصل ہونے والا اومیگا تھری فیٹی ایسڈ کے ذرائع اپنی غذا میں شامل کرنے ہوں گے جیسے چیا سیڈز، فلیکس سیڈز اور اخروٹ۔جبکہ اومیگا تھری فیٹی ایسڈ کے حصول کے لیے طبی ماہر کے مشورے سے سپلیمنٹ بھی لیا جا سکتا ہے۔

اپنی آنتوں کو صحت مند رکھیں: یہ بات جان ذہن نشین کر لیں کہ صحت مند اور تندرست رہنے کے لیے آنتوں کی اچھی صحت بہت ضروری ہے۔ درحقیقت، ہمارے مدافعتی دفاع کا 70 فیصد سے زیادہ حصہ ہماری آنتوں کے بلغمی استر (mucosal lining) کے ساتھ ہوتا ہے۔اس لیے اسے بالکل درست حالت میں رکھنا انفیکشن کے خلاف دفاع کی پہلی لائن ہے۔ دہی، کیفیر (خمیر شدہ دودھ سے بنا مشروب)، کیمچی (خمیر شدہ سبزیوں سے بنی کورین ڈش) بند گوبھی سے بنی ساورکراٹ جیسی پروبائیوٹک غذائیں آنتوں میں فائدہ مند بیکٹیریا کو پھلنے پھولنے میں مدد کر سکتی ہیں۔اگر یہ غذائیں آپ کے لیے نئی ہیں تو انھیں آہستہ آہستہ اپنی غذا میں شامل کریں تاکہ آپ کے نظام انہضام کو اس کا عادی ہونے کا وقت ملے۔

بار بار ہاتھ دھونا: جب سردی اور فلو کا موسم آتا ہے تو دراصل ہمیں حفظان صحت پر توجہ دینے کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔اگر آپ واقعی اس ٹھنڈ میں بیمار ہونے سے بچنا چاہتے ہیں تو کسی بھی مشترکہ کی بورڈز اور فونز کو استعمال کرنے سے پہلے اسے اینٹی سپٹک وائپ سے صاف کریں۔ اپنے ہاتھوں کو بار بار دھوئیں اور انھیں اپنے چہرے سے دور رکھیں۔ خاص طور پر اپنے منہ اور ناک کو بار بار چھونے سے بچیں۔

متحرک رہیں: جہاں تک ممکن ہو دن کی روشنی میں باہر نکلیں اور جسمانی طور پر متحرک رہیں۔اعتدال پسند ورزش ہمارے مدافعتی نظام کو سہارا دینے میں مددگار ہو سکتی ہیں۔کیونکہ یہ خون کے سفید خلیوں کی پیداوار کو تحریک دیتی ہے۔سفید خلیے ہمیں بیماری سے بچاتے ہیں۔تاہم، یہ بات قابل توجہ ہے کہ بار بار ضرورت سے زیادہ ورزش مدافعتی ردعمل کو کم کر سکتی ہے لہٰذا ورزش میں اعتدال پسند سطح پر قائم رہیں۔گھر پر ورزش کرنے کے لیے کئی آن لائن گائیڈز موجود ہیں جس سے آسانی سے متحرک رہا جا سکتا ہے۔

گرم اور ٹھنڈا شاور لیں: یہ ایک غیر معمولی طریقہ ہے، لیکن اگر آپ واقعی سردی سے بچنے کے خواہشمند ہیں تو یہ کوشش قابل عمل بنائی جا سکتی ہے۔ ایک تحقیق سے پتا چلا ہے کہ روزانہ نہانے کے درجہ حرارت کو گرم سے سرد (تقریباً ہر 2-3 منٹ) میں تبدیل کرنے سے خون کے سفید خلیوں کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس سے کچھ فائدہ اگر نہ بھی ہو سکے تو یہ ضرور ہوگا کہ آپ صبح سب سے پہلے جاگنے والے شخص ہوں گے جس سے آپ کو کئی دیگر فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

پرسکون نیند حاصل کریں: ہمارے مدافعتی نظام کے ردعمل اور ہماری نیند کے معیار کے درمیان گہرا تعلق ہے۔تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ قدرتی اور پرسکون نیند مدافعتی نظام پر مضبوط 'ریگولیٹری اثرات' رکھتے ہیں۔یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ جو لوگ شفٹوں میں کام کرتے ہیں ان میں نیند کے اوقات متاثر ہونے سے وائرل انفیکشن سے متاثر ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔آپ کے روزمرہ کے نمونے کچھ بھی ہوں، ایک آرام دہ، تاریک بیڈروم کو یقینی بنا کر خود کو اچھی رات کی نیند کا بہترین موقع فراہم کریں اور شام سے پہلے بھی مختصر آرام کرنے کے لیے وقت نکالیں۔ اپنی نیند کو بہتر بنانے کے لیے مزید مفید تجاویز حاصل کریں۔

Volume:64/74,Issue:02 R.N.I.N. Delhi Regd. No.BIHURD/4136/61Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

Scanned with CamScanner

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT SHARIAH
BIHAR ODISHA & JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF, PATNA-801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-21-23
R.N.I.N.Delhi,Regd No-BIHURD/4136/61

خدا نصیب کرے ہند کے اماموں کو
وہ سجدہ جس میں ہے ملت کی زندگی کا پیام
(علامہ اقبال)

دُنیا بھر میں جمہوریت کا امتحان

پرویز حفیظ

2024 میں دنیا کے تقریباً65 ممالک میں عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ ان ممالک میں مجموعی طور پر دنیا کی نصف آبادی یعنی چار ارب لوگ رہتے ہیں، جن ممالک میں الیکشن ہونے والے ہیں ان میں قدیم ترین جمہوریت امریکہ بھی شامل ہے اور سب سے بڑی جمہوریت ہندوستان بھی، ان ممالک میں مجموعی طور پر دنیا کی نصف آبادی یعنی چار ارب لوگ رہتے ہیں، ہمسایہ ممالک بنگلہ دیش اور پاکستان دونوں میں انتخابات ہونے والے ہیں اور سیاسی پنڈتوں کا خیال ہے کہ دونوں ممالک میں جمہوریت مزید پامال ہوگی؛ کیونکہ بنگلہ دیش میں اپوزیشن نے ان کے بائیکاٹ کا اعلان کردیا ہے اور پاکستان میں اسٹیبلشمنٹ نے عمران خان کو جیل میں بند کررکھا ہے، چند اور اہم ممالک جہاں اس سال انتخابات ہوں گے وہ ہیں برطانیہ، روس، انڈونیشیا، ایران، تائیوان، جنوبی افریقہ اور یورپین یونین۔

چند ممالک کے انتخابات کے نتائج کا علم دنیا کو پہلے سے ہے مثلاً دنیا جانتی ہے کہ ولادیمیر پوتن پانچویں بار بھی روس کا صدارتی انتخاب آسانی سے جیت جائیں گے، چند ممالک میں ہونے والے انتخابات کے نتائج کا اثر صرف ان ممالک پر ہی نہیں بلکہ پورے خطے پر پڑسکتا ہے اور ایک ملک ایسا بھی ہے جہاں ہونے والے الیکشن کا نتیجہ اگلے عالمی نظام (ورلڈ آرڈر) کا مستقبل طے کرسکتا ہے، ان انتخابات میں جمہوریت کا بہت بڑا امتحان ہونے والا ہے، اس بات کا اندیشہ ہے کہ اقتدار کے حصولیابی کے لئے سیاسی رہنما جمہوری طور طریقے تیاگ کر آمرانہ رویہ اختیار کرسکتے ہیں، امریکہ، یورپ، لاطینی امریکہ اور برصغیر میں دائیں بازو کی طاقتیں اور زیادہ مضبوط ہوسکتی ہیں اور جارحانہ قوم پرستی کو فروغ حاصل ہوسکتا ہے، یوکرین اور غزہ کی جنگیں بھی کئی ممالک کے انتخابات پر اثر انداز ہوسکتی ہیں، مشہور جریدہ دی اکنامسٹ نے یہ وارننگ دی ہے کہ اتنے سارے ممالک میں انتخابات کے انعقاد کی وجہ سے2024ء کو جمہوریت کی فتح وکامرانی کا سال ہونا چاہئے لیکن حقیقت میں الٹا ہونے والا ہے۔

برطانیہ میں عام انتخابات2025ء میں ہونے والے تھے تاہم وزیر اعظم رشی سونک نے انہیں قبل از وقت کرانے کا فیصلہ کیا ہے، سیاسی عدم استحکام اور معاشی مصائب کا شکار برطانیہ میں تین برسوں میں تین بار وزیر اعظم تبدیل کئے گئے ہیں، کنزرویٹو پارٹی بحران کا شکار ہے، اگر مبصرین کی مانیں تو لیبر پارٹی کا14 سالہ بن باس ختم ہونے اور کیئر اسٹیرمر کے اگلے وزیراعظم منتخب ہونے کا قوی امکان ہے۔

جن دو ممالک کے انتخابات پر ساری دنیا کی نظریں لگی ہوں گی وہ ہیں امریکہ اور بھارت، حالیہ اسمبلی انتخابات میں تین تین صوبوں میں بی جے پی کی بھاری کامیابی کے بعد مودی جی نے یہ دعویٰ کیا ہے یہ حالیہ ہیٹ ٹرک2024ء کے لوک سبھا انتخابات میں ان کی کامیابی کا ضامن بن گیا ہے، دس سال سے اقتدار میں رہنے کے باوجود مودی جی کی مقبولیت برقرار ہے، اپوزیشن کی صفوں میں انتشار ہے، ہندو قوم پرستی کا ایجنڈا اور مودی جی کا ذاتی کرشمہ الیکشن جیتنے کا بی جے پی کا تیر بہدف نسخہ بن چکا ہے"دی گارجین" نے پیشین گوئی کردی ہے کہ "2024ء کے عام انتخابات میں بی جے پی کی فتح ناگزیر ہے۔" گارجین نے امریکہ میں مقیم ایک ہندوستانی اسکالر اسوتوش وارشنے کے حوالے سے لکھا ہے کہ انیسویں صدی کے اواخر میں امریکہ کے جنوبی ریاستوں میں جم کرو نام کا قانون لاگو تھا جس کے تحت سیاہ فام شہریوں کے ساتھ نسلی امتیاز برتا جاتا تھا اور ان کو ووٹ دینے کا اختیار نہیں تھا، وارشنے کو اندیشہ ہے کہ مودی جی اگر اگلی بار پھر وزیراعظم منتخب ہوگئے تو ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ کچھ ایسا ہی سلوک ہونے والا ہے۔ "ہندوؤں کی بالادستی قائم کردی جائے گی، مسلمانوں سے برابری کا حق چھین لیا جائے گا، انہیں دوسرے درجے کا شہری بنادیا جائے گا اور بالآخر انہیں حق رائے دہندہی سے محروم کردیا جائے گا۔" یہ وارشنے کا ہولناک دعویٰ ہے۔

امریکہ کے صدارتی انتخابات اس بار بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوگئے ہیں؛ کیونکہ دی اکنامسٹ کی یہ پیشن گوئی ہے کہ صدارتی مقابلہ میں اگر ڈونالڈ ٹرمپ دوسری بار منتخب ہوگئے تو وہ "دنیا کے لئے سب سے بڑا خطرہ" ثابت ہوں گے، ٹرمپ نے2020ء کے الیکشن کے نتیجے کو نہ صرف تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا؛ بلکہ جنوری2021ء میں ان کے اکسانے پر ان کے حمایتیوں نے کیپیٹل ہل پر حملہ بھی کردیا تھا، امریکی کانگریس پر وہ حملہ دراصل امریکی جمہوریت پر حملہ تھا؛ حالانکہ اس وقت ان پر90 مقدمے چل رہے ہیں تاہم اس بات کا امکان ہے کہ ٹرمپ کو ہی ریپبلیکن پارٹی کے صدارتی امیدوار کی حیثیت سے نامزد کیا جائے گا، حالیہ اوپینین پول میں ٹرمپ بائیڈن کو پچھاڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں، ٹرمپ کی دوسری بار نامزدگی سے امریکہ میں آئینی بحران پیدا ہوسکتا ہے۔

پچھلے چند ہفتوں سے واشنگٹن پوسٹ، نیویارک ٹائمز اور دی اٹلانٹک وغیرہ میں امریکہ کے نامور صحافیوں اور سیاسی تجزیہ کاروں کے مضامین شائع ہورہے ہیں جن میں وہ یہ وارننگ دے رہے ہیں کہ ٹرمپ کا وائٹ ہاؤس میں دوبارہ داخلہ ملک کے جمہوری نظام کے لئے تباہ کن ثابت ہوگا، ڈیموکریٹ پارٹی کے متعدد لیڈروں نے بھی اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ ٹرمپ کے ہاتھوں جمہوریت کے پرخچے اڑ جائیں گے، ہلیری کلنٹن نے انتباہ کیا ہے کہ ٹرمپ کی دوسری اننگ "ہمارے ملک کا خاتمہ کردے گی اور میری اس بات کو مبالغہ سمجھنے کی غلطی نہ کرنا۔"

ایسا نہیں ہے کہ ٹرمپ دوبارہ منتخب ہوتے ہی ملک میں جمہوریت کے خاتمہ اور آمریت کے آغاز کا اعلان کردیں گے، تبدیلی کا یہ عمل بتدریج ہوگا، ٹرمپ ان تمام جمہوری اداروں کو مغلوب کردیں گے جو صدر کے اختیارات پر چیک اینڈ بیلنسز کا کام کرتے ہیں، ٹرمپ بیوروکریسی پر قبضہ کرلیں گے اور اسے اپنا تابع بنالیں گے، وہ عدلیہ کی آزادی اور خودمختاری ختم کردیں گے اور اسے اپنے سیاسی حریفوں کو سبق سکھانے کے لئے استعمال کریں گے، ٹرمپ اپنے حریفوں کے خلاف انتقامی کاروائی کریں گے، یہ سب باتیں ٹرمپ کے مخالفین یا میڈیا نہیں کہہ رہا ہے، اپنے مستقبل کے ان خوفناک منصوبوں کا اعلان ٹرمپ نے حالیہ دنوں میں خود کیا ہے۔

عالمی خبررساں ایجنسی رائٹرز نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ2024ء کے انتخابات کے بعد روس میں پوتن 2030ء تک اقتدار پر قابض رہیں گے، ہندوستان میں نریندر مودی کا2029ء تک اقتدار میں رہنا یقینی ہوجائے گا اور وہائٹ ہاؤس میں ٹرمپ کی واپسی ہوگی، جنہیں ابھی سے یہ فکر ستارہی ہے کہ دنیا میں جمہوریت کا دم پھول رہا ہے اور تاناشاہوں کا غلبہ بڑھ رہا ہے2024ء میں ان کی پریشانیوں میں یقینی طور پر مزید اضافہ ہونے والا ہے۔

> **"ان انتخابات میں جمہوریت کا بہت بڑا امتحان ہونے والا ہے، اس بات کا اندیشہ ہے کہ اقتدار کے حصولیابی کے لئے سیاسی رہنما جمہوری طور طریقے تیاگ کر آمرانہ رویہ اختیار کرسکتے ہیں، امریکہ، یورپ، لاطینی امریکہ اور برصغیر میں دائیں بازو کی طاقتیں اور زیادہ مضبوط ہوسکتی ہیں اور جارحانہ قوم پرستی کو فروغ حاصل ہوسکتا ہے، یوکرین اور غزہ کی جنگیں بھی کئی ممالک کے انتخابات پر اثر انداز ہوسکتی ہیں"**

☆ اس دائرہ میں سرخ نشان کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے، فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زرتعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں، مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر آپ سالانہ یا ششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں ۔ **رابطہ اور واٹس اپ نمبر 9576507798**
A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168, Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
نقیب کے شائقین نقیب کے آفیشیل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کرکے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ (**محمد اسعد اللہ قاسمی منیجر نقیب**)
WEEK ENDING-08/01/2024, Fax : 0612-2555280, Phone:2555351,2555014,2555668, E-mail: naqueeb.imarat@gmail.com, Web. www.imaratshariah.com,
نقیب قیمت فی شمارہ -/8 روپے ششماہی -/250 روپے سالانہ -/400 روپے

Print & Design by : Azimabad Printers, Patna-06 # 8434419421
Scanned with CamScanner